ناولز کی دُنیا
Novels Ki Duniya
منال ثناء
Mr Right

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے--

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

مسٹر رائٹ

از قلم: مَنال ثناء

قسط نمبر:10

آفس میں بیٹھے اُسے مسلسل بے چینی محسوس ہو رہی تھی۔آج ایک لمحے کو بھی اُسکا ذہن حاضر نہیں ہو سکا تھا اور ہوتا بھی کیسے؟ سارا دھیان تو عشمیرہ پر لگا ہوا تھا۔ہر خیال میں بس اُسی کی فکر تھی۔اپنے کہے کے عین مطابق وہ اُسی شام کو اُسے موبائل خرید کر دے چکا تھا۔اور اب گزشتہ تین دِن سے اُسے کہیں چین نہیں مل رہا تھا۔اُسے موبائل دیتے ہی وہ زمل فاطمہ والے اکاؤنٹ سے اُس سے رابطہ بھی بحال کر چکا تھا۔عشمیرہ بھی اپنے چند مخصوص گِلوں شکووں کے بعد سب کچھ بُھلا کر اُسے اپنی زندگی میں ہوئے تمام تازہ ترین واقعات سے آگاہ کر چکی تھی۔ابھی کچھ دیر پہلے اُس نے اُسے خضر کی موت، زرمین کا حال احوال اور ضارب کی واپسی کے متعلق بتایا تھا تبھی سے وہ کافی بے چین تھا۔

اِس وقت بھی وہ اِنسٹا پر ایکٹِو نظر آ رہی تھی مگر نہ زمل کو ریپلائے کر رہی تھی نہ شارم کی کال اٹھا رہی تھی۔اُسکے مسلسل کال کیے جانے پر بھی دوسری طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا۔اب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

شارم کی برداشت جواب دے رہی تھی۔اُسے ایک رات پہلے کا منظر یاد آیا جب وہ اپنا نائٹ ڈریس میں ملبوس سونے کے وقت موبائل اٹھائے کمرے سے نکلنے لگی تھی۔شارم فوراً چوکنا ہوا۔

"کہاں جا رہی ہو اِس وقت؟"

"آج میں نیچے زہرا آنٹی کے بیڈ روم میں سوؤں گی۔میں نے سوچا وہ ہر روز اکیلی ہوتی ہیں تو آج رات اُنہیں کمپنی دے دوں۔"سنجیدگی سے کہتے وہ جھپاک سے کمرے سے نکل گئی۔

پیچھے شارم بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہ گیا۔جب بے چینی زیادہ ہوئی تو وہ بھی کمرے سے نکل آیا۔وہ اوپر راہداری سے ہی دیکھ سکتا تھا کہ نیچے لاؤنج کی لائٹ روشن تھی۔سیڑھیوں میں آیا تو اُسے وہیں موبائل پکڑے ٹہلتے دیکھ کر شارم کو شدید تاؤ آیا۔

"تم امی کو کمپنی دینے گئی تھی یا خود انجوائے کرنے؟"شارم کو اچانک وارد ہوتے دیکھ کر وہ گھبرا گئی تھی۔

"جا رہی ہوں۔۔۔"سنبھل کر بُرے بُرے منہ بناتے اُس نے کہا۔شارم اُس وقت تک وہاں سے نہیں ہِلا جب تک کہ وہ زہرا کے کمرے میں نہیں چلی گئی۔پھر وہ مطمئن ہو کر سونے چلا گیا۔جانتا تھا زہرا اُسے سنبھال لیں گی۔اگلا دِن بھی شارم کا پریشانی میں ہی گزرا تھا۔شام کو دفتر سے واپس گھر گیا تو اُسے بڑی شرافت سے زہرا کے ساتھ ڈِنر ٹیبل لگاتے دیکھ کر حیرت ہی ہوئی تھی۔جلدی جلدی کھانا کھا کر وہ کمرے میں چلی گئی اور شارم کے پہنچنے تک وہ کمرا بھی چھوڑ چکی تھی۔اب جانے کب تک وہ اُسے یہ آنکھ مچولی کھیلتے برداشت کر سکتا تھا؟ بوجھل دِل لیے وہ ٹیرس میں نکل آیا تو نیچے لان میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُسے ٹہلتے دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔اُسے تو لگا تھا آج پھر وہ زہرا کا بہانہ کر کے اُنکے کمرے میں جائے گی مگر وہ اِتنی رات کو بڑے مزے سے لان میں ٹہل رہی تھی۔اپنے مخصوص گلابی نائٹ سوٹ میں ملبوس، اونچی پونی ٹیل کو دائیں بائیں ہلاتے وہ موبائل ہاتھوں میں پکڑے ٹہل رہی تھی۔سکرین پر اُسکی تیزی سے میسج ٹائپ کرتی انگلیوں کی حرکات وہ یہاں اِتنی دور سے بھی دیکھ سکتا تھا۔اُس نے فوراً زمل والے اکاؤنٹ سے میسج کیا۔**'ویٹ زمل'** کا جواب بھی فوراً موصول ہوا تھا۔یعنی وہ ابھی **'مصروف'** تھی۔اور کہاں مصروف ہو سکتی تھی یہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"آہم آہم۔"اُس نے تیز آواز میں گلا کھنکار کر اُسے متوجہ کیا۔سنسان لان میں اچانک اُسکی آواز پر وہ بری طرح ڈری تھی۔موبائل اُسکے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔اُس نے باقاعدہ گھوم کر آواز کی سمت میں اوپر ٹیرس میں موجود شارم کو دیکھا۔

"آج رات کھلے آسمان تلے درختوں اور پودوں میں بیٹھ کر کیا جنات کو کمپنی دینے کا ارادہ ہے؟"اُس نے بھرپور تیز آواز میں طنز کیا۔

"استغفر اللہ میں بھلا کیوں اتنی ڈراؤنی کمپنی میں رہوں گی؟ جبکہ زہرا آنٹی کی کمپنی کم سے کم جنات سے تو اچھی ہے۔"اُس نے ہنستے ہوئے کہا۔شادی کے بعد وہ اُسے پہلی دفعہ ہنس کر ہلکے پھلکے مزاحیہ انداز میں بات کرتے دیکھ رہا تھا اور یہ **'بدلاؤ'** کس **'وجہ'** سے تھا شارم کو قطعی برداشت نہ تھا۔

"میری امی کے متعلق تمہارے بیان گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں۔تم واقعی ثابت کر رہی ہو کہ مجھے شوہر مانو نہ مانو امی کو تم ساس مان چکی ہو۔"اُس نے مزید طنز کیا۔عشمیرہ جو دوبارہ موبائل کی طرف متوجہ ہونے لگی تھی جواباً بڑی ڈھٹائی سے ہنستے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ویسے سہی کہہ رہے ہیں۔اُنہیں ماننے نہ ماننے والی سٹیج آئی ہی نہیں کیونکہ وہ خودبخود ساس بن گئی ہیں، زبردستی۔"

زبردستی کا لفظ اُس نے برا سا منہ بناتے ادا کیا تھا۔اُسکے اتنے صاف جواب پر شارم نے زبردست گھوری سے نوازا تو اُس نے فوراً بات بنائی۔

"اوور آل تو وہ ایک اچھی ساس ہیں لیکن اگر مجھ سے اکثر بلاوجہ کھینچی کھینچی نہ رہیں، مجھے روز لنچ میں اچھی بیویوں کے گٹس نہ بتائیں اور اِس کے علاوہ چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، زیادہ موبائل یوز کرنے پر ٹونٹ کرنے کے ساتھ اُسکے نقصانات نہ بتائیں۔"بغیر اوپر دیکھے وہ انگلیوں پر گنوا رہی تھی۔

"میری امی نے تمہیں اتنی اچھی اچھی باتیں سکھائیں اور تم سمجھنے کی بجائے کہہ رہی ہو وہ یہ نہ کیا کریں۔"اُس نے ناراضی سے کہا۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے پر میرا ایک مسئلہ ہے۔میں بس وہی سمجھتی ہوں جو سمجھنا چاہتی ہوں۔"

عشمیرہ کا جواب دو ٹوک اور سیدھا تھا۔اپنی بات کہہ کر وہ شارم کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ دیکھنے کے لیے رُکی نہیں تھی۔اِس طرح اُس نے کل کی رات بھی زہرا کے کمرے میں ہی گزاری تھی۔آج صبح ناشتے کے بعد زہرا نے اُسکی دو روز سے اپنے کمرے میں موجودگی کے متعلق پوچھا تو شارم نے ماں کو بڑی خوبصورتی سے ٹال دیا تھا۔

گزشتہ دو دِنوں کا سوچتے وہ سخت تشویش میں مبتلا تھا مگر جو کچھ عشمیرہ ابھی کر رہی تھی وہ بھی اُسکی برداشت سے باہر تھا۔وہ زیادہ دیر آفس میں نہیں رُک سکا تھا۔عصر کے قریب ہی وہ گھر چلا آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تم اتنی جلدی آ گئے؟"زہرا نے حیرت سے پوچھا۔

"عشمیرہ کہاں ہے؟"اپنی سوچوں میں گم شارم کا سوال الگ تھا۔اُس نے عشمیرہ کی نچلے پورشن میں غیر موجودگی محسوس کر کے پوچھا۔

"سو رہی ہو گی۔صبح تمہارے جانے کے بعد اٹھی تھی۔اوپر اپنے کمرے میں جا کر دوبارہ سو گئی۔اُس کے بعد ابھی تک نیچے نہیں آئی۔مجھے سمجھ نہیں آتی یہ لڑکی سارا سارا دِن بھوکی پڑی کیسے سوتی رہتی ہے۔"زہرا نے تشویش سے کہا۔جبکہ غصے سے شارم کا خون کھولنے لگا تھا۔وہ اُسکی بھولی ماں کو بیوقوف بنا سکتی تھی پر اُسے نہیں۔وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ اوپر نیچے والی کیا آنکھ مچولی کھیل رہی تھی۔

بمشکل اپنے تاثرات نارمل کرتے اُس نے ماں کو تسلی دی اور خود اوپر چلا گیا۔اُسکا ارادہ سیدھا جا کر عشمیرہ کو **'سیدھا'** کرنے کا تھا مگر اوپر جا کر اُسے شدید حیرت تب ہوئی جب وہ واقعی بڑے آرام سے سو رہی تھی۔موبائل فون سائیڈ میز پر پڑا تھا جبکہ وہ آڑھی ترچھی بیڈ پر پڑی گہری نیند میں تھی۔شارم گہری سانس بھر کر رہ گیا۔وہ جو آج ہر بات صاف صاف کرنے کے ارادے سے جلدی آیا تھا اُسے سوتے دیکھ کر پھر سے معاملہ ہاتھوں سے نکلتا محسوس ہوا۔اے سی کی اچھی خاصی ٹھنڈک کے باوجود اُسے کمرے میں گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔ریموٹ اُٹھا کر اُس نے اے سی بند کر دیا۔کچھ دیر بعد فریش ہو کر واپس آیا اور ٹیرس میں چلا گیا۔اُسکا ارادہ کچھ دیر تازہ ہوا میں بیٹھنے کا تھا۔جھولا گھسیٹ کر وہ اُسے بھی ٹیرس میں لے گیا۔کتنی دیر کمرے کی طرف رُخ کیے بیٹھا وہ اندر سوئی عشمیرہ کو بے مقصد ہی دیکھے گیا۔چند لمحے مزید سرکے تو کسمساتی ہوئی عشمیرہ جاگ گئی۔شارم اُسے ہی دیکھ رہا تھا جس نے اٹھ کر پہلے حیرت سے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔اِس دوران وہ ٹیرس میں بیٹھے شارم کو دیکھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کر بھی اَن دیکھا کر چکی تھی۔ جیسے وہ ہمیشہ کرتی آئی تھی۔اُس نے ٹیرس کے کھلے دروازے کا خیال کیے بغیر اے سی پھر سے چلایا اور بیڈ پر تکیے درست کر کے اُن سے ٹیک لگا کر موبائل دیکھنے لگی۔شارم پہلو بدل کر رہ گیا۔کچھ دیر اُسے دیکھتا رہا پھر رہا نہ گیا تو زمل والے اکاؤنٹ سے اُسے میسج کیا۔

"تو کیا بات ہوئی تمہاری ضارب سے؟"

یہاں سے وہ اُسکے تاثرات بھی با آسانی پڑھ سکتا تھا۔چند منٹ سکرولنگ کرنے کے بعد اُس نے جوابی پیغام دیا۔

"کچھ خاص نہیں۔ابھی تو وہ شادی کے متعلق پوچھ رہا تھا۔شارم اور اُسکے گھر والوں کے بارے میں پوچھا۔"

"اُسے لگ رہا تھا کہ جیسے میں نے ابو کے فیصلے کے آگے ہار مانی تھی ویسے ہی میں نے سسرال اور شوہر کے ساتھ بھی سمجھوتہ کر لیا ہے۔"عشمیرہ کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"تو کیا نہیں کیا؟"اُس نے بڑی تیزی سے دوبارہ سوال کیا۔

"نہیں بالکل نہیں۔"

"میں سمجھوتہ کرنے کی بہت کوشش کر رہی تھی۔مگر ضارب کو بھی یاد کرتی تھی۔میں بے بس تھی اُس سے رابطہ نہیں ہو پایا تھا۔"

"پر اب بے بس نہیں ہوں۔وہ واپس بھی آ گیا ہے اور میرا منتظر بھی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اور میں نے اُسے بتا دیا ہے کہ وہ میرے اور شارم کے رشتے کو لے کر دلبرداشتہ نہ ہو۔ہمارے بیچ ایسا ویسا کچھ بھی نہیں۔ہم تو بس روم میٹس کی طرح رہتے ہیں۔"

اُس نے ایک ساتھ کتنے ہی میسج کر ڈالے جنہیں پڑھ کر شارم کا خون کھولنے لگا تھا۔اُس جیسے دھیمے اور ٹھنڈے مزاج کے آدمی کو آج پہلی دفعہ، اُسے مسلسل سپیس دینے اور اپنے جلد باز نہ ہونے پر بے حد افسوس ہوا تھا۔

"کیا کرو گی اب؟" یہ پوچھتے ہوئے شارم کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"یار زمل پتہ نہیں اب کیا کرنا ہے۔میں نے ضارب کو میسج کیا ہوا ہے پر وہ ابھی تک آن۔لائن نہیں آیا۔"

اُسکا پیغام شارم کا فشار خون مزید بڑھا گیا تھا۔

"میں سوچ رہی تھی کہ اب میں شارم کو سب بتا دوں۔اِس متعلق ضارب سے بات کی تو اُس نے منع کر دیا۔وہ چاہتا ہے کہ میں ابھی شارم سے کچھ نہ کہوں۔بلکہ ہر بات فی الحال راز رکھوں۔"

اُسکی اِتنی سی بات ظاہر کر رہی تھی کہ ضارب کے دِل میں چور ہے۔وہ جھوٹا ہے۔یہ بات شارم سمجھ گیا تھا مگر عشمیرہ کو کبھی محسوس نہیں ہونے والی تھی۔شارم اور واصف نے اُسے جو دھمکی آمیز میسجز بھیجے تھے یقیناً اُنہی کی وجہ سے وہ اُسے شارم کو بے خبر رکھنے کے مشورے دے رہا تھا۔

"پر میں خود بھی شارم کو سب بتا دینا چاہتی ہوں۔"

اُس نے لکھا تو شارم نے فوراً جوابی پیغام دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو بتا دو۔"

"میں تو پہلے دن سے ہی بتانے کی کوشش کر رہی ہوں زمل۔مگر۔"

"مگر کیا؟"جوابی پیغامات لکھتے ہوئے وہ اُسکا تشویش زدہ چہرہ دیکھ سکتا تھا۔

"ڈر رہی ہوں یار۔"

چند سیکنڈ بعد عشمیرہ کا میسج آیا۔وہ ڈر رہی تھی؟ عشمیرہ ڈر تھی؟ شارم نے چونک کر اُسکی طرف دیکھا۔

"شارم کو واصف بھائی نے بتایا تھا کہ میں شادی نہیں کرنا چاہتی اور میرے ساتھ زبردستی کی گئی ہے اِس لیے میری گھر والوں سے ناراضگی چل رہی ہے۔"

"چلو یہ تو اچھا کیا تمہارے واصف بھائی نے۔"

"تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ تمہارا شوہر کسی شک میں پڑے بغیر تمہاری پوزیشن کو سمجھتا ہے۔"

شارم نے اُسے تفصیل بتانے پر اکسایا۔

"یار وہ تو ٹھیک ہے۔اُس نے بھلے مجھے سپیس دے رکھی ہے۔مگر باتوں باتوں میں بہت دفعہ اپنا پابند بھی کیا ہے۔"

"اور اُسکی نیچر سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ بات اُسکی برداشت سے پرے ہے۔"

عشمیرہ نے لکھا۔شارم کے لیے یہ حیرانی کی بات تھی کہ وہ کچھ عرصے سے یہ تجزیے کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تو عشمیرہ اب رشتوں کو سمجھنے لگی ہے؟ ممکنہ صورتحال سے ڈرنے لگی ہے۔"اُس نے جو سوچا وہی پوچھ بھی لیا تھا۔

"تم مجھے نہیں سمجھو گی زمل"

"مجھے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔"

"میں شارم کو بتانے سے نہیں ڈرتی ہوں۔جب بھی بتانے کی کوشش کرتی ہوں وہ کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ میری ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔"

شارم نے سکرین سے نظر ہٹا کر اُسے دیکھا۔ماتھے پر تفکر کی لکیریں جبکہ چہرے پر اضطراب تھا۔

"کسی چیز سے نہیں ڈرتی پر ایک وجہ سے ڈر جاتی ہوں۔"

"مجھے مرد کے خود پر اٹھے ہاتھ کا ڈر ہے۔"

اُس نے کچھ توقف کے بعد وہ لکھ ڈالا جس سے وہ خوفزدہ تھی۔

"میں ابو سے مار کھا چکی ہوں۔فرہاد نے بھی ہاتھ اٹھایا ہوا ہے مجھ پر۔"

"جب وہ تکلیف یاد آتی ہے تو میرے قدم خودبخود رُک جاتے ہیں زمل۔"

"مرد کا ہاتھ کس قدر سخت ہے اِسکا مجھے اچھے سے پتہ ہے۔میں نہیں چاہتی کہ ابو اور فرہاد کی طرح شارم بھی مجھ پر ہاتھ اٹھائے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُسکے ذہن میں جو کچھ چل رہا تھا شارم کے لیے خطرناک حد تک حیران کُن تھا۔وہ اگر غلط قدم اٹھا رہی تھی تو ڈر بھی رہی تھی بھلے پھر وہ ڈر صرف مار کا ہو۔اور پھر اُسے کہیں نہ کہیں شارم کے ہاتھ اٹھانے کا بھی ڈر تھا۔

"تمہیں لگتا ہے شارم تم پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے؟"

اُس نے بے ساختہ پوچھا۔عشمیرہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سوال زمل کی طرف سے بالکل نہیں پوچھا گیا تھا۔

"ہاں کیونکہ اِن مردوں کے سامنے جب کوئی عورت تن کر کھڑی ہو جائے، اِنکی مرضی کے خلاف زبان کھولے، اِنکے ناپسندیدہ الفاظ بولے تو اُسکی بغاوت ختم کرنے کو یہ بہت آسانی سے اُس پر ہاتھ اٹھا کر خاموش کروا دیتے ہیں۔"

اُس نے پُر یقین انداز میں کہا۔کافی حد تک یہ حقیقت ہی تھی۔اِس سارے معاملے میں آج پہلی دفعہ شارم کو عشمیرہ کے لیے افسوس ہوا تھا۔وہ اگر باغی تھی تو اُس کے پیچھے وجہ بھی تو تھی۔اور وجہ معمولی نہیں تھی کہ اُسے نظرانداز کیا جاتا۔

"عشمیرہ۔"

وہ فون رکھ چکا تھا۔یہ پکار اُس نے براہِ راست لگائی تھی۔

"جی؟"

وہ عشمیرہ کو گھبرا کر موبائل سے سر اٹھاتے دیکھ سکتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہاں آؤ۔"اُس نے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔عشمیرہ نے بے چینی سے اُسے دیکھا جو ٹیرس کی مدھم چلتی روشنیوں میں خاصا پراسرار لگ رہا تھا۔شارم کی خود پر ٹِکی منتظر نگاہ نے عشمیرہ کو اٹھنے پر مجبور کیا تھا۔موبائل فون بیڈ پر اچھال کر اُس نے دوپٹہ کندھے پر ڈالا اور شارم کے پاس چلی آئی۔اُسکی نظر آج کچھ مختلف تھی۔عشمیرہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

"بیٹھو۔"

اُس نے آنکھوں سے اپنی گود میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔عشمیرہ سٹپٹائی، سر بے اختیار تیزی سے نفی میں ہلنے لگا تھا۔

"یہاں بس یہی جگہ ہے تمہارے بیٹھنے کی۔"اُس نے جانے کیا جتایا تھا۔

"آپ ایزی نہیں رہیں گے میں کوئی چیئر یا۔۔۔"مضطرب سی وہ بولتے ہوئے جانے لگی تو شارم نے سرعت سے اُسکی کلائی پکڑے روک لیا۔

"بیلیو مِی۔میں ایسے زیادہ ایزی فیل کروں گا۔"

اُسکی ٹون، انداز اور نظر سب بدلا ہوا تھا۔عشمیرہ چند لمحے کشمکش میں رہی پر اُسکی مسلسل منتظر نگاہ پر اُسے زیادہ انتظار نہیں کروا سکی تھی۔کافی تردد کے بعد بہت جھجک کر وہ اُسکی آغوش میں جا سمائی۔شارم نے بڑی نرمی سے اُسکے گرد حصار بنایا۔عشمیرہ کے لیے یہ پریشان کُن صورتحال تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دو مہینوں سے زیادہ ہو گیا ہے ہمیں ملے پر کبھی ہم دونوں نے اپنے بارے میں بات نہیں کی۔۔۔میں نے سوچا کیوں نہ آج صرف اپنے بارے میں بات کی جائے۔"بات کے آغاز میں ہی اُسکا لہجہ بھاری ہونے لگا تھا۔

"میں کیسا لگتا ہوں تمہیں؟"اُسکے دائیں کندھے پر تھوڑی ٹکاتے اُس نے بڑے مزے سے سوال کیا۔

"ٹھیک لگتے ہیں۔"اُسکی حرکت پر کسمساتی ہوئی عشمیرہ نے ٹالنے کی کوشش کی تھی۔

"بس ٹھیک؟ پر مجھے تو تم اچھی لگتی ہو۔"دائیں طرف سے اُسکے کُھلے بال کان کے پیچھے اڑستے اُس نے کہا۔عشمیرہ کی تو جان پر بن آئی تھی۔

"میں جاؤں؟"

اُسکی بات کا جواب کیا دیتی؟ وہ تو بس اب سرپٹ بھاگ جانا چاہتی تھی۔پوچھنے کے ساتھ اُس نے خود بھی اٹھنے کے لیے اُسکا حصار توڑنے کی کوشش کی۔

"نہیں ابھی تو باتیں شروع کی ہیں۔"شارم نے اب کی بار حصار مضبوط کر کے اُسکے فرار کی راہ مسدود کر دی۔ عشمیرہ کو یہ زبردستی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔اُسکی برداشت وہیں تک تھی جہاں اُسکی اپنی پسند اور مرضی شامل تھی تبھی اُسکی طبیعت اور مزاج کو یہ زبردستی گراں گزر رہی تھی۔

"اچھا یہ بتاؤ تمہارے نزدیک محبت کیا ہے؟"

عشمیرہ کے برعکس شارم کا موڈ قطعی مختلف اور کچھ رومانوی تھا۔

"بتاؤ نا۔محبت کیا ہے تمہارے نزدیک؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

عشمیرہ کی طویل خاموشی پر اُس نے اپنا سوال دوہرایا۔وہ جو شارم کی حرکت پر سو سو بل کھا رہی تھی، سوال دوہرائے جانے پر اُسے ضارب کا خیال آیا۔جب کبھی محبت کا لفظ آتا تو اُسے وہی تو یاد آتا تھا۔غصے سے پھولتی ناک فوراً نارمل ہوئی تھی۔شارم کی آغوش میں اُسکے بے چین ہوتے وجود کو جیسے لمحوں میں قرار آیا تھا۔اُسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہہ گزرے گی مگر اُسکے ہونٹ سرگوشی میں ڈھلے۔

"انسان کو کوئی اچھا لگنے لگے۔اور اُسے پانے کے لیے وہ ہر کسی سے دشمنی مول لینے کو تیار ہو جائے۔"

وہ شارم کے بے حد قریب تھی۔یہ ناممکن تھا کہ وہ اُسکی سرگوشی نہ سُن پاتا۔

"اور کوئی اچھا کب لگے گا؟"اُس نے پھر سوال کیا۔

"اگر وہ آپکی کیئر کرے، آپ کو بار بار اپنی محبت کا احساس دلائے اور ہمیشہ آپکی تعریف کرے۔"

وہ جانے کس سحر میں کھوئی بول رہی تھی۔شارم کے لیے اُسکا اِتنا نرم اور شیریں لہجہ بالکل نیا تھا۔

"ضروری تو نہیں کہ یہ سب کرنے والا سچی محبت کرتا ہو۔کیا معلوم وہ کسی مقصد کے تحت دکھاوا کر رہا ہو۔"

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ یہ سب کس کے لیے کہا جا رہا ہے تبھی وہ اُسے تصویر کا دوسرا رُخ دکھانا نہیں بھولا تھا۔شارم کی بات پر وہ جیسے کسی خیال سے چونک کر نکلی۔زرا سی گردن گھما کر شارم کی طرف دیکھتے اُس نے پُر سوچ انداز میں کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اِسکا اندازہ بھی آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔اگر وہ دکھاوا کر رہا ہو تو ایک دفعہ آپکے دور چلے جانے پر وہ دوبارہ لوٹ کر نہ آئے۔لیکن اگر وہ ہر دفعہ آپکے پاس لوٹ آتا ہے تو اِسکا مطلب وہ سچا ہے۔"اُسکے اپنے ہی مفروضے تھے۔ایک الگ سوچ اور اپنے مطلب تھے۔اُسے لگا جیسے اِس پر بات کرنا فضول ہو گا تبھی بات بدل گیا۔

"اور کیا جانتی ہو محبت کے بارے میں؟"

"اور جِسے محبت ہو جائے وہ ہر نفع و نقصان پسِ پشت ڈال دیتا ہے کہ محبت کا سحر سہی غلط کی تمیز بُھلا دیتا ہے۔"

چونکہ موضوع محبت ہی تھا تبھی عشمیرہ اب بھی اپنے خیالات سے آگاہ کر رہی تھی۔

"غلط۔بالکل غلط۔محبت سہی غلط کی تمیز سکھاتی ہے۔"شارم نے اپنی بات پر زور دیا۔وہ اندازہ نہیں کر سکا تھا پر یہ کہتے ہوئے اُسکا لہجہ تیز اور کچھ غصیلہ تھا۔

"اگر آپ ایک محبت کرنے والا دل رکھتے ہیں تو آپکو احساس ہوتا ہے کہ کیا چیز کسی دوسرے محبت کرنے والے کا دل دکھائے گی۔"جانے وہ کیا جتا دینا چاہتا تھا عشمیرہ کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ہاں البتہ محبت پر شارم کے خیالات اُسکی سوچ سے برعکس تھے تبھی وہ اُسے غلط ثابت کرنے پر تُل گئی تھی۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔محبت کرنے والا خود غرض ہوتا ہے۔اُسے صرف اپنے دل کی اور اپنی چاہ کی پرواہ ہوتی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مگر سچی محبت کرنے والا بے غرض ہوتا ہے۔اتنا بے غرض کہ وہ اپنے دل کو، اپنی چاہ کو مار کر، خود سے بے پرواہ ہو کر اپنے چاہنے والوں کے لیے جیتا ہے۔"شارم کا انداز ہنوز تھا۔اِس موضوع میں گم عشمیرہ ماحول میں ہوتی گرمی محسوس نہیں کر سکی تھی۔

"آپکی بات ٹھیک ہو سکتی مگر صرف ایک صورت میں۔اگر اُس شخص سے اُسکی محبت چِھن جائے تو کچھ وقت گزرنے کے بعد وہ ویسا ہو سکتا ہے جیسا آپ کہہ رہے ہیں۔لیکن اگر اُسے اپنی محبت ایول ایبل **(دستیاب)** ہو۔اُس سے چند قدم کے فاصلے پر ہو تو پھر وہ کیونکر کسی کی پرواہ کرے گا؟"یہ تبصرہ اُس نے خالصتاً خود کو اور ضارب کو مدِ نظر رکھ کر کیا تھا۔اِس بات سے بے خبر کہ شارم ہر بات جانتا تھا۔

"کیا اُسکا دل نہیں چاہے گا کہ وہ ہر رکاوٹ کو ٹھوکر مار کر اُن چند قدم کا فاصلہ سمیٹتے اپنی محبت کا ہاتھ تھام لے۔"

ایک دفعہ پھر وہ گھوم کر شارم کی طرف دیکھتے کہہ گئی تھی۔

"اور اگر اُسکے پیروں میں کسی اور کے نام کی بیڑیاں ہوں تو وہ کیا کرے گا؟"

شارم کا لہجہ جیسے سلگنے تھا۔وہ جو کچھ دیر پہلے اُس کے لیے افسوس کر رہا تھا اب اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اُسکی عقل ٹھکانے لگا دیتا۔اِس قدر قریب بیٹھی بیوی، تخیل میں کسی غیر کو رکھ کر کھلم کھلا بغاوت کی اطلاع دے تو شوہر کا ردِ عمل اِس سے کہیں زیادہ شدید ہی ہوتا ہوگا مگر شارم کی برداشت لاجواب تھی۔

"بیڑیاں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بیڑیوں کا انسانوں سے کیا تعلق؟"

وہ بے حد نا سمجھی سے پوچھ رہی تھی۔اُسکے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ موضوع کیا رُخ اختیار کر گیا تھا۔

"انسانوں سے نہیں مگر ملزموں سے تو ہے نا۔"شارم نے سلگتے ہوئے کہا۔آنکھیں لہو چھلکانے لگی تھیں۔

"کون ہے ملزم؟"عشمیرہ بُری طرح چونکی۔پہلی دفعہ اُسے ماحول میں کچھ گھٹن اور غیر معمولی پن محسوس ہوا تھا۔

"وہی جو سو کالڈ محبت میں ہر رشتے کو رکاوٹ سمجھتے ٹھوکر مار کر کسی اور کا ہاتھ تھامنا چاہے۔"

وہ سرد و سپاٹ لہجے میں کہہ رہا تھا۔چہرہ جیسے سیاہ ہو رہا تھا۔پہلی دفعہ عشمیرہ کی چھٹی حِس نے الارم دیا کہ وہ شخص کسی بات سے انجان نہیں تھا۔

"جسے آپ ملزم کہہ رہے ہیں، اپنی چاہت پانا اُسکا حق ہے۔"مزید جاننے کو اُس نے سرسراتی آواز میں مزید کہا۔

"اور اگر وہ آپکی ڈکشنری میں ملزم ہی ہے تو اُسے اُن بیڑیوں کو روند دینا چاہیے۔"

یہ کہہ کر وہ اُسکی گود سے نکل گئی تھی۔اور حیرت انگیز طور پر اب کی بار شارم نے بالکل نہیں روکا تھا۔وہ بھی سرعت سے اُسکے مقابل کھڑا ہوا اور اُسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا۔

"تمہیں لگتا ہے روندنا بہت آسان ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

عشمیرہ نے تھوک نگل کر اُس عجیب سے خوف پر قابو پاتے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا۔

"محبت کرنے والے کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا۔" یہ کُھلم کِھلا مخالفت کا اعلان تھا۔

"میں تمہیں بتاؤں گا کہ جن بیڑیوں کو تم نے اتنی آسانی سے روندنے کی بات کی ہے اصل میں اُن سے پیچھا چھڑانا کتنا مشکل ہے۔" شارم نے بڑے جارحانہ انداز میں اُسکو کندھوں سے جکڑ کر ایک ایک لفظ درشتی سے ادا کیا۔

"یہ ہمارا رشتہ ہے عشمیرہ۔اِسے غلطی سے بھی مذاق مت سمجھنا۔"

اُسکی آنکھوں میں خطرناک وارننگ تھی۔چہرہ اور آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔

"آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟" عشمیرہ کا دِل بڑے ناخوشگوار انداز میں دھڑکا۔

"اُسی بارے میں جِسے تم پہلے دِن سے ہی چھپانے کی کوشش کر رہی ہو۔مگر ایک بات یاد رکھنا عشمیرہ۔"

"نہ میں پہلے کسی بات سے بے خبر تھا نہ اب ہوں۔اور اگر تم اب کچھ غلط کرنے کا سوچ رہی ہو تو یہ خیال اپنے دماغ سے نکال دو۔"

اور عشمیرہ کو اب احساس ہوا تھا کہ جو باتیں کچھ دیر سے وہ معمولی سمجھ رہی تھی وہ ہرگز معمولی نہیں تھیں۔ہر بات کا کوئی نہ کوئی مقصد تھا اور اب والے شارم کے تیور اُسکے لیے ایک خطرناک وارننگ سے کم نہ تھے کہ وہ محسوس کر گئی تھی کہ شارم کس حد تک انجان اور کس حد تک آگاہ تھا۔شارم کی ہر طرف سے بڑی زبردست مگر پراسرار پکڑ نے اُسے گہرا صدمہ پہنچایا تھا۔بازوؤں میں اٹھتی درد نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

الگ آنکھیں بھر دی تھیں رہی سہی کسر شارم کی آگاہی کے خوف کو محسوس کر کے نکل گئی تھی۔آنسو بڑی تیزی سے اُسکا چہرہ بھگونے لگے تھے۔اُسکی سُرخ ہوتی آنکھوں سے نظر ہٹاتے کسمسا کر اُس نے اپنے آپکو اُسکی گرفت سے چھڑوانا چاہا۔شارم نے ایک سرد نظر اُس پر ڈالتے اُسے چھوڑ دیا اور تیز قدموں سے ٹیرس سے نکل گیا۔جب وہ کمرہ چھوڑ کر چلا گیا تو وہ بار بار لڑکھتے آنسو دونوں ہاتھوں سے صاف کرتے کمرے میں آ گئی۔اُسکا دماغ مسلسل یہ جاننے کے سگنلز دے رہا تھا کہ شارم کس حد تک واقف ہے۔اُسے سوچنے اور فیصلہ کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔شارم کے بارے میں کچھ پوچھنے کے لیے سب سے بہترین آپشن واصف ہی تھا۔

***

یہ بوجھل سی آواز سارہ کی تھی۔بس ایک لمحے کو اُسکی توجہ اُسکے کام سے ہٹی تھی پھر وہ دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

"کیسی کہانی؟" رجاء پوچھ رہی تھی۔

"وہ اُس غیر لڑکے سے اِتنی محبت کیوں کرنے لگی تھیں؟"

اُسکی ٹائپ کرتی انگلیاں رُک گئی تھیں۔ایک لمحے میں وہ جان گیا تھا کہ سارہ یہ سوال کس کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

"محبت دِلوں پر اُترتی ہے، جکڑ لیتی ہے۔"

اُس نے رجاء کا جواب سُنا تو چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا۔اُسے ایمی کی محبت سے نفرت تھی جس کا ذکر ابھی رجاء کر رہی تھی۔

"پر اُسکی محبت اُسکے لیے وبالِ جان بن گئی تھی۔"

اُس نے سنجیدگی سے مزید کہا۔بالاج کے لیے اب اپنے کام کی طرف دھیان دینا ناممکن ہو گیا تھا۔

"مشعال نے بتایا کہ اُنہوں نے سوسائیڈ کی تھی۔"

لیپ ٹاپ پر اُسکی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔اُس نے اُسے گود سے اٹھا کر سامنے پڑے میز پر رکھا اور کُرسی کھسکا کر اٹھ گیا۔

"اُسکا قتل ہوا تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سختی سے دانت جوڑے اُس نے تیز آواز میں سارہ کی بات کی نفی کی تھی۔کھڑکی میں کھڑا بالاج اُسکا سرخ ہوتا چہرہ باآسانی دیکھ سکتا تھا۔وہ کھڑکی سے کچھ ہی دور گھاس پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

"وہ محبت کے نام پہ ماری گئی۔مجھے اُسکے آخری الفاظ اب بھی یاد ہیں۔اُسکا جرم اِتنا بڑا نہیں تھا پر سزا بہت بڑی مِلی۔"

اُسکی آواز لرز رہی تھی۔آنسو بڑی خاموشی سے اُسکا چہرہ بِھگو رہے تھے۔اِس ذکر پر بالاج کے دِل میں بھی تکلیف سے ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں۔

"وہ آپکی بہت اچھی دوست تھی نا؟"اُسے ایمی کے لیے تکلیف میں دیکھ کر اُس نے رشک سے پوچھا۔

"بالاج کہتا ہے کہ مجھے اُسکا نام بھی نہیں لینا چاہیے۔"سر جھکائے اُس نے مدھم آواز میں کہا تھا۔

"اِس سب میں آخر آپکا کیا قصور ہے؟"وہ جھنجھلائی تھی۔

"بالاج کہتا ہے میں اُسکی بہن کی مجرم ہوں۔"اب کی بار اُس نے سر اٹھا کر سارہ کی طرف دیکھا۔چہرہ بالکل بے تاثر تھا۔آج پہلی دفعہ بالاج کو احساس ہوا تھا کہ وہ پیارا چہرہ یوں مرجھانے کے لیے نہیں بنا تھا۔

"آپ نے کچھ نہیں کیا۔بس دوستی ہی تو نبھائی تھی۔آپکو کیا معلوم تھا کہ اُس سب کا انجام اتنا بھیانک ہو گا۔"

اُسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے سارہ نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"بالاج کبھی مجھے بے قصور نہیں مانتا۔"اُس نے نظر چرا کر کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بلکہ اب تو میں بھی خود کو قصور وار مانتی ہوں۔دوستی نبھاتے نبھاتے اپنی محبت گنوا بیٹھی۔"

اُس نے مدھم آواز میں کہا۔سارہ کو احساس ہوا جیسے یہ موضوع اُسکے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔دونوں کے درمیان خاموشی کا دورانیہ طویل ہو گیا تھا۔بالاج کی نظر اُسی پر تھی جو نادیدہ خلاؤں میں جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔

"آپکی محبت سے یاد آیا مجھے مشعال نے ایک اور قصہ بھی سُنایا ہے۔"کچھ توقف کے بعد سارہ نے پُر جوش انداز میں دوبارہ گفتگو کا آغاز کیا۔رجاء فوراً جان گئی تھی کہ وہ کس قصے کا ذکر کر رہی تھی۔

"ہننن۔"

"جو کبھی ماضی میں ہو کر گزر جائے وہ قصہ ہی تو بن جاتا ہے۔"وہ یوں کہہ رہی تھی جیسے کسی دوسرے کے متعلق بات کی جائے۔بالاج سمجھ نہیں پایا تھا۔

"وہ آپکی اور آپکے شوہر کی لازوال محبت کی کہانی ہے۔"سارہ نے اپنی بات پر زور دیا۔بالاج کو اب سمجھ آئی تھی کہ اُس نے کس بارے میں بات کی تھی۔

"لازوال تو تب کہلائے جب مکمل ہو۔ادھوری کہانیاں کب سے لازوال ہونے لگیں؟"اُس نے سارہ کی طرف دیکھتے سوال کیا۔

"کیا اب وہ آپ سے بالکل بھی محبت نہیں کرتے؟"

اِتنی گہری محبت کے دور کے بعد اب یہ سُننا سارہ کے لیے جھٹکے سے کم نہ تھا۔

"تین سال سے اُس نے اپنی ذات کے لیے میرا نام نہیں لیا۔اِسکا مطلب جانتی ہو کیا ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُسکی نظر سارہ پر تھی پر وہ اُسے دیکھ نہیں رہی تھی۔اُسکی آنکھوں کی ویرانی دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ کئی زمانوں سے خاک چھانتی پھر رہی تھی۔

"اِسکا مطلب ہے کہ تین سال سے اُس نے محبت کا نام نہیں لیا۔"اُس نے گہری سنجیدگی سے کہا۔اُس آواز کا خالی پَن بالاج کو اپنے دِل پر محسوس ہوا تھا۔

"آپ کو دُکھ نہیں ہوتا؟" سارہ نے بے اختیار پوچھا۔

"یہ لفظ اب میرے لیے بہت چھوٹا ہے۔بالکل معنی نہیں رکھتا۔"وہ عادی سے انداز میں بولی۔

"آپ پھر بھی مشعال سے اِتنا پیار کرتی ہیں۔اُسکی ہر ضرورت کا، خواہش کا اور خوشیوں کا خیال رکھتی ہیں۔کیوں کر رہی ہیں پھر یہ سب؟"

اُنکے ساتھ گزارے وقت میں سارہ کے لیے سب سے زیادہ حیران کُن بات یہی تھی۔رجاء خاموش رہی تھی۔کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اُس نے کہا۔

"مجھے وہ امی جیسی لگتی ہے۔میری ہمراز، میری دوست لگتی ہے۔مجھے لگتا ہے میں اب بھی اپنی دوستی نبھا رہی ہوں۔"وہ رُکی تھی۔کچھ توقف کے بعد اُس نے پھر سے بولنا شروع کیا۔

"کبھی کبھی وہ مجھے خالہ جیسی لگتی ہے، اُنکی امانت لگتی ہے۔وہ خالہ جس نے میرے سر پر اُس وقت ہاتھ رکھا جب میں یتیم ہو گئی تھی۔مجھے پناہ دے کر، بیٹی کی طرح پال پوس کر، بڑا کر کے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا۔مجھے لگتا ہے اب میں احسان کا بدلہ چکا رہی ہوں۔"اُس کی آواز میں صدیوں کی تھکن تھی مگر خالہ کی امانت کا ذکر کرتے اُسکی آنکھوں میں لحظہ بھر کو چمک سی اُتری تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اور سب سے بڑھ کر، بالاج چاہتا ہے کہ میں مشی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لوں۔میرے لیے وہی میرا سب کچھ رہے۔جب میں دوستی نبھا سکتی ہوں، کسی کے احسان کا پاس رکھ سکتی ہوں تو محبت، میری محبت، اُسکے لیے میں جان بھی دے سکتی ہوں۔"اُس نے بے حد نرم آواز میں بتایا۔

"کوئی کسی سے اِتنی محبت کیسے کر سکتا ہے؟"

آنکھوں میں ڈھیروں حیرت لیے وہ رشک سے پوچھ رہی تھی۔کتنے ہی لمحے وہ خاموش رہی تھی۔بالاج بھی اُس سوال کا جواب سُننے کے لیے منتظر تھا۔

"بالکل ویسے جیسے عاصم تم سے کرتا ہے۔"

مگر شاید وہ اِس بات کا جواب نہیں دینا چاہتی اِس لیے اُسے موضوع سے ہٹانے کو یہ ذکر چھیڑ بیٹھی تھی۔

"ہنہہ مجھے نہیں چاہیے ایسی دو کوڑی کی محبت۔"

اور وہ موضوع بدلنے میں کامیاب ہوئی تھی۔سارہ کے منہ میں جیسے کڑواہٹ گُھل گئی تھی۔

"اونہہ محبت کی قیمت نہیں لگاتے۔یہ تو بیش قیمت ہے۔انمول اور خاص۔"اُس نے نرمی سے ٹوکا۔

"آپ شاید جانتی نہیں کہ وہ میرے ساتھ کیا کر چکے ہیں۔"اُسکا خون کھولنے لگا تھا۔

"ہاں مجھے سب تو معلوم نہیں ہو گا۔میں یہ بھی مانتی ہوں کہ اُس نے بہت کچھ غلط کیا ہو گا کیونکہ میں جانتی ہوں جیسی غلط کمپنی ہے اُسکی، اُسکا ایسا ہونا یقینی ہے۔لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ تمہیں سچ میں بہت چاہتا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ کافی یقین سے کہہ رہی تھی۔مقصد محض سارہ کے دِل میں عاصم کے خلاف بھرا بغض نکالنا تھا۔

"اِسکا مطلب آپکے ہسبینڈ بھی اُنکی طرح ٹاکسک ہی ہوں گے کیونکہ اُنکی کمپنی بھی بالکل وہی ہے۔"

عاصم کا ذکر سمیٹنے کو اُس نے بھی رجاء کی طرح بات اُلٹا اُسی پر ڈال دی تھی۔اور بات بھی وہ جو رجاء کی دُکھتی رَگ تھی۔

"کچھ کہہ نہیں سکتے کیونکہ وہ تو اِن دوستوں سے پہلے ہی بدل گیا تھا۔"اُس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"ہاں لیکن عاصم اُن لڑکوں جتنا بُرا بھی نہیں۔اتنا تو مجھے بھی یقین ہے۔پروفیسر زوار کا بیٹا اتنا بگڑا ہوا نہیں ہو سکتا۔"

اُس نے پھر عاصم کے حق میں صفائی دی تھی۔

"آپ اپنے ہسبینڈ کے سب دوستوں کو جانتی ہیں؟ "جواباً اُس نے قطعی مختلف بات کی۔یعنی وہ عاصم کے موضوع پر بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"نہیں بھئی۔بالکل نہیں۔ہمیں تو بس کبھی کبھی بھائی کی باتوں اندازہ ہو جاتا ہے ورنہ ہم تو بس عاصم بھائی کو ہی جانتے ہیں۔ایمی اور امی کے جانے کے بعد ہمارا سرکل اور ہماری کُل فیملی بس پروفیسر زوار کی فیملی ہی تھی۔پھر کچھ عرصہ پہلے اُنکی وائف کی بھی ڈیتھ ہو گئی اور اب بس اُنکے بیٹے۔بلکہ عاصم بھائی سے زیادہ کلوز ہیں ہم کیونکہ وہ ہر روز تو اسلام آباد آتے ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سارہ کے سوال کا جواب مشعال نے دیا تھا۔دونوں نے ایک ساتھ آواز کی سمت میں گردنیں گُھمائیں۔وہ گھر کے پچھلے دروازے سے لان میں آ رہی تھی اور جانے کب سے وہاں کھڑی اُنکی باتیں بھی سُن رہی تھی۔دونوں نے اُسے دیکھ کر خیر مقدمی مسکراہٹ اچھالی۔

"تو آپ لوگ واقعی کہیں آتے جاتے نہیں۔"سارہ کی بے یقینی اب تک ختم نہیں ہو سکی تھی حالانکہ یہ سب وہ مشعال سے بیسیوں دفعہ سُن چکی تھی۔

"بھائی ہمیں اپنے بغیر ہلنے کی بھی پرمیشن نہیں دیتے۔میں تو پھر بھی کبھی نکل جاتی ہوں بھائی کے ساتھ پر بھابھی بیچاری تو بازار تک نہیں گئیں۔"مشعال افسوس سے کہہ رہی تھی۔سارہ تاسف سے بس اُنہیں دیکھ کر رہ گئی۔

"میں آپ سب کی زندگیوں کو دیکھتی ہوں تو اپنے غم چھوٹے لگنے لگتے ہیں۔ "اُس نے افسردگی سے کہا۔

"ہر کسی کو اپنا غم بڑا لگتا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا زندگی کسی کے لیے بھی صرف پھولوں کا گلدستہ نہیں ہوتی۔اکثر پھولوں کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں۔عقلمندی اِسی میں ہے کہ زندگی کے ہر دور کو صبر کے ساتھ گزارا جائے۔"اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے رجاء نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"عاصم تمہارے ساتھ بہت سنسئیر ہے۔وہ تمہارے لیے بہت فکرمند تھا اِس لیے ہاسٹل سے نکال کر ہمارے پاس چھوڑا تاکہ تم کچھ بہتر محسوس کر سکو۔اُسے غلط مت سمجھا کرو ہاں بس اُسکی ہدایت کی دعا ضرور کیا کرو۔"وہ بڑی نرمی اور سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جو کچھ بھی ہوا اُسے بھول جاؤ۔سب ٹھیک ہو گیا ہے۔عاصم نے سب ٹھیک کر دیا ہے۔بزدلوں کی طرح ہاسٹل میں چھپ کر رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔جو ڈرتا ہے، اُسے مزید ڈرایا جاتا ہے۔بہادر بنو۔تم نے کچھ نہیں کیا۔سب کا سامنا کرو۔جہاں لڑنا پڑے وہاں لڑو۔جب تم یوں ظاہر کرو گی کہ تمہیں اُس سب سے کوئی فرق نہیں پڑا تو آہستہ آہستہ لوگ بھی بھول جائیں گے۔"

بالاج ٹکٹکی باندھے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔سماعت بھی اُسی طرف تھا۔اُس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ رجاء کو اِتنی جلدی سمجھدار اور سنجیدہ ہوتے دیکھے گا۔پر وہ دیکھ رہا تھا۔اور آج پہلی دفعہ جانے کیوں اُسے دیکھ کر ٹیس سی اٹھی تھی۔اُسکی نگاہ کی تپش تھی یا اُن نگاہوں میں ہلکورے لیتا ہمدردی کا وہ جذبہ تھا جس نے رجاء کو اُس سمت دیکھنے پر مجبور کیا۔اُسکی بے ساختہ اٹھی نگاہ ایک لمحے کو پتھر ہوئی تھی دوسرے ہی لمحے اُن میں تاسف، ملال اور گزشتہ تین برسوں کی ڈھیروں تھکن اُتر آئی تھی۔بالاج کے مسلسل دیکھتے رہنے پر اُسکی آنکھوں میں نمکین پانیوں کا طوفان سا اٹھا۔وہ تیزی سے اٹھی اور بغیر کسی کی طرف دیکھے سرعت سے اندر چلی گئی۔وہ وہیں اُسکی چھوڑی خالی جگہ کو دیکھتا رہ گیا۔

اُس دِن کی طرح آج بھی وہ چہرہ مرجھایا سا ویران ویران لگ رہا تھا۔کبھی وہ چہرہ شاداب ہوا کرتا تھا۔سرخیاں چھلکاتا، مسکراتا، شرماتا اب تو کبھی اُس چہرے پر سے تھکن اور سنجیدگی کی چادر اُتری دکھائی نہیں دیتی تھی۔اور سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ تھی کہ تین سالوں میں اُسے کبھی احساس بھی نہیں ہوا تھا۔

"رجاء۔"اُسے غیر آرام دہ حالت میں دیکھ کر اُس نے پکارا۔وہ گہری نیند میں تھی۔

"رجاء۔"اب کی بار آگے بڑھ کر اُسکا کندھے ہلاتے پکارا۔وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ایمی۔"نیند میں ہی اُس نے ہلکی سی سرگوشی کی۔

"ہوش کرو۔یہ میں ہوں، بالاج۔"

بالاج نے کندھا ہلاتے تیز آواز میں کہا۔وہ پوری طرح جاگ گئی تھی۔پہلے بے یقینی سے ایک نظر قریب کھڑے بالاج پر ڈالی۔

"وہ، ایمی میرے خواب میں۔"وہ کچھ کہتے کہتے خاموشی ہو گئی تھی۔اُسے یاد آیا کہ جس کے سامنے وہ بولنے لگی تھی وہ اُسے سُننا پسند نہیں کرتا۔اُس نے دُکھتا، چکراتا سر دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر آنکھیں موند لیں۔

"یہاں کیوں سو رہی تھیں؟"

چند لمحوں کے توقف کے بعد اُس نے پوچھا۔اُس نے چونک کر سر اٹھایا۔اُسے لگا وہ اب تک جا چکا ہو گا مگر وہ وہیں کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

"کام کر رہی تھی۔پتہ نہیں کیسے آنکھ لگ گئی۔تمہیں کوئی کام تھا؟"

"ایمی روز آتی ہے تمہارے خواب میں؟"

وہ اب تک اُسکی سرگوشی کے حصار سے نکل نہیں سکا تھا۔اُسکا سوال نظر انداز کیے اُس نے پوچھا۔وہ پہلے بھی اُسکے منہ سے یہ ذکر کئی دفعہ سُن چکا تھا۔وہ خاموش رہی تھی۔اُس نے پہلے کبھی کہاں پسند کیا تھا اُسکی بات سُننا جو وہ اب بتاتی۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں رجاء۔"اُس کے قریب صوفے پر بیٹھتے اُس نے دوبارہ مخاطب کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں آتی ہے۔ہر روز آتی ہے۔"دوبارہ پوچھے جانے پر اُس نے بتا دیا تھا۔

"کیا کہتی ہے؟"

"کچھ کہتی ہی تو نہیں ہے۔بس شکایتیں کرتی ہے۔روتی ہے، رُلاتی ہے پھر چلی جاتی ہے۔"اُس نے مدھم آواز میں کہا۔بالاج بمشکل سُن پایا تھا۔ہمیشہ کی طرح ایمی کے ذکر پر اُسکی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔

"کس کی شکایت کرتی ہے؟"اُس نے پھر سوال کیا تھا۔آج تین سالوں بعد اُنکے بیچ ایمی کا ذکر ہو رہا تھا ایسے کہ سوال بالاج کی طرف سے تھا۔

"تمہاری، محبت کی اور محبوب عالم کی۔"

اب کی بار اُس نے بالاج کی طرف دیکھا تھا۔کتنے ہی خاموش آنسو بہہ نکلے تھے۔سر مزید چکرانے لگا تھا۔وہ جو برسوں بعد دلچسپی سے سوال پوچھ بیٹھا تھا صرف ایک نام پر اُسکا فشار خون بڑھ گیا تھا۔مٹھیاں بھینچی گئی تھیں۔

"اُس شخص کا ذکر میرے سامنے مت کیا کرو رجاء۔"لمحوں میں اُسکی ٹون بدل گئی تھی۔انداز سپاٹ، لہجہ سرد ہو گیا تھا۔جبڑے کَسے وہ بولا تو رجاء کو ناامیدی سی ہوئی۔ہاں وہ پتھر کا شخص اب بدلنے والا نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ فوراً راضی ہو گئی تھی۔جب اِتنے عرصے سے عادت ڈال لی تھی کہ اُس کے سامنے کوئی ذکر نہیں کرے گی تو آج اُس کے ٹوکنے سے کیا فرق پڑ جاتا؟

وہ اٹھ گئی تھی۔بالاج نے اُسے اپنے پاس سے اٹھتے دیکھا تو دِل دکھ سا گیا۔شاید اب اُنکے بیچ صدیوں کا فاصلہ آ گیا تھا جِسے سمیٹنا نا ممکن تھا۔اُس کے لڑکھڑانے پر وہ چونک کر سوچوں کی منجھدار سے نکلا۔وہ اُسے صوفے کی ٹیک کا سہارا لیتے دیکھ سکتا تھا۔سر تھام کر پھر چلنے کی کوشش میں وہ دوبارہ لڑکھڑائی۔بالاج نے لپک کر اُسے سہارا دیا۔

"کیا ہوا رجاء؟"اُس نے تشویش سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔میں ٹھیک ہوں۔"

زبردستی اُسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے اُس نے کہا۔اُسے چھونے پر ہی اُسے بخار محسوس ہو گیا تھا۔

"خاک ٹھیک ہو۔بخار میں پھنک رہی ہو۔مشی کہاں ہے؟"ہاتھ کی پشت اُسکے ماتھے سے چپکاتے اُسے مزید تشویش ہوئی۔اُسے واقعی تیز بخار تھا۔

"رہنے دو اُسے۔وہ سو رہی ہو گی۔میں ٹھیک ہوں۔"اُس نے کمزور آواز میں کہا۔

"ایسے کیسے سو رہی ہے وہ۔تم بیٹھو یہاں۔میں بُلاتا ہوں اُسے۔"اُس نے اُسے صوفے کی طرف لے جاتے کہا۔

"کہا نا رہنے دو۔"وہ بیزاری سے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں ٹھیک ہوں۔بلاوجہ میری فکر میں گُھلنے کی ضرورت نہیں۔"اپنا بازو اُسکی گرفت سے نکالتے اُس نے بدلحاضی سے کہا۔بالاج نے چھوڑ دیا تھا۔خود وہ اُس سے اِتنے عرصے سے بد اخلاقی سے پیش آ رہا تھا آج اُس کا رویہ بدلا بدلا سا تھا تو وہ کیسے اعتراض کرتا؟

وہیں کھڑے وہ اُسے چھوٹے چھوٹے محتاط قدم لیتے اپنے کمرے کی طرف جاتے دیکھ رہا تھا۔یکدم وہ زبردست لڑکھڑائی اُس نے سرعت سے دیوار کا سہارا لیا۔

"تم بالکل ٹھیک نہیں لگ رہیں۔"بالاج مزید خاموش نہیں رہ سکا تھا۔تیزی سے آگے بڑھ کر اُس نے دوبارہ اُسے سہارا دیا۔

"چلو تمہیں ڈاکٹر کے پاس۔۔۔"

"پلیز۔"اُس نے پھر مزاحمت کی تھی۔

"میں خود کو سنبھالنا اچھے سے جانتی ہوں۔"اُسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کرتے اُس نے کمزور آواز میں کہا۔اب کی بار بالاج کی تیوری چڑھ گئی تھی۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔حد سے زیادہ ضدی اور ہٹ دھرم ہو۔"

وہ اپنی پرانی ٹون میں لوٹ آیا تھا۔زبردستی اُسے بازو کے گھیرے میں لیا اور اپنے کمرے میں لے جانے لگا۔

"مجھے میرے روم میں جانا ہے۔"اُس نے بازو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے اُسکے کمرے میں جانے سے بھی انکار کیا تھا جِسے وہ بالکل خاطر میں نہیں لایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"لیٹ جاؤ خاموشی سے۔"اُسے اپنے بیڈ پر بٹھاتے اُس نے حکمیہ انداز میں کہا۔وہ ڈھیٹوں کی طرح بیٹھی رہی تھی۔

"کھانا نہیں کھایا تھا کیا؟"اُسکے کملائے چہرے کو دیکھتے اُس نے پوچھا مگر جواب ندارد۔

"میں پوچھ رہا ہوں کھانا کھایا تھا؟"

اُس نے سختی سے پوچھا تو بے ساختہ اُسکا سر نفی میں ہلا تھا۔سر جھٹکتے وہ باہر نکل گیا۔رجاء اٹھنا چاہتی تھی پر جتنی ہمت وہ بالاج کی موجودگی میں دِکھا رہی تھی اب نہیں دِکھا سکتی تھی۔وہ واپس آیا تو اُس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا۔

"یہ پیئو۔"

اُس نے خاموشی سے اُسے تھام لیا تھا۔اُسے واقعی اِسکی ضرورت تھی۔سائیڈ ٹیبل کے دراز سے اُس نے پیناڈول نکال کر دو گولیاں اُسکی طرف بڑھائیں۔یہ بھی خاموشی سے لے لی گئی تھیں۔دوا کھا کر وہ لیٹ گئی تھی۔جسم میں اِتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اٹھ سکتی۔بالاج نے دوبارہ اُسکا ماتھا چھوا۔بخار کی شدت اب بھی پہلے جتنی ہی تھی۔دوا کا اثر اِتنی جلدی نہیں ہونے والا تھا۔وہ پھر اُٹھ گیا تھا۔باورچی خانے سے کُھلے برتن میں پانی لایا اور الماری سے رومال نکالے۔رجاء اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔زمہ داری سے یہ سب کرتا وہ عجیب لگ رہا تھا۔کرسی گھسیٹ کر وہ بیڈ کے قریب لے آیا تھا۔یعنی اب وہ اُسے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے والا تھا۔وہ ٹکٹکی باندھے اُسی کو دیکھے جا رہی تھی۔برسوں بعد وہ مہربان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ہوا تھا پر اب یہ عنایات بالکل نہیں بھا رہی تھیں۔اُس نے ایک رومال گیلا کر کے اُسکے ماتھے پر رکھا جبکہ دوسرا رومال اُسکی ہتھیلی پھیلا کر اُس پر رکھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ اب تم یہ سب کرتے اچھے لگو گے؟"

اُس سے رہا نہیں گیا تھا۔بالکل طنزیہ انداز میں وہ بولی تو ایک لمحے کو بالاج لاجواب ہوا دوسرے ہی لمحے اُس نے خود کو جواب دینے کے لیے تیار کیا تھا۔

"تمہارے لیے نہیں اپنی بہن کے لیے کر رہا ہوں۔"اُس نے بے نیازی سے کہا۔

"تم بیمار پڑو گی تو مشکل اُسکے لیے ہی آئے گی۔"اُس نے مزید کہا۔رجاء کا دُکھا ہوا دِل مزید دُکھ گیا تھا۔یعنی اُسے اب بھی اُسکا خیال نہیں ہوا تھا۔اپنی بہن ہی کی پرواہ تھی۔آنکھوں کی زمین نم ہونے لگی تھی جِسے چھپانے کو اُس نے فوراً آنکھیں موند لیں۔ٹھنڈی پٹیاں اور اُسکے ٹھنڈے ہاتھوں کا لمس اُسے سکون پہنچا رہا تھا۔کتنی ہی دیر وہ اُسے پٹیاں کرتا رہا یہاں تک کہ بخار کا زور ٹوٹنے لگا تھا۔

"ہیلو مائے لَو برڈز۔"

مشعال کی شرارتی آواز پر وہ سٹپٹا گیا تھا۔رجاء نے بھی پٹ سے آنکھیں کھولیں وہ تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکتی، آنکھوں میں ڈھیروں محبت لیے کھڑی اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"ایسا منظر دیکھنے کو مِلا کرے تو میں روز مشکل میں پڑنے کو تیار ہوں۔"پورا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے اُس نے بالاج کو بتایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تم کیا کر رہی ہو اِتنی رات کو؟"بالاج نے گردن گُھما کر اُسکی طرف دیکھتے پوچھا۔رجاء بھی اُنہی کی طرف متوجہ تھی۔

"آپ نے کچن سے یہ اِکلوتا برتن نکالنے کے لیے اِتنا طوفان اٹھایا کہ میری نیند کُھل گئی۔پھر ہمیشہ آپ دونوں کے رومز بھی کھلے ہوتے ہیں۔آج آپکا روم بند دیکھ کر مجھے دال میں کچھ کچھ کالا لگا۔تو دیکھنے آ گئی۔"اُس نے شرارت سے بائیں آنکھ دبائی۔اُسکے انداز پر بالاج کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"میں دعا کروں گی ایسا روز ہوا کرے۔ویسے میں ہر دفعہ ڈسٹرب کرنے نہیں آیا کروں گی۔"سنجیدگی سے کہتے وہ آخر میں شرارتی ہوئی۔وہ دونوں چپ رہے تھے۔اِس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکا تھا۔

"مشی تم نے دھیان نہیں دیا کہ تمہاری بھابھی کو کتنا تیز بخار تھا۔"اُس نے دانستہ بات بدل دی تھی۔

"شام سے پتہ ہے مجھے۔پوچھا بھی تھا بھابھی سے کہ آپکو بتا دوں تو بھابھی نے منع کر دیا۔میڈیسن لینے کا کہا تو بھی منع کر دیا۔"اُس نے سب بتا دیا تھا۔یہ بھی کہ اُس نے بالاج کو بتانے سے منع کیا تھا۔

"ویسے اچھا ہی ہوا جو میڈیسن نہیں لی۔ورنہ یہ محبتوں کا نظارہ کیسے دیکھنے کو ملتا؟"

محبت سے اُنکی طرف دیکھتے اُس نے کہا۔اُنکے پاس اب بھی کوئی جواب نہیں تھا اور اُنکی خاموشی مشعال اچھے سے سمجھتی تھی۔اُسکے چہرے پر مایوسی سی اتر آئی تھی۔رجاء کے قریب بیڈ پر بیٹھتے اُس نے اُسکا ماتھا چھو کر بخار کی شدت محسوس کی۔شام کی نسبت اب بخار کا زور ٹوٹ چکا تھا۔بالاج گیلی پٹیاں اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

فالتو برتن اٹھائے چلا گیا واپس آیا تو مشعال رجاء کا دائیاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی۔اُسے دیکھ کر مشعال نے بڑے لاڈ سے پوچھا۔

"بھائی میں نے کبھی آپ سے پوچھا ہی نہیں کہ آپ میرے لیے کیا کر سکتے ہیں۔"

وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور اُسکے سر پر بوسہ دیتے کہا۔

"اپنی بہن کے لیے میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔جو تم چاہو۔"

"میں اپنی بھابھی سے بہت بہت زیادہ پیار کرتی ہوں۔"

اُس نے رجاء کا ہاتھ چومتے محبت سے کہا۔پھر اُس نے بالاج کی طرف دیکھا۔وہ اُسکی آنکھوں میں نمی دیکھ سکتا تھا۔

"آپ بھی اِن سے پیار کیا کریں۔میری خاطر، میرے لیے۔"اُس نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔بالاج کے چہرے پر سائے سے لہرائے تھے۔رجاء کو مشعال سے اِس بات کی توقع نہیں تھی۔اُس نے ایک نظر بالاج کو دیکھا جِس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں۔

"محبت کسی کے لیے نہیں کی جاتی مشی۔"رجاء نے بڑی سنجیدگی سے نہ صرف مشعال کو جواب دیا بلکہ بالاج کو بھی طعنہ دیا تھا۔

"مجھے میرے کمرے میں چھوڑ دو۔"

بیڈ کی ٹیک چھوڑ کر سیدھے ہوتے اُس نے مشعال کو کہا۔وہ سر ہلا کر اٹھ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آرام سے بیٹھی رہو رجاء۔میں بار بار تمہیں چیک کرنے آتا رہوں گا؟"بالاج نے بڑے رعب سے فوراً منع کر دیا تھا۔

"آخر تم سے کہا کس نے ہے کہ تم میری فکر میں اپنی نیند اور وقت برباد کرو؟"بیڈ سے اُترتی رجاء کی تیوری چڑھ گئی تھی۔بالاج کا انداز اُسے ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔

"میری مرضی۔میرا جو دِل چاہے گا میں وہی کروں گا۔"

"بیٹھ جاؤ یہاں۔"اُس نے بے نیازی سے کہا پھر زبردستی اُسے بیڈ پر واپس بٹھانے لگا۔

"آہم آہم آج بدلے بدلے سے میرے بھائی کے انداز لگتے ہیں۔"مشعال نے شرارت سے کہا۔بھائی یوں رجاء کا خیال رکھتا اُسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔

"تم جا کر سو جاؤ مشی۔"بالاج نے ناراضی سے کہا۔

"اوکے جو حکم۔کہیں تو باہر سے روم بھی لاک کر جاؤں؟"آنکھیں پٹپٹاتے کہہ کر وہ بھاگ گئی تھی۔دروازہ بند ہو کر باہر سے لاک ہونے کی آواز آئی تو وہ بہن کی نادانی پر ہنس دیا تھا۔رجاء بھی مسکرائی تھی۔

"اچھے لگتے ہو ہنستے ہوئے۔"اُسکے چہرے پر ہنسی دیکھ کر رجاء سے رہا نہیں گیا تھا۔

"تم بھی۔"

عرصے بعد اُسکے چہرے پر مسکان دیکھ کر جانے کیسے بالاج نے بھی کہہ دیا تھا۔رجاء کی مسکراہٹ فوراً سمٹ گئی تھی۔اُسکے لیے یہ حیران کُن بات تھی کہ وہ اُس سے کچھ کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"زندگی نے ہماری ہنسی چھین لی۔"

اُس کے چہرے پر سے بھی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔حسرت، ملال اور سنجیدگی سے کہتا وہ رجاء کا بھی دِل دکھا گیا تھا۔

"میں نے تو خود کھو دیا سب۔"

مدھم آواز میں اُس نے سب کچھ اپنے سر لیا۔ہمیشہ وہ ہی اُسے ہر واقعے کا قصوروار ٹھہراتا تھا اور وہ انکار کیا کرتی تھی۔اب وہ اپنے منہ سے تسلیم کرنے لگی تھی تو جانے کیوں بُرا لگ رہا تھا۔بالاج اُسے دیکھ کر رہ گیا۔

کتنے ہی لمحے دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی۔پھر اُس نے اُسے اٹھتے دیکھا۔وہ اُس کے کمرے سے جانے لگی تھی۔دروازے کا ہینڈل گھمایا لیکن وہ نہ کُھل سکا۔مشعال باہر سے لاک کر کے جا چکی تھی۔

"دروازہ بند ہے رجاء۔"بالاج نے کہا۔

"ہاں تمہارے دِل کے دروازے کی طرح۔"

اُس نے مڑ کر بغیر اُسکی طرف دیکھے کہا اور جا کر بیڈ کی پائنتی کی طرف لگے کاؤچ پر لیٹ گئی۔

"رجاء۔بیڈ پر سو جاؤ۔میں کاؤچ پر سو جاتا ہوں۔"چند سیکنڈ بعد وہ اُس کے سر پر کھڑا کہہ رہا تھا۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں یہاں۔تم سو جاؤ اپنے بیڈ پر۔"اُس نے آنکھوں پر سے بازو ہٹائے بغیر لاپرواہی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہمیشہ وقت، جگہ اور ساتھ دیکھ کر ضد کرنی چاہیے رجاء۔ورنہ نقصان ہو جاتا ہے۔"

پہلے کی نسبت اُسکا انداز اب سرد تھا۔رجاء منہ بنا کر اٹھ گئی تھی۔تن فن کرتی بیڈ پر گئی اور چادر سر تک تانے لیٹ گئی۔تاسف سے سر ہلاتے بالاج نے بھی لیمپ چلا کر بتیاں بجھاتے کاؤچ سنبھال لیا۔

***

"وہ آج آپ مجھے واصف بھائی کی طرف چھوڑ دیں گے؟ میرا کنزیٰ سے ملنے کا دِل چاہ رہا ہے۔"اُس نے ہچکچا کر پوچھا اور جانے کی وجہ بھی ساتھ ہی بتا دی تھی۔

"کیوں؟ تمہیں اپنے سِوا کسی دوسرے کا خیال کیسے آ گیا؟"شارم نے تیوری چڑھائے بڑا اُلٹا سا جواب دیا تھا۔

"ویسے ہی مجھے یاد آ رہی تھی اُسکی۔"اُس نے مدھم آواز میں بتایا۔یوں جیسے شرمندہ ہو کر اپنا کوئی گناہ بتا رہی تھی۔ شارم اُسکا انداز دیکھ کر رہ گیا۔

"آپ نہیں لے کر جا سکتے تو رہنے دیں۔"

اُس نے مایوسی سے مزید بھی کہہ دیا تھا اور اُسے حیران چھوڑے بڑی خاموشی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔جب وہ نیچے آیا تو وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی۔کافی کا مگ ہاتھ میں لیے سامنے چلتی ایل ای ڈی کو کافی مگن انداز میں دیکھتی وہ شارم کو حیران کر گئی تھی۔اِس گھر میں آنے کے بعد وہ پہلی دفعہ یہ شغل کرتی پائی گئی تھی۔سر جھٹک کر وہ چلا گیا مگر آفس جا کر بھی اُسکا وہ مایوس چہرہ اُسکی آنکھوں کے سامنے سے نہیں گیا تھا۔حالانکہ وہ جو کچھ کر رہی تھی اُسکے بعد شارم کو رہ رہ کر اُسکا خیال نہیں آنا چاہیے تھا مگر یہ محبت بڑی بُری چیز ہے۔وہ زیادہ دیر اُسکے خیال سے پیچھا نہیں چھڑوا سکا تھا۔دوپہر ایک بجے کے قریب اُس نے عشمیرہ کے نمبر پر کالز کرنا شروع کیں مگر اُس نے کوئی ایک کال بھی ریسیو نہیں کی تھی۔اُسے احساس ہوا کہ یہ اُسکی ناراضگی میں کی گئی انتقامی کارروائی ہے۔ایک دو دفعہ اور کوشش کر کے اُس نے زہرا کے نمبر پر کال ملائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں بولو شارم؟"زہرا کی مصروف سی آواز سپیکر پر سنائی دی۔

"امی وہ عشمیرہ کہاں ہے؟ اُسے کہیں میری کال ریسیو کرے۔"اُس نے کچھ ہچکچا کر کہا۔

"کیا بات کرنی ہے شارم؟"

"وہ صبح مجھے کہہ رہی تھی کہ کنزیٰ سے ملنے جانا ہے۔میں نے منع کر دیا۔اب میں جلدی فری ہو گیا ہوں تو سوچا لے چلتا ہوں۔اُسے کہہ دیں تیار ہو جائے۔"اُس نے کچھ بات خود سے بنا لی تھی۔

"پر شارم وہ تو آدھا گھنٹہ پہلے ہی کیب کروا کر نکل گئی تھی۔"

"مجھے کہہ رہی تھی کہ کنزیٰ مسلسل کالز کر کہ بُلا رہی ہے تو میں نے جانے دیا۔"زہرا تشویش زدہ ہوئیں۔

"واٹ؟"دوسری طرف زہرا کی بات سُن کر شارم کو جھٹکا لگا۔

"میری کچھ دیر پہلے واصف سے بات ہوئی ہے۔وہ تو کنزیٰ کے سکول پیرنٹ ٹیچر میٹنگ اٹینڈ کرنے گیا ہوا ہے۔کنزیٰ بھی اُسکے ساتھ ہے۔تو وہ کہاں ہے؟"اُس نے فکرمندی سے کہا۔

"بیٹا تم تو مجھے بھی پریشان کر رہے ہو۔کال کر کے دیکھو اُسے۔"زہرا بھی پریشان ہوئیں۔

"امی آپ نے اُسے میری اجازت کے بغیر جانے کیوں دیا؟"وہ تو بھڑک ہی اٹھا تھا۔

"پر شارم۔"اُسکی پریشانی سمجھتیں زہرا نے کچھ کہنا چاہا مگر دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اب وہ بے چینی سے اپنے آفس میں ٹہلنے لگا تھا۔اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اگر واصف گھر نہیں تھا تو وہ کہاں گئی تھی۔کچھ دیر دماغ لگانے کے بعد وہ مزید الجھ گیا تو واصف کو کال ملائی۔

"ہیلو واصف۔آ گیا تُو واپس؟"

"نہیں ابھی راستے میں ہیں ہم۔وہ کنزیٰ زری سے ملنا چاہتی تھی تو اِس لیے ہمیں کچھ ٹائم وہاں لگ گیا۔"واصف نے بتایا۔

"عشمیرہ تھی میر ہاؤس میں؟"

عشمیرہ کا اور کون سا ٹھکانہ تھا؟ تبھی اُس نے وہیں کا پوچھا۔

"بھائی آئسکریم کھانی ہے مجھے۔ "سپیکر پر کنزیٰ کی آواز بھی آئی تھی جو واصف سے مخاطب تھی۔

"ایک منٹ رکو کنزیٰ۔

نہیں عشمیرہ وہاں نہیں تھی۔کچھ ہوا ہے کیا؟"اُس نے کنزیٰ کو ٹوکنے کے ساتھ سنجیدگی سے شارم سے پوچھا۔اُسے کچھ غیر معمولی ہونے کا احساس ہوا تھا۔

"کنزیٰ اُسے کالز کر کے ملنے کے لیے بُلا رہی تھی؟"

"نہیں تو۔وہ تو صبح سے میرے ساتھ ساتھ ہے۔اُس نے کوئی کال نہیں کی۔ہوا کیا ہے زرا ڈیٹیل سے بتا۔"

اُس کے سوال نے واصف کو تشویش میں مبتلا کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بعد میں بتاتا ہوں پہلے اُسکا نمبر ٹرائے کر لوں۔" بے چینی سے کہہ کر اُس نے کال کاٹ دی تھی۔

واصف پریشان سا ہو گیا۔اُسے عشمیرہ سے کسی اچھے کی امید نہیں تھی۔کنزیٰ کے اصرار پر وہ اُسے قریبی فیملی ریسٹورنٹ میں لے گیا۔ابھی اُس نے آئسکریم کا آرڈر دیا ہی تھا جب اُسکی نظر دوسری منزل پر شیشے کی دیوار سے نظر آتی عشمیرہ پر پڑی۔ایک لمحہ لگا تھا اُسے عشمیرہ کا منصوبہ سمجھنے میں۔وہ اُسی لمحے چوکنا ہو گیا۔سب سے پہلے شارم کو کال ملائی۔

"کہاں ہے تُو؟"

واصف کی نظریں دوسری منزل کے کارنر ٹیبل پر بیٹھی مسلسل میسج ٹائپ کرتی عشمیرہ پر تھیں جبکہ سارا دھیان شارم پر تھا جو مضطرب سا کہہ رہا تھا۔

"یار عشمیرہ کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔اپنے گھر بھی نہیں گئی۔امی کو تیری طرف جانے کا کہہ کر نکلی ہے۔کال بھی نہیں اٹھا رہی۔"

"شارم۔عشمیرہ۔۔"وہ اُسے بتانے لگا تھا پر شارم ابھی اُسکی سُن نہیں پایا تھا۔

"ہاں یار وہ کبھی میرے گھر سے نہیں نکلی۔اُسے تو راستوں کا بھی نہیں پتہ۔ہمارا جھگڑا ہوا تھا تین دِن پہلے۔شاید اُسی وجہ سے۔پر میں نے زیادہ ڈسکس نہیں کیا۔لیکن۔۔"

واصف کو شارم کے لیے افسوس ہوا تھا۔وہ کیسے اُسکے لیے پریشان ہو رہا تھا۔کسی جھگڑے کی وجہ سے فکرمند بھی تھا۔اُس بیچارے کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اُس کو دھوکا دے کر یہاں آرام سے بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ریلیکس شارم۔وہ یہیں ہے۔"اُس نے شارم کی بات کاٹ کر بتایا۔شارم کو لگا اُس نے کچھ غلط سُن لیا تھا۔

"میں تجھے ایک ریسٹورنٹ کی لوکیشن بھیج رہا ہوں۔تیرے آفس کے راستے میں ہی ہے۔"

"وہ، ریسٹورنٹ میں کیا کر رہی ہے؟"سوال پوچھتے ہی اُسے لگا کہ وہ اِس سوال کا جواب جانتا تھا۔بلکہ وہ کیسے بھول سکتا تھا؟

"تُو آ جا یار۔"

واصف نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی کہ شارم کی خاموشی سے اُسکی آگاہی کا اندازہ ہو گیا تھا۔وہ کنزیٰ کو اپنے واپس آنے تک یہیں بیٹھنے کی سختی سے تاکید کرتا دوسری منزل پر گیا۔اُس کے ٹیبل کے پاس پہنچ کر اُس نے ٹیبل بجا کر اُسے متوجہ کیا۔

"کیسی ہو عشمیرہ؟"

"واصف بھائی آپ؟"عشمیرہ کے اُڑتے رنگ وہ باآسانی ملاحظہ کر سکتا تھا۔موبائل اُسکے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔

"ہاں تم نے بتایا ہی نہیں کہ شارم کے بغیر لنچ انجوائے کرنے آئی ہو۔وہ تو میں کنزیٰ کی آئسکریم کے چکر میں یہاں آیا تو نظر پڑ گئی۔میرا خیال ہے شارم کو بھی انوائیٹ کر لیا جائے۔"بے تکلفی سے کہتے کُرسی گھسیٹ کر وہ اُسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"نہیں واصف بھائی۔کیسی باتیں کر رہے ہیں۔میں، میں تو کسی کو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

واصف کی بات سُن کر وہ بری طرح گھبرا گئی تھی۔زبان اُسکا ساتھ دینے سے انکاری تھی۔

"ہاں جانتا ہوں۔کسی کو بتا کر نہیں آئی۔ہاں بس یہ بتایا کہ کنزیٰ کالز کر رہی ہے۔"اُس نے نارمل سے انداز میں کہا مگر اُسکا یہ نارمل انداز ہی عشمیرہ کو ڈرا گیا تھا۔

"وہ، وہ میں آپکی طرف ہی آ رہی تھی۔راستے میں میری دوست مل گئی تھی۔"جلدی میں منہ سے نکلنے والے جھوٹ نے اُسے خود ہی غلطی کا احساس دِلا دیا تھا کہ دوست تو یہاں کوئی نہیں تھی۔

"وہ ابھی۔۔۔بس ابھی گئی ہے وہ۔اب میں آپ ہی کی طرف جانے والی تھی پر آپ خود ہی آ گئے۔"

اُس نے فوراً نئی بات بنائی مگر اُس کا گھبرانا اور اُڑی ہوئی رنگت واصف کو سچ بتانے کے لیے کافی تھی۔

"کافی ہو گئے جھوٹ عشمیرہ۔اب سچ بات ہو جائے۔"وہ گہری سنجیدگی سے کہتا کچھ آگے کو جھکا۔عشمیرہ نے آج پہلی دفعہ اُسکی تیوری چڑھی دیکھی تھی۔وہ شش و پنج میں مبتلا ہوئی۔اب واصف کو کچھ بتانا مطلب شارم کو بتانا اور شارم کو بتانا مطلب بات دونوں گھروں تک پہنچے گی۔واصف کو منتظر دیکھ کر اُس نے ساری سوچیں بھاڑ میں جھونکیں۔اُسے واصف پر بھروسہ تھا اور آج بھی بھروسہ کرنے میں ہی بھلائی تھی۔

"واصف بھائی۔وہ ضارب، وہ ملنا چاہتا تھا۔وہ آنے والا ہی ہو گا۔بس ضروری بات کرنی ہے۔چاہے آپکے سامنے"

اُس نے ہچکچاتے ہوئے بتانا چاہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جَسٹ شَٹ اَپ عشمیرہ۔ "

اُس نے سختی سے ٹوکا۔

"تم شادی شدہ ہو۔کسی کی بیوی، کسی کی عزت ہو۔"

"تمہاری غلطی کچھ مہینے پہلے بھی ناقابلِ معافی تھی پر میں نے تمہیں سپورٹ کیا۔مگر یہ جرم، یہ بالکل معافی کے قابل نہیں۔تمہیں کسی غیر محرم کے لیے اپنے شوہر کی دہلیز سے قدم باہر نکالنے سے پہلے سو دفعہ سوچنا چاہیے تھا مگر تم۔"

پہلی دفعہ عشمیرہ نے اُسے اِتنی سختی سے بات کرتے سُنا تھا۔اور آج تو وہ صرف اپنے دوست کے حق میں بول رہا تھا۔اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ آج اُسکے لیے کوئی گنجائش نہیں نکلنے والی تھی۔

"وہ تمہارے لیے بے تحاشا پریشان ہے۔اِس بات سے فکرمند کہ چند دِن پہلے ہوئے جھگڑے میں تمہیں ناراض کر دیا اور تم ہو جِسے کسی چیز کی پرواہ نہیں۔کاش میں تمہارا بھائی ہوتا تو تمہیں بتاتا کہ اِس غلطی کی سزا کیسی ہونی چاہیے۔"

افسوس سے کہتے آخر میں وہ مزید سخت ہوا تھا۔عشمیرہ اُسے دیکھ کر رہ گئی۔اُسے واصف کو سچ بتانے پر افسوس ہونے لگا تھا۔ابھی اُنکے درمیان مزید کوئی بات ہوتی کہ عشمیرہ کے موبائل پر کال آنے لگی۔گھبرا کر ایک نظر سکرین پر ڈالتے اُس نے سامنے بیٹھے واصف کو دیکھا۔کال انسٹاگرام کی تھی اور سکرین پر چمکتا نام وہ بھی دیکھ رہا تھا۔اب جو ہونا تھا وہ تو ہو ہی چکا تھا۔عشمیرہ کو اُسکے سامنے ہی کال

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لینا تھی۔وہ ابھی اِسی کشمکش میں تھی کہ واصف نے ہاتھ بڑھا کر کال ریسیو کی اور فون سپیکر پر ڈال کر عشمیرہ کی طرف کھسکا دیا۔وہ واصف کا مقصد سمجھ گئی تھی۔

"ہیلو۔"

اُس نے فون کو وہیں ٹیبل پر رہنے دیا۔اب کوئی چارہ نہیں تھا سوائے واصف کی بات ماننے کے۔

"ہاں عشمیرہ میں پہنچ گیا ہوں۔باہر پارکنگ میں کھڑا ہوں۔تم ایک کام کرو باہر آ جاؤ۔میں اندر نہیں آ رہا۔"

بھاری آواز سپیکر پر ابھری تھی۔واصف کے ماتھے پر بل پڑنے لگے تھے۔عشمیرہ نے ایک نظر اُس پر ڈالی پھر ضارب کو جواب دیا۔

"ضارب وہ آپ اندر آ جائیں۔میں سیکنڈ فلور کے دوسرے فیملی کیبن میں ہوں۔"

"اوہوہ عشمیرہ میں تمہیں کہیں اور لے کے جانا چاہتا ہوں۔تم باہر آؤ فوراً۔"وہ جھنجھلا کر کچھ رعب سے بولا تھا۔عشمیرہ نے گھبرا کر واصف کو دیکھا وہ تیوری چڑھائے بیٹھا اب موبائل کی سکرین کو گھور رہا تھا۔

"واصف بھائی میرے ساتھ ہیں۔میں چاہ رہی تھی کہ آپ نے جو بات کرنی ہے اُنکے سامنے ہی ہو جائے۔"

اُس نے ہمت کر کے کہا۔

"تم اُسے کیوں ساتھ لائی ہو؟ میں نے تمہیں کہا بھی تھا کہ اکیلی آنا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دوسری طرف ضارب کو زبردست جھٹکا لگا تھا۔اُسے عشمیرہ سے اِس حرکت کی قطعی امید نہیں تھی۔واصف اور شارم کی موصول ہونے2 والی دھمکیوں سے وہ پہلے ہی ڈرا ہوا تھا۔

"اکیلے میں ایسی کونسی سیکرٹ میٹنگ کرنی تھی مسٹر ضارب؟"

واصف نے اچک کر موبائل اپنے ہاتھ میں لیا اور مقابل پر بھڑک اٹھا۔ایک لمحے کی بھی دیر کیے بغیر اُس نے کال کاٹ دی تھی۔

"ارے کال کاٹ دی۔بڑا بزدل ہے بھئی۔شادی شدہ لڑکی کو ورغلا کر بُلا لیا مگر ہمت، زیرو۔"

عشمیرہ کی طرف دیکھ کر کہتے واصف کا انداز تمسخرانہ تھا۔اُس نے فون ٹیبل پر پٹخا اور سرعت سے اٹھ گیا۔

"آج نہیں بچے گا یہ۔"وہ دانت پیستے بولا اور تیزی سے نیچے جاتی سیڑھیوں کی طرف دوڑا۔عشمیرہ اُسے روکنے کے لیے اُسکے پیچھے لپکی مگر وہ نکل گیا تھا۔اُسکی ہمت نہ ہوئی کہ وہ اُسکے پیچھے باہر جا سکے۔وہیں سیڑھی پر بیٹھے وہ ضارب کے بھاگ جانے کی دعائیں کرنے لگی۔

اُدھر واصف سیدھا پارکنگ میں پہنچا جہاں تقریباً اِکا دُکا لوگ موجود تھے۔ایک کپل جو خوش گپیاں کرتا ریسٹورنٹ کے اندر جا رہا تھا جبکہ ایک گاڑی جو ابھی آ کر رُکی تھی اُس میں سے دو لڑکے باہر نکل رہے تھے۔وہ گھور کر اُنہیں دیکھنے لگا تھا جب وہ اُس پر مسکراہٹ اچھالتے اندر کی طرف بڑھ گئے۔اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ضارب کو کیسے تلاش کرے جبکہ اُسے اُسکی پہچان بھی نہیں تھی۔وہ کچھ فاصلے پر بیٹھے چوکیدار کے پاس گیا اور اُس سے کچھ منٹ پہلے یہاں سے جاتے لوگوں کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

متعلق پوچھنے لگا پر اُسے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں مِل سکا تھا۔اُسی اثناء میں اُسے شارم کی گاڑی پارکنگ میں داخل ہوتی دکھائی دی۔وہ اُسکی طرف لپک گیا۔

"کہاں ہے عشمیرہ؟ یہاں کیا کر رہی ہے؟"

گاڑی سے نکل کر واصف کو دیکھتے اُس نے سنجیدگی سے سب سے پہلے یہی سوال کیا۔جواباً واصف نے اُسے سب بتا دیا تھا۔شارم جبڑے کَسے اُسکی بات سُنتا رہا۔

"میں یہاں ضارب کو اپنے طریقے سے ریسیو کرنے آیا تھا مگر وہ تو رفو چکر ہو گیا۔"اُس نے آخر میں دانت پیستے بتایا تھا۔

"کہاں ہے وہ؟ "جواباً شارم نے مٹھیاں بھینچے عشمیرہ کے بارے میں جو پوچھا وہ واصف کو یہ سمجھانے کے لیے کافی تھا کہ وہ کس قدر غصے میں تھا۔واصف خاموش رہا تھا۔وہ بھی جواب سُننے کے لیے رُکنے کی بجائے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر جانے لگا۔واصف ہوش میں آتے اُسکے پیچھے لپکا۔

"شارم پلیز اُس سے نرمی سے پیش آنا۔وہ صرف یہاں ضارب کی باتوں میں آ کر، میں پہلے ہی اُس سے بہت سختی سے بات کر چکا ہوں۔"وہ تیزی سے اُسکے ساتھ تقریباً بھاگتے ہوئے بول رہا تھا۔

"اگر تجھے وہ حقیقتاً عزیز ہوتی تو، تُو اب تک اُسکا گلا دبا چکا ہوتا۔پر تُو دکھاوے کا بھائی بنا ہوا ہے۔"

شارم رُک کر دبے دبے انداز میں اُس پر غرایا تھا۔واصف کو اُسکی بات سے سو فیصد اتفاق تھا مگر اِس وقت اُس سے اتفاق کرنا اُسے مزید غصہ دِلانے کے مترادف تھا۔اُس نے مزید کچھ کہنے کے لیے ابھی الفاظ تلاش کرنے کا سوچا ہی تھا کہ شارم بڑی تیزی سے اُس کے پاس سے گزر کر ریسٹورنٹ کے اندر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

چلا گیا۔وہ اُس کے پیچھے اندر گیا تھا۔شارم کو سیڑھی پر بیٹھی عشمیرہ کی طرف بڑے جارحانہ انداز میں بڑھتے دیکھ کر اُس نے اُنکے پاس جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔اِتنا تو اُسے یقین تھا کہ شارم یہاں تماشا نہیں لگائے گا اور اُسکی سوچ کے عین مطابق وہ اُسے اپنے ساتھ تقریباً گھسیٹتے ہوئے باہر لے گیا تھا۔اُسے معلوم تھا کہ اب وہ اپنے گھر ہی جائے گا اِس لیے اُس نے احتیاطی تدبیر کے طور پر اُسی وقت زہرا کو کال ملائی اور اُنہیں صورتحال سے کچھ کچھ آگاہ کر دیا۔

پھر وہ کنزیٰ کے پاس گیا جو بے چین سی واصف کی تلاش میں یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔اُس نے بِل دیا اور اُسے باہر لے آیا۔گاڑی کی طرف جاتے وہ بہت سی سوچوں میں گھرا رہا تھا۔کنزیٰ مسلسل سوال کر رہی تھی کہ وہ کہاں گیا تھا؟ کیوں گیا تھا؟ اب کیوں پریشان لگ رہا ہے؟ مگر اُسکا دھیان اُس مفرور ضارب کی طرف تھا جو کبھی موقع پر سامنے نہیں آیا تھا۔اچانک اُسکے ذہن میں خیال آیا کہ اُسے ریسٹورنٹ کی سی سی ٹی وی فوٹیج نکلوا کر دیکھنی چاہیے۔اُس کا شدت سے دل چاہا تھا کہ ابھی اِسی وقت جا کر پارکنگ کی فوٹیج دیکھے تاکہ ضارب کا معلوم ہو سکے مگر کنزیٰ کی وجہ سے وہ اِس سوچ پر فوری عمل نہیں کر سکا تھا۔وہ بہت تھک چکی تھی اور اب وہ دوبارہ اُسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔اُس نے یہ کام کنزیٰ کو گھر پہنچانے کے فوراً بعد کرنے کا سوچا اور اب پوری طرح متوجہ ہو کر کنزیٰ کے بے سروپا سوالات کے جواب دیتے ڈرائیو کرنے لگا۔

***

جارحانہ انداز میں دروازہ کھولے اُس نے لپک کر اُسکا بازو دبوچا اور گھسیٹتے ہوئے پورچ سے لاؤنج اور پھر لاؤنج سے کمرے میں لے گیا۔اُسکے انداز پر شدید خوفزدہ اور سہمی ہوئی عشمیرہ سانس لینے سے بھی گریزاں تھی۔مرد کا ہاتھ کس قدر سخت تھا یہ بات اُس سے بہتر کون جانتا تھا؟

"کیوں گئی تھیں؟"

کمرے کے عین وسط میں لاکر اُسکا ہاتھ اِس زور سے جھٹکا گیا کہ وہ لڑکھڑا کر بمشکل سنبھلی۔

"میں پوچھ رہا ہوں میری غیر موجودگی میں، میری اجازت کے بغیر میرے گھر سے باہر قدم بھی کیوں نکالا؟"

اُسکے سر پر کھڑا وہ گرج رہا تھا۔اِس قدر ہتک آمیز سلوک پر عشمیرہ کی آنکھیں بھرنے لگیں۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چیٹ کرنے کی ہاں؟"بمشکل خود پر ضبط کیے وہ دبے دبے لہجے میں غرایا۔

"یہ میرا گھر ہے۔تم میری بیوی ہو۔میرے لیے اپنی اور اِس گھر کی حفاظت کرنا تمہارا فرض ہے تو کیوں کیا تم نے ایسا؟"اُس نے تو باقاعدہ جھنجھوڑ ڈالا ایک لمحے کو عشمیرہ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا۔اُسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ آج کے دن کا اختتام ایسے ہونے والا تھا۔اُسکے سوالات، اُسکا غصہ اُسکے کچھ دِن پہلے کے دھندلے انکشاف کو واضح کر گیا تھا۔اُسے افسوس ہوا تھا کہ وہ گزشتہ کچھ عرصے سے لاعلم رکھی گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"وہ.....اُس نے بُلایا تھا۔بس ضروری بات۔۔۔"بدقت عشمیرہ نے لب کھولے۔بھرائی آواز کے علاوہ وہ اِس وجہ سے بھی جواب دینے سے قاصر ہو رہی تھی کہ جواب دینے والا تھا ہی نہیں۔

"ضروری بات؟"شارم نے تعجب سے دوہرایا۔پھر غصے کی ایک شدید لہر اٹھی تو اُس نے ایک دفعہ پھر اُسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

"ٹُو ہیل وِد ہِم۔۔۔۔۔"

"مجھے تمہارا جواب چاہیے۔"اُسکے کندھوں کو شارم نے یوں دبوچ رکھا تھا جیسے اُسکی گردن ہو۔ہاں آج وہ اُس لڑکی کو واقعی مار دینا چاہتا تھا۔اُسکی سزا اِس سے کچھ کم بھی نہ تھی۔

"وہ جو بھی چاہتا تھا مجھے اِس سے سروکار نہیں۔تم کیوں گئیں؟"

"کیا تمہیں یاد نہیں تھا کہ تم میری بیوی ہو؟"

چبھتے ہوئے لہجے میں اُس نے سختی سے پوچھا۔کندھوں پر دباؤ کچھ اور بڑھا تو عشمیرہ تڑپ اٹھی تھی۔

"پلیز چھوڑ دیں۔مجھے تکلیف۔۔۔"روتے ہوئے اُسے اپنی تکلیف کا احساس دلانا چاہا مگر اُس نے سرد و سپاٹ لہجے میں بات کاٹ دی۔

"بہت خود غرض ہو تم۔تمہیں صرف اپنی تکلیف دِکھتی ہے۔کسی دوسرے کے دل پر کیا گزرتی ہے تمہیں کبھی اِس سے فرق نہیں پڑتا۔"غصے سے سرخ پڑتا چہرہ اور غیض و غضب سے انگارہ ہوتی آنکھیں لیے شارم بھی گہری تکلیف میں لگتا تھا۔یوں جیسے بہت کچھ لُٹ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میری بیوی ہو کر، میرے نکاح میں ہوتے ہوئے تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔جانتی ہو ایسی عورت کی کیا سزا ہے؟"

اُسکے چہرے کے قریب جھکتے، یخ ٹھنڈے لہجے میں بولتا وہ اُسے دہشت زدہ کر گیا تھا۔

"وہ.....وہ..... نہیں آیا تھا۔"اُس سے دور جانے کے لیے مسلسل مزاحمت کرتی، وہ روتے ہوئے بولی۔

"میں نے تو اُسے دیکھا بھی نہیں۔"

"کیونکہ وہاں تمہارا سو کالڈ بھائی جو پہنچ گیا تھا۔"

اُسکا بےوقوفانہ جواب سُن کر شارم گرجا تھا۔

"اگر وہ نہ پہنچتا تو وہ کمینہ شخص تمہارے ساتھ کیا کرتا جانتی ہو؟"

اتنی تلخ بات کرتا وہ اُسے شرمندہ کر رہا تھا۔

"اب ایک شادی شدہ لڑکی سے زیادہ سے زیادہ بھی اُسے کیا کام ہو سکتا تھا۔کیا یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت ہے؟"

"بالکل بھی نہیں۔"

"کیونکہ تم اچھے سے جانتی ہو۔مگر پھر بھی تم گئیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ابلتی گرم سانسیں اُسکے چہرے پر انڈیلتا وہ غصے اور تکلیف سے بولا۔چند لمحے دونوں کے بیچ خاموشی رہی۔وہ اُسکے جواب کا منتظر تھا تو وہ اُسکے سخت الفاظ پر بُری طرح شرمندہ ہو رہی تھی۔ہمیشہ کی طرح اچانک ہی اُس پر اپنا باغی پن غالب آیا۔اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ایک ایک لفظ پر زور دیتے وہ بھی اُسی کی طرح چلائی۔

"ہاں گئی تھی میں اُس سے ملنے کیونکہ محبت کرتی ہوں اُس سے۔میرے ماں باپ نے زبردستی آپ سے شادی کروا دی ورنہ آج آپکی جگہ وہ ہوتا۔سمجھے آپ؟"

اُس نے پوری قوت لگاتے اُسے پرے دھکیلا اور خود کو اُسکی گرفت سے نکالنے میں کامیاب ہوئی۔اُسکے الفاظ مقابل کے خون کو نقطۂ ابال تک پہنچا گئے۔وہ ہر بات جانتا تھا۔اب تو اپنی آگاہی ظاہر بھی کر چکا تھا مگر پھر بھی اُسکے منہ سے یہ سب سننا اُسکی برداشت سے بہت پرے تھا۔کیا یہ زیادتی نہ تھی کہ وہ اپنے شوہر کے منہ پر کسی اور مرد کی محبت کا دم بھر رہی تھی؟ اُسکے دل میں برچھی چلنے سے بھی زیادہ درد اٹھا۔غصہ برداشت نہ ہوا تو وہ پاگل ہوتا چنگھاڑا۔

"بکواس بند کرو۔ایک لفظ اور نکالا تو جان لے لوں گا تمہاری۔"

"یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے۔نہ ہی میں تمہارے باپ کی طرح تم جیسی لڑکی سے جان چھڑوانے کے لیے کسی اور کے گلے ڈال سکتا ہوں۔"

جس طرح وہ چلایا تھا اُسکا سہمنا بھی بنتا ہی تھا۔اور اُسکی بات پر وہ ششدر ہی تو رہ گئی تھی۔یعنی اُسکے گھر میں جو کچھ ہوا وہ سب جانتا تھا۔کیسے؟ زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔واصف کے علاوہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اور کون تھا جو اُسکے گھر کی ہر بات سے واقف تھا۔اور واصف کے علاوہ اور کون تھا جو شارم کا بہترین دوست تھا۔اُس نے اُسے کیا جتایا تھا وہ اچھے سے جان گئی تھی اور اُسکا دیا طعنہ کوئی چھوٹا تو نہ تھا۔بالواسطہ اُس نے اُسکے کردار پر حملہ کیا تھا۔مگر یہاں مسئلہ یہ تھا کہ وہ خود بھی ایک سوچ میں پڑ گئی۔کیا واقعی اُسکا کردار تھا؟

نہیں۔بالکل نہیں۔پر وہ کردار کی پرواہ اور اچھے کردار کے جھنڈے لگوانے کی چاہ چھوڑ چکی تھی۔کیونکہ غلط شخص سے محبت جو کرنے لگی تھی۔اپنے کردار کے متعلق اُسکے پوچھے گئے سوال کا جواب جانتے ہوئے مزید سہم کر نامحسوس انداز میں اُس نے دو قدم پیچھے لیے اِس خوف کی وجہ ایک ہی تھی....کہ مرد کے اٹھے ہاتھ کا مزہ وہ اچھی طرح چکھ چکی تھی۔

"تمہیں یہیں میرے پاس، میرے ساتھ رہنا ہے بھلے پھر مجبوری سے رہو۔مگر میری وفادار ہو کر رہنا تم پر فرض کیا گیا ہے!"

اُس کے دو قدم دور ہونے پر وہ چار قدم قریب آیا۔پھر سے وہی سرد و سپاٹ انداز۔آج پہلی دفعہ عشمیرہ اُس شخص کو غصے میں دیکھ رہی تھی اور پہلی دفعہ میں ہی اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ شخص اُسکی حرکتوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرنے والا تھا۔

"اور اگر تم ایسا نہیں کرو گی تو میں تمہیں زبردستی میری، صرف میری وفادار بنا کر دکھاؤں گا۔اور ہاں۔۔

پھر اُس وقت تمہارے منہ سے صرف میرا نام نکلے گا۔صرف میری محبت کا دم بھرو گی تم۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

شارم نے ہر ایک لفظ پر زور دیا۔جیسے ابھی ہی پابند کر دیا ہو۔وہ زبردستی نہیں سہہ سکتی تھی۔یہی وہ واحد وجہ تھی جہاں آ کر اُسے بغاوت کا دورہ پڑتا تھا۔اب بھی پڑا تھا۔وہ اُسے پابند کرنا چاہتا تھا اور وہ پابند ہونے والوں میں سے نہیں تھی اور پھر اُس نے دھیمی آواز میں اپنی طرف سے بغاوت کا اعلان کیا۔

"بس کر دیں۔کچھ غلط نہیں کیا میں نے۔نہ ہی وہ وہاں آیا تھا۔واصف بھائی کی وہاں موجودگی سُن کر، اُنکی وجہ سے اُس نے سامنے آنے سے انکار کر دیا۔میرے بہت اصرار پر بھی وہ سامنے نہیں آیا۔"

اتنا کہتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔اُس کے آنسو اور اُنکے پیچھے چھپا درد اُسے چابک کی طرح لگا تھا۔

"اُسکے سامنے نہ آنے کا اور اپنی ڈیٹ ناکام ہو جانے کا بہت دُکھ ہے تمہیں۔آخر ایسا بھی کیا کرنا تھا اُس سے مل کر؟"

شارم نے ایک ہی جست میں اُسے جا لیا۔اِس دفعہ اُسکی جارحانہ گرفت میں اُسکا نازک جبڑا تھا۔

"گھر میں ایک مرد تمہیں چوبیس گھنٹوں میں سے سولہ گھنٹے ایول ایبل **(دستیاب)** ہوتا ہے۔اُس کے باوجود بھی تمہیں خفیہ جگہوں پر کسی غیر مرد سے ملاقات کرنے کی ضرورت کیونکر محسوس ہوئی؟"

اُسکے الفاظ.....عشمیرہ پر کوڑوں کی طرح برس رہے تھے۔ہاں اُس نے جو حرکت کی تھی اُس پر کسی بھی مرد کے بلکہ شوہر کے یہی الفاظ ہو سکتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"شاید اِس لیے کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ اِس مرد نے کبھی تمہیں یہ احساس ہی نہیں دلایا کہ مرد آخر ہوتے کیسے ہیں۔ تمہیں بتاؤں مردوں کی فطرت؟"

اپنی طرف اشارہ کرکے بولتے آخر میں اُس نے بڑے تیکھے، چبھتے لہجے میں معنی خیزی سے استفسار کیا۔

"بلکہ اب تو بہت ضروری ہو گیا کہ تمہیں بتایا جائے اُس بے غیرت انسان نے تمہیں ضروری بات کا بہانہ بنا کر کس کام کے لیے بُلوایا تھا۔ تمہیں وہ سب بتایا جائے جو واصف کے وہاں نہ پہنچنے کی صورت میں وہ تمہارے ساتھ کرتا۔"

وہ جو نظریں ملانے کے قابل نہ رہی تھی اب اُس نے چونک کر اُسکی طرف دیکھا۔شارم کی آنکھوں میں جو تحریر درج تھی اُس پر کپکپی طاری کر گئی۔ عشمیرہ کے چہرے پر دہشت زدہ تاثرات پھیلنے لگے۔آنکھوں میں سہمی ہرنی سا خوف تھا۔اُس ایک چہرے کے بیک وقت اتنے تاثرات بدلتے دیکھ کر وہ جو پہلے ہی غصے سے حواس کھوئے بیٹھا تھا جھٹکے سے اُسے قریب کر گیا۔

"میں چاہتا ہوں کہ آئندہ مجھے دھوکا دے کر میرے گھر کی دہلیز پھلانگنے سے پہلے تمہیں وہ سب سبق یاد آئیں جو آج میں، تمہیں بہت اچھے سے پڑھاؤں گا۔"

برفیلے، سپاٹ لہجے نے مقابل کے کانوں میں جیسے صور پھونکا۔وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھی مگر آج خود کو بے بسی کی انتہاؤں پر محسوس کر رہی تھی۔بھلے اُسکی غلطی بہت بڑی تھی۔بلکہ گناہ تھا۔مگر وہ اپنے لیے ایسی سزا کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔زیادہ دیر اُسکے پتھریلے، کٹھور اور سرد معنی خیز تاثرات کو نہ سہارتے بے اختیار سنہری پلکوں کی جھالر گالوں پر سایہ فگن ہوئی تو وہ ہرنی جیسی خوفزدہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

بھوری آنکھیں بند ہو گئیں۔اگلے ہی لمحے مقابل نے سرخ و سفید چہرے پر موجود اُن بند غلافی آنکھوں کو شفاف، نمکین پانیوں کا خاموش جھرنا بنتے دیکھا اور پھر دیکھتا ہی رہ گیا۔

وہ گھبرانے والوں میں سے نہیں تھی۔شارم جانتا تھا لیکن ابھی وہ ڈر گئی تھی، ڈر رہی تھی اور کس بات سے یہ وہ اچھے سے جانتا تھا۔اُسے اچھے سے احساس تھا کہ مرد طاقت آزمائی کرنے میں دیر نہیں لگاتے اور وہ اِس بات کا اظہار زمل کے سامنے کر چکی تھی۔اچانک وہ مقابل کی طرف سے دھکا دیے جانے پر خیالات سے نکلا۔

"شارم دروازہ کھولو۔فوراً۔"

مسلسل دروازہ بجائے جانے پر وہ پہلے ہی مچل رہی تھی اُس پر زہرا کی سخت پکار نے عشمیرہ کو شیر کر دیا تھا۔وہ شارم کو دھکیل کر دروازے کی طرف بھاگی جو شارم نے اندر سے بند کر دیا تھا۔شارم نے فوراً اُسے جا لیا۔

"آنٹی، آنٹی۔"

اُسکی گرفت میں مچلتی وہ تڑپ تڑپ کر زہرا کو یوں پکار رہی تھی جیسے شارم اُس کو جانی نقصان پہنچانے والا تھا۔اُسکی چیخ و پکار پر زہرا پہلے سے بھی زور سے دروازہ پیٹنے لگی تھیں۔

"تمہیں چھوٹ دینا، سوچنے کے لیے وقت دینا، صرف میری بیوقوفی تھی۔"

اُس نے زہرا کی باہر موجودگی کو مکمل طور پر نظر انداز کیا اور خون آشام نظریں اُس پر گاڑے سخت لہجے میں بولا۔ عشمیرہ اُسکی مضبوط گرفت میں مچل رہی تھی۔اُسے آج شارم سے کسی اچھے کی امید

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نہیں تھی۔دل سہما ہوا تھا مگر اب وہ اپنا ڈر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔جیسے پہلے خاموش ہو گئی تھی اب نہیں رہ سکتی تھی۔

"میں اپنی مرضی کے خلاف کچھ برداشت نہیں کرتی۔زور زبردستی تو بالکل بھی نہیں۔میرا ہاتھ چھوڑ دیں۔"

سنجیدگی اور کچھ سختی سے بولتی وہ اُسے سرتاپا سلگا گئی تھی۔بجائے اپنی غلطی ماننے کے، شرمندہ ہونے کے وہ الٹا اکڑ رہی تھی۔کچھ دیر پہلے والا خوف اب بالکل نظر نہیں آ رہا تھا۔

"تمہارے اِس گھمنڈ اور نافرمانیوں سے میں خوب واقف ہوں۔مگر تمہیں کیسے قابو کرنا ہے میں اچھے سے جانتا ہوں۔"اُس نے دانت کچکچائے۔عشمیرہ نے ایک نظر اُسکے چہرے پر ڈالی۔اُسکے ارادے کی مضبوطی چہرے سے چھلک رہی تھی۔وہ پھر ڈر گئی تھی۔پھر اُس نے بڑی تیزی سے اپنے خوف پر قابو پا لیا تھا۔ضارب اُس سے کچھ قدموں کی ہی دوری پر تھا اور اب اِس مقام پر اُسے شارم سے ہار نہیں ماننی تھی۔

"بھول ہے آپکی کہ آپ مجھے جانتے ہیں۔چھوڑیں مجھے۔نہیں رہنا مجھے آپکے ساتھ۔"

وہ اپنی پوری طاقت لگا کر اپنا بازو چھڑوانے میں کامیاب ہوئی تھی۔باہر سے زہرا کی آواز آ رہی تھی جو منزہ کو آوازیں لگا رہی تھیں۔شاید دروازہ پیٹتے پیٹتے تھک گئی تھیں۔

"میرے ساتھ نہیں رہنا تو کہاں جاؤ گی؟ اپنے اُس بھگوڑے سو کالڈ بوائے فرینڈ کے پاس؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

شارم نے تلخی سے کہا۔اُسکی بیوی اُسکے ساتھ رہنے سے انکار کر رہی تھی۔وہ اُسکے نکاح میں ہوتے ہوئے گزشتہ کچھ دِنوں سے بڑے آرام سے اُس غیر شخص سے رابطے میں تھی۔اور آج؟ آج وہ اپنا اِتنا بڑا گناہ ماننے کو تیار نہیں تھی۔ بلکہ نہیں وہ تو مان رہی تھی اور بڑے دھڑلے سے مان رہی تھی۔شارم کے منہ سے ضارب کے لیے بھگوڑے کا لفظ سُن کر عشمیرہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔

"آپ اپنی حد میں رہیں۔"

اُس پر انگلی اٹھائے وہ چلائی تھی۔اپنے پرانے انداز میں جیسے وہ میر ہاؤس میں چیخا چلایا کرتی تھی۔کسی کی پرواہ نہیں کرتی تھی اور اُس نے آج بھی یہی کیا تھا۔سامنے موجود شخص اُسکا شوہر تھا، بری طرح اُسکی محبت میں گرفتار تھا۔مگر وہ اپنی محبت اور غصے میں اندھی ہو چکی تھی۔

"حد سے تو تم گزری ہو اور افسوس کہ تمہیں احساس بھی نہیں ہے۔ "

شارم نے افسوس سے کہا۔عشمیرہ نے نخوت سے سر جھٹکا۔وہ نامحسوس انداز میں بار بار اپنا بازو سہلا رہی تھی جہاں شارم کی سخت گرفت سے تکلیف اٹھنے لگی تھی۔اُس نے شارم کو اپنے سامنے سے ہٹتے دیکھا تو ایک پل کو سکون کا سانس لیا۔اُسے لگا تھا شارم اُسکے آگے ہار گیا تھا مگر وہ بیڈ سے کچھ اٹھا کر بڑی تیزی سے واپس اُسکے سامنے آ گیا۔

"نکالو اُس کا نمبر۔"اُس نے سخت لہجے میں کہا۔وہ نمبر مانگ رہا تھا جو آج تک عشمیرہ کے پاس بھی نہیں تھا۔ہوتا بھی تو وہ کبھی نہ دیتی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کوئی نمبر نہیں ہے میرے پاس۔"

اُس نے اپنا موبائل چھیننے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔شارم نے بھی بڑی پھرتی سے ہاتھ پیچھے کر لیا۔زہرا منزہ سے چابی منگوا کر اب دروازہ کھول رہی تھیں۔

"میں نے کہا نکالو اُس بھگوڑے، بزدل، کمینے انسان کا نمبر۔"

اب کی بار وہ تیز آواز میں چلایا تھا۔کی ہول میں چابی ڈالتے زہرا کا ہاتھ ساکت ہوا۔وہ پہلی دفعہ شارم کو یوں چلاتے ہوئے سُن رہی تھیں۔کی ہول میں چابی گھومنے کی آواز کمرے میں آئی تھی مگر کمرے میں موجود لوگ اِس وقت صرف ایک دوسرے کا چیخنا چلانا سُن پا رہے تھے۔شارم کے منہ سے ضارب کے لیے نئے القابات سُن کر عشمیرہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔

"بھگوڑے تو آپ ہیں۔"اُس نے شارم کو دھکیلتے چلا کر کہا۔اُسکی جرات پر اندر داخل ہوتی زہرا کے سینے پر ہاتھ پڑا۔ایسی بدتمیز لڑکی اُنہوں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی تھی۔

"عشمیرہ!! "

اگلا جھٹکا اُنہیں اُنکے بیٹے نے دیا تھا جو بیوی کی بدتمیزی پر اُس پر ہاتھ اٹھانے والا تھا۔

"شارم!! "

اُنہوں نے سرعت سے جا کر ہوا میں معلق اُسکا ہاتھ روک لیا تھا۔عشمیرہ نے سہم کر اپنے چہرے پر رکھا ہاتھ ہٹایا۔پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ دیکھ رہی تھی کہ زہرا اُسکا ہاتھ روک چکی تھیں۔بے ساختہ اُس نے آنکھیں موند کر جیسے شکر ادا کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔"زہرا نے اُسکا ہاتھ جھٹکتے افسوس سے کہا۔

"امی یہ بے غیر۔۔۔"وہ غصے میں کچھ سخت الفاظ کا استعمال کرنے لگا تھا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو شارم۔"زہرا نے سختی سے ٹوک دیا۔

"وہ جو بھی ہے، وہ جو بھی تھی۔تم اچھے سے جانتے تھے۔تم اِس کے بارے میں اِس سے بھی زیادہ جانتے تھے۔اِس کے باوجود بھی تم اِسے عزت سے بیاہ کر لائے ہو۔اب تمہیں یہ سب زیب نہیں دیتا۔اگر تمہاری غیرت پر چوٹ لگی ہے تو اِس چوٹ کا اُس وقت سوچنا تھا جب تمہیں میں نے سمجھایا کہ ایسی لڑکی کو مت لاؤ جو ہمارے لیے مشکل لائے۔"

زہرا اُسے سختی سے ڈپٹ رہی تھیں۔اُنکی باتوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بھی شارم کی طرح ہر بات سے آگاہ تھیں۔اُنکی ہر بات سے آگاہی پر عشمیرہ کو بری طرح ٹھیس پہنچی تھی۔وہ اپنی طرف سے اُنہیں بے خبر رکھے ہوئے تھی، بے خبر سمجھے ہوئی تھی مگر یکدم یہ سب سُننا اُسے سخت ناگوار گزر رہا تھا۔زہرا کی ڈانٹ سن کر شارم نے اُسے دیکھا۔وہ زہرا کے پیچھے تھی اور حیرت سے زہرا کو ہی تک رہی تھی۔شارم کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔اُسکی بدتمیزی پر اُسکو سبق سکھانا چاہتا تھا مگر زہرا نے اُسکا بھلا کر دیا تھا۔اُس نے مٹھی بھیچ کر خود پر قابو پایا مگر مٹھی میں دبے اُسکے موبائل نے دماغ مزید گھمایا اور اگلے ہی لمحے اُس نے بڑے زور سے اُسکا موبائل سامنے کی دیوار میں دے مارا۔زہرا تو شارم کی حرکت پر تشویش سے اُسے دیکھنے لگیں جبکہ عشمیرہ کو جھٹکا لگا۔اُسے شک سا گزرا کہ وہ اُسکا موبائل تھا تصدیق کے لیے اُس نے سر گھما کر آواز کی سمت دیکھا۔اور نم آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔اِس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نقصان پر اُسے بے تحاشا افسوس ہوا تھا۔آنکھیں تیزی سے بھیگنے لگی تھیں۔اُس نے شارم کو دیکھا جو لال ہوتی آنکھوں سے اُسے ہی گھور رہا تھا۔

"بس کر دو شارم۔خود پر قابو رکھو۔پہلے جب میں روکتی رہی، تم نے اپنی مَن مانی کی۔اب یہ لڑکی ہمارے لیے کڑا امتحان ہے۔جھیلو اِسے۔مگر اِس جیسے اخلاق سے گِرے ہوئے طریقے استعمال مت کرو جن کی تمہاری ماں نے تمہیں تربیت نہیں دی۔"

جس انداز میں زہرا بات کر رہی تھیں یہ شارم کے لیے بھی نیا تھا۔وہ بالکل خاموش ہو گیا تھا۔اُنکے گھر میں کبھی کوئی ایک دوسرے پر نہیں چلاتا تھا، کوئی آس پاس موجود چیزوں پر غصہ نہیں نکالتا تھا۔یہ نئی تبدیلی عشمیرہ کے آنے سے ہوئی تھی۔زہرا کی سانس پھولی ہوئی تھی مگر جانے سے پہلے وہ عشمیرہ کی طرف گھومیں اور سخت لہجے میں بولیں۔

"لوگ کہتے ہیں مرد عورت کو کمزور سمجھ کر ہاتھ اُٹھاتا ہے۔پر تم جیسی عورتیں خود مرد کو ہاتھ اٹھانے پر مجبور کرتی ہیں۔"

وہ سنگین لہجے میں بول کر چلی گئی تھیں۔اُنہیں یقین تھا شارم اب کچھ نہیں کرے گا۔اُنکے جانے کے بعد وہ وہیں زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔اُنکو کیا کچھ معلوم تھا اِس بات سے آگاہی عشمیرہ پر عذاب کی طرح نازل ہوئی تھی۔اُسے اپنا آپ نہیں بلکہ وہ ماں بیٹا دھوکے باز لگ رہے تھے۔

"جانتی ہو اُس رات تمہارے ابو نے تمہیں کیوں مارا تھا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُسے اپنی ماں کی باتوں پر روتے دیکھ کر شارم نے سرد لہجے میں پوچھا۔میر ہاؤس کا ایک اور راز وہ جانتا تھا کہ وہ کسی رات گھر سے چھپ کر نکلی تھی اور اپنے باپ سے مار بھی کھا چکی تھی۔اُسکا دِل چاہا ہر چیز تہس نہس کر دے۔شارم کے سوال پر متوجہ ہونا تو دور اُس نے شارم کو دیکھا تک نہیں تھا۔

"تاکہ تم لوگوں کی مار سے بچ سکو۔جب فرہاد نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔انہوں نے یقیناً یہی سوچ کر تمہیں مارا تھا کہ فرہاد یا وہاں موجود کوئی اور مرد غصے میں تم پر ہاتھ نہ اٹھائے۔اُنہوں نے باپ کی حیثیت سے تمہاری بہتری کے لیے ہاتھ اُٹھایا تاکہ تم سدھر جاؤ مگر تم نہیں سدھریں۔"اُسے متوجہ نہ دیکھ کر بھی شارم تاسف سے بول رہا تھا۔وہ جانتا تھا وہ ہر بات سُن رہی تھی۔

"اگر باپ کی اُس مار سے سیکھ جاتیں تو آج بے انتہا محبت کرنے والے شوہر کا یہ روپ نہ دیکھنا پڑتا۔" اُس نے سختی سے کہا۔نادانستہ وہ اپنی محبت کا اظہار بھی کر گیا تھا جس نے عشمیرہ کو اور آتشیں کیا پر وہ خاموش رہی۔ شارم کو اپنے شدید غصہ کرنے پر بھی افسوس تھا۔آج جو بھی ہوا وہ اُسکی تربیت کا حصہ تھا نہ طبیعت کا۔وہ غصے میں پاگل ہونے والوں میں سے نہیں تھا پر آج ہو گیا تھا۔صد شکر کے زہرا نے اُسے ہاتھ اٹھانے سے روک لیا تھا۔وقتی غصہ انسان سے کچھ بھی کروا سکتا ہے جیسے وہ اپنے غصے کی آخری حد پر پہنچ کر ہاتھ اٹھانے والا تھا۔زہرا کی زرا سی ڈانٹ نے ہی اُسکے غصے کو جھاگ کی طرح بٹھا دیا تھا۔وہ اب اُسکی غلطی پر افسوس ہی کر رہا تھا۔

"تمہارے ابو تم سے ناراض رہے، تمہیں باتیں سنائیں تاکہ تم لوگوں کی باتوں سے بچ سکو۔مگر تم نے اُن سے کوئی سبق نہ سیکھ کر خود دوسروں کو موقع دیا کہ تم اُنکے طعنے سُنو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آخری بات اُس نے زہرا کے دیے طعنے کے بارے میں کہی تھی۔عشمیرہ کے اندر الاؤ سا جلنے لگا تھا۔اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی کے ابھی وہ یہاں سے چلی جائے جہاں گزشتہ کچھ مہینوں سے وہ دھوکے میں رہ رہی تھی۔وہ یہاں دھوکے سے لائی گئی تھی۔سب جانتے بوجھتے بھی شارم نے شادی کی ہامی بھری اور اُسکے ابو کی ہر ہر شرط مانتا رہا صرف اپنی سو کالڈ محبت کے لیے۔اُسے وہ بے حد خود غرض لگا تھا۔اپنا غصہ اور بھڑاس نکال کر وہ بھی ماں کی طرح باہر چلا گیا تھا۔بے بسی کے احساس نے اُسے مزید غصہ دِلایا۔وہ اپنے غصے کا کوئی شدید ردعمل دینا چاہتی تھی۔کسی فیصلے پر پہنچنے سے پہلے اُسکی نظر اپنے نئے ٹوٹے ہوئے موبائل پر پڑی۔یہ موبائل پچھلے موبائل سے بھی زیادہ کرچی کرچی ہوا تھا۔اُسے نئے سِرے سے رونا آیا اور شارم کے لیے ناپسندیدگی میں مزید اضافہ ہوا۔اپنی ہر غلطی، جھوٹ، دھوکا بھولے وہ صرف اُنکی چند باتوں کی وجہ سے دِل میں بغض بھر بیٹھی تھی۔

***

دیکھ رہے تھے جو سب کچھ اُنکے پاس لانے کی بجائے بون فائر کے گرد اپنی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی سارہ کے پاس چلا گیا۔وہ دور سے سارہ کو مسکرا کر وہ سارا سامان لیتے دیکھ رہے تھے۔

"یار ٹونی دیکھ کتنا چھپا رستم نکلا یہ سیم۔۔اور وہ سارہ۔بڑی پارسا بنتی ہے۔آخر کو گری نہ اُسی کے قدموں میں۔۔"

جوجو سے تو برداشت نہیں ہوا تھا عاصم کا وہاں جانا اور سارہ کا مسکرا کر عاصم سے بات کرنا۔وہ دونوں تو اُسی دِن سے ہی جل رہے تھے جب عاصم اور سارہ کو ہوٹل میں دیکھا تھا۔

"ابے تُو کیوں جل کر کوئلہ ہو رہا ہے؟ جلنا تو مجھے چاہیے سالی نے میرے گریبان پر ہاتھ ڈالا تھا۔صرف سیم کی وجہ سے بخشا ہے اِسے۔"

تیمور خود کڑھ رہا تھا۔دانت پیستے اُس نے کہا۔

"یار سہی بتاؤں تو اِس لڑکی پہ پہلے دن سے میرا دل آ گیا تھا۔پر سیم کمینہ اِسکا نام بھی نہیں لینے دیتا۔"

جوجو نے سرد آہ بھری۔وہ حقیقتاً پہلے ہی دِن سے سارہ کے خواب دیکھ رہا تھا اور عاصم نے پہلے ہی دِن سے اُس سے دور رہنے کا اعلان کر دیا تھا۔

"وہ نام نہیں لینے دیتا اور اگر میں تجھے پوری کی پوری لڑکی لا دوں تو؟"سارہ کو واپس بیٹھتے دیکھ کر تیمور نے کچھ سوچتے کہا۔جوجو کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔وہ اچھے سے جانتا تھا کہ تیمور کچھ بھی کر سکتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ایسے کیسے؟ پہلے میرے گریبان پر ہاتھ ڈالنے کا حساب لینا پڑے گا۔"اُسکو للچاتے دیکھ کر تیمور نے اپنی شرط رکھی تھی۔

"مجھے منظور ہے۔بڑا اچھا بندوبست کروں گا اِسکا۔سارے پَر کاٹ دوں گا۔بس کسی طرح لا دے مجھے۔"وہ کچھ زیادہ ہی پُر جوش لگ رہا تھا۔

"مگر سیم؟"یکدم سارا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔عاصم کے خیال نے اُسے بہت سے خدشات میں مبتلا کیا تھا۔

"اُس دن سیم کی بات مان کر مجھے سب کچھ ٹھیک کرنا پڑا۔مگر یہ مت سمجھنا کہ میں اُس سے ڈر گیا تھا۔بدلہ تو سیم کی طرف بھی نکلتا ہے میرا۔اُس لڑکی کی وجہ سے اُس نے بھی مجھے پیٹا تھا۔"سگریٹ کے لمبے لمبے کش بھرتے وہ نفرت سے کہہ رہا تھا۔

"اب تُو دیکھ۔اِس لڑکی کے ساتھ ساتھ سیم کو بھی خون کے آنسو رلائیں گے۔سالا تیمور چوہدری کو ابھی جانتا نہیں ہے۔اگر یاری پوری طرح نبھاتا ہوں تو دشمنی کا سوچ۔ایسا سبق سکھاؤں گا کہ دونوں کو یاد رکھیں گے۔"اُسکی چہرے پر اِس وقت صرف شیطانیت نظر آ رہی تھی۔جوجو کو اُسکی یہی نفرت اور شیطانیت درکار تھی۔

"اور میرے یار جوجو کے مزے ہی مزے۔۔۔"تیمور نے اُسکے گلے میں بازو ڈالتے بڑے مزے سے کہا۔اُسکی تو پوری بتیسی ہی باہر نکل آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

چند منٹ بعد اُنہوں نے عاصم کو یونیورسٹی سے باہر جاتے دیکھا تو تیمور نے ادھ جلا سگریٹ دور پھینک دیا اور ہاتھ جھاڑتے اُٹھ گیا۔جوجو بھی اُسکی تقلید میں اٹھ گیا تھا جبکہ باقی دو دوستوں نے اُنکے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا۔

"رنگی ہے تُو رنگوں سے بھی زیادہ"

"شوخ لگتی ہو رہ کے بھی سادہ"

"تیرے بِنا لاگے نہ مورا جیا"

بون فائر کے قریب خوب گہما گہمی تھی۔سارہ کا کلاس فیلو حمزہ سارہ پر ہی نظریں جمائے گٹار بجا رہا تھا جبکہ اردگرد بیٹھے لڑکے لڑکیاں گنگنانے کے ساتھ تالیاں بھی بجا رہے تھے۔

"رنگی ہے تُو رنگوں سے بھی زیادہ"

"ارے واہ کیا بات ہے۔جونیئرز تو بڑے ٹیلنٹڈ نکلے۔"تیمور نے باقاعدہ تالیاں بجا کر داد دی۔اُنکی شکلیں دیکھ کر وہاں موجود تقریباً تمام ہی طلبہ کے منہ بن گئے تھے۔یکدم خاموشی چھا گئی تھی۔گٹار والے کا گٹار، گانے والوں کا گانا اور تالیاں بجانے والوں کی تالیاں سب بند ہو گیا تھا۔لڑکے تو سارے ہی تیمور چودھری اور اُس کے ڈین کے تعلق سے آگاہ تھے۔بہت سی لڑکیاں بھی جانتی تھیں اور اِسی وجہ سے سب اُس سے ڈرتے تھے۔سارہ جو بڑے مزے سے اپنے فیلو کا گٹار اور سب کا گنگنانا انجوائے کر رہی تھی وہ تو سب سے زیادہ خوفزدہ تھی۔

"سارہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُسکی بائیں طرف بیٹھی عریشہ نے ڈرتے ہوئے اُسکے کان میں سرگوشی کی۔سارہ نے اُنکے آنے پر سر زمین پر ہی جھکا دیا تھا جبکہ عریشہ آنکھیں کھولے اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی جن کی نظر بار بار سارہ پر پڑتی تھی۔

"پاگل تم کیوں اُسے دیکھ رہی ہو۔"ثمن نے دانت پیستے عریشہ کو جھڑکا۔

"ہم نے سوچا کیوں نہ جانے سے پہلے جونیئرز کے سارے ٹیلنٹ دیکھ لیں۔"اب کی بار جوجو نے سب کو مخاطب کیا تھا۔

"جونیئرز گرلز اونلی۔"بیہودگی سے ٹکرا لگاتے تیمور نے بائیں آنکھ دبائی۔

"دیکھیں آپ سینئر ہیں تو پلیز تمیز سے رہیں۔"حمزہ نے ناگواری سے کہا۔وہ دیکھ چکا تھا کہ وہ سارہ پر نظریں جمائے کھڑا تھا اور معنی خیزی سے اُسے ہی سُنا رہا تھا۔اُن دونوں نے حیرت سے آواز کی سمت دیکھا۔

"ابے ہمیں تمیز سکھائے گا؟"جوجو نے آگے بڑھ کر اُسکا گریبان پکڑ لیا تھا۔

"چار سال ہو گئے ہمیں یہاں۔آج تک کسی نے زبان نہیں کھولی ہمارے سامنے اور تُو۔"تیمور پیچھے کھڑا غرایا تھا۔

"معاف کر دیں بھائی۔سوری بھائی۔ہم اِسے ابھی لے جاتے ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُسکے اردگرد بیٹھے لڑکے عاجزی سے بولے تو تیمور کے اشارے پر جوجو نے اُنہیں چھوڑ دیا تھا۔زبردستی کی جیت ہوتی ہے۔وہ سارے مڑ مڑ کر سارہ کو دیکھتے حمزہ کو زبردستی لے کر نکل گئے تھے۔اب صرف لڑکیاں رہ گئی تھیں۔

"تو کسے چاہیے سرور؟"جیب سے مخصوص قسم کے سگریٹ برآمد کر کے اُنکے سامنے لہراتا تیمور سب سے پوچھ رہا تھا پر نظریں سارہ پر تھیں۔

"ابھی تو بڑے مزے ہو رہے تھے۔ہم ایکسٹرا مزا دینے آئے ہیں تو کسی کو نہیں چاہیے۔"مصنوعی افسوس سے بولتا وہ اُن سب لڑکیوں کو زہر لگ رہا تھا۔

"یار جوجو تجھے کیا لگتا ہے سب سے زیادہ مزے کون لے رہی تھی؟"تھوڑی کھجاتے تیمور نے پوچھا۔

"جس کی تالیوں کی آواز سب سے تیز تھی۔"جوجو نے جھٹ کہا۔سارہ کے دِل کی دھڑکن خطرناک حد تک بڑھی۔وہی سب سے زیادہ جوش سے تالیاں پیٹ رہی تھی۔

"تم سب میں سے کس کی تالی کی آواز تیز تھی؟"تیمور اُنہی سے پوچھ رہا تھا۔ہجوم میں بالکل خاموشی تھی۔اُنکے فیلوز جو ابھی گئے تھے دور کھڑے سارا تماشا دیکھ رہے تھے۔کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ جا کر تیمور چودھری کو روکتا۔

"تُجھے پتا ہے جوجو؟"اُس نے جوجو سے پوچھا۔وہ تیمور کی ساری چالاکی سمجھتا تھا اور اُسے اِسی میں مزہ آ رہا تھا۔اُس نے فوراً سارہ کی طرف اشارہ کیا۔سارہ کو یقین تھا کہ اگر وہ تالیاں نہ بھی بجا رہی ہوتی تب بھی وہ اُسے ہی بیچ میں لاتے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ارے یہ۔" تیمور نے اُسکی طرف اشارہ کرتے حیرت سے پوچھا۔عریشہ سارہ کو ٹھوکے مار رہی تھی۔اُسی دَم سارہ نے بھی سر اٹھایا اور اُسکا اشارہ اپنی طرف دیکھ کر اُسکے اوسان خطا ہوئے۔

"نہ بابا نہ۔سیم نے دیکھ لیا تو غصے سے پاگل ہو جائے گا۔۔" تیمور نے ڈرنے کی اداکاری کی تھی۔ہمیشہ کی طرح جوجو کی بتیسی باہر نکل آئی تھی۔سارہ کو احساس تھا کہ عاصم اگر ہوتا تو وہ کبھی یہ حرکت نہ کرتے۔

"ایک کام کرو۔تم رکھ لو۔ہاسٹل جا کر اِسکو دے دینا۔"

تیمور نے آگے بڑھ کر وہ سگریٹ عریشہ کی طرف بڑھائے۔اُنکی عجیب سی بُو نے عریشہ کو سانس روکنے پر مجبور کیا۔ ہاتھ بڑھانا تو دور وہ اُسکی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔قہقہہ لگاتا جوجو بالکل سارہ کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔سارہ بری طرح خوفزدہ تھی۔آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔

"پکڑ بھی لو اب۔یہ میڈم تو ابھی نہیں لے گی۔ڈرتی ہے نا کہیں ایمیج پھر سے خراب نہ ہو جائے۔ہاسٹل میں لے لے گی۔"اُس نے پھر سے عریشہ کی طرف بڑھایا۔طنز اُسکا سارہ کے لیے تھا۔اُسکی بات پر سارہ کو مزید رونا آیا جبکہ وہ دونوں خباثت سے ہنسنے لگے تھے۔

"یہ لو رکھو رکھو۔"اُس نے کھڑے کھڑے عریشہ کی گود میں پھینک دیے۔عریشہ ہمت کر کے اُنہیں اپنی گود سے اٹھا کر دور پھینکنے لگی تھی جب اُسکے ہاتھ لگانے پر وہ داد دینے والے انداز میں بولا۔

"آئے، یہ ہوئی نا بات۔"

اِس سے پہلے کہ وہ اُنہی کے سامنے پھینکتی بالاج وہاں آ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہ کیا بے غیرتی ہے۔"وہ اُن دونوں کی حرکت اور مقصد سمجھ کر غرایا تھا۔

"ابے یار آج سیم نے اینٹری نہیں ماری تو تُو آ گیا۔"جوجو نے بدمزہ ہو کر کہا۔

"سالو کبھی تو انجوائے کرنے دیا کرو۔"

تیمور بھی ناگواری سے بولا تو بالاج نے سختی سے اُسکا بازو دبوچ لیا۔وہ اُسے اپنے ساتھ کھینچنے لگا تھا۔دیکھتے ہی دیکھتے اُنکی ہاتھا پائی شروع ہو گئی تھی۔اُنکے گروپ کے باقی لڑکوں نے آکر اُنہیں الگ کیا اور بحث کرتے کرتے وہ باہر نکل گئے۔سارہ گم صم بیٹھی رہ گئی۔اُسے اُن دو لڑکوں سے اچھے کی امید نہیں تھی۔اُسکا دِل کہتا تھا کہ وہ اب اُسکا پیچھا کبھی نہیں چھوڑنے والے۔اُسکے فیلوز نے اُسے تسلی دینے کی بہت کوشش کی مگر وہ نارمل نہیں ہو سکی تھی۔بون فائر کا سارا مزہ خراب ہو گیا تھا۔عوام آہستہ آہستہ وہاں سے بکھر گئی تھی۔ایک وہی تھی جو وہاں بیٹھی رہ گئی اور اُس کی دو سہیلیاں ثمن اور عریشہ۔اُنکے گٹار والے فیلو، حمزہ کو سارہ سے الگ ہی قسم کی ہمدردی تھی۔تیمور کے سامنے بھی وہی بولا تھا اب بھی اُسے سارہ کی فکر تھی پر اُسکی یہ ہمدردی عاصم کے خیال سے ختم ہو جاتی تھی۔وہ لڑکا تھا اور عاصم کا سارہ کے اردگرد کے ماحول کا حصہ رہنا، اُسکے آس پاس کسی نہ کسی بہانے سے رہنا وہ اچھے سے محسوس کر سکتا تھا۔وہ سارہ کو تسلی دینے گیا مگر اُس نے کچھ نہیں سُنا تھا۔اُسکی سہیلیوں نے کہا وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تو وہ اپنا گٹار لیے مایوسی سے چلا گیا۔پارکنگ میں کھڑی اپنی گاڑی میں گٹار رکھ کر وہ واپس یونی کے اندر آ رہا تھا جب اُسے عاصم دکھائی دیا۔وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا وہ اُسکے قریب گیا تو معلوم ہوا کہ وہ گاڑی میں بیٹھا کسی سے ویڈیو کال پر بات کر رہا تھا۔اُس نے کھڑکی کا شیشہ بجا کر اُسے متوجہ کیا۔کنزیٰ سے بات کرتے عاصم نے سارہ کے کلاس فیلو کو باہر دیکھا تو کنزیٰ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سے بعد میں رابطہ کرنے کا کہہ کر باہر نکل آیا۔حمزہ نے چھوٹتے ہی عاصم کو ساری خبر دی جس کی ہیڈلائین یہ تھی کہ سارہ رو رہی تھی۔اُسے سخت طیش آئی تو یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بھاگا چلا گیا۔

"سارہ کیا ہوا؟"

وہ اب تک وہیں بیٹھی تھی جہاں عاصم چھوڑ کر گیا تھا۔اُس نے سر اٹھا کر عاصم کو دیکھا۔آنکھوں میں نمی چمکنے لگی تھی۔

"تمہارے فیلو نے مجھے بتایا کہ وہ جوجو اور ٹونی۔۔۔"اُس نے حمزہ کی طرف اشارہ کیا جو اُسکے پیچھے ہی چلا آیا تھا۔اُسکی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"سارہ اُس نے کہا کیا ہے؟ مجھے بتاؤ تو؟"وہ اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اُس کے جھکے سر کو دیکھتے پوچھ رہا تھا۔

"وہ کبھی میری پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔کبھی نہیں۔"

اُس نے روتے ہوئے بتایا۔حمزہ دیکھ رہا تھا کہ وہ جو اُس وقت کسی کی نہیں سُن رہی تھی عاصم کی سُن بھی رہی تھی اور اُس کے سامنے اپنے خدشات کا اظہار بھی کر رہی تھی۔عریشہ اور ثمن کو اُسکے لیے دکھ ہو رہا تھا۔

"وہ ہمیشہ مجھ سے بدتمیزی کرتے ہیں۔آپ کی اُن سے دوستی مجھے نقصان پہنچائے جا رہی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُس نے شکوہ کناں نظر اُس پر ڈالی۔عاصم کو اُن پر شدید غصہ آیا تھا جو ہر دوسرے دِن اُسے ایسے ہی پریشان کرنے لگے تھے۔مشکل سے تو وہ بالاج کے گھر سے آنے کے بعد کچھ نارمل ہوئی تھی اور اب پھر سے یہ سب۔

"میں دیکھ لیتا ہوں اُنہیں۔"وہ غصے سے اٹھا تھا۔

"عاصم بھائی وہ سب چلے گئے ہیں۔"حمزہ نے فوراً بتایا۔

"کہاں؟"

"اُنکا بالاج سے جھگڑا ہوا ہے۔ہاتھا پائی تک بات پہنچ گئی تھی۔پھر وہ سب یونی سے نکل گئے تھے۔"اُس نے مزید بتایا۔اُسکے بتانے پر عاصم نے شکر کیا کہ بالاج یہاں موجود تھا۔

"آپ اُنہیں چھوڑیں۔سارہ کو دیکھیں۔وہ کافی ڈسٹرب لگ رہی ہے۔"

حمزہ نے اُسے کسی سوچ میں گم دیکھ کر کہا۔عاصم چونک کر متوجہ ہوا۔اُسکے چہرے پر سارہ کے لیے پریشانی اور ہر انداز میں اُسکی فکر دیکھ کر اُسے کچھ الگ سا احساس ہوا۔

"تمہیں سارہ کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں اُسکا بہت اچھے سے خیال رکھ سکتا ہوں۔"اُس نے حمزہ کے قریب کچھ آہستہ مگر سخت آواز میں کہا۔اُس کے انداز میں وارننگ تھی جِسے حمزہ نے محسوس کیا تھا۔حمزہ کے چہرے کا رنگ بدلا تھا پھر وہ سنجیدگی سے بولا۔

"اوکے لیٹس سی۔"وہ تیزی سے وہاں سے چلا گیا تھا۔عاصم اُسکی پشت تکتا رہ گیا۔اُسے لگا تھا جیسے وہ اُسے چیلنج کر کے گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اچھا سارہ تم تو رونا بند کرو۔"

سارہ کی مسلسل رونے کی آواز پر وہ پریشانی سے اُسکی طرف لپکا۔عریشہ اور ثمن اُسے چپ کروانے میں مصروف تھیں۔

"بلکہ تم چلو میرے ساتھ۔ٹونی اور جوجو کو تو میں ٹھیک کر لوں گا ابھی تم اٹھو شاباش۔تمہارا موڈ ٹھیک کرتے ہیں۔"

اُس نے سارہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے بڑے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"نہیں۔ہاسٹل واپس جانے کا ٹائم ہو گیا ہے۔"

وہ سرعت سے پیچھے کو کھسکی جیسے وہ اُسے کھینچ کر لے جائے گا۔عریشہ دِل ہی دِل میں سارہ کے لیے رشک محسوس کرتی تھی کہ عاصم اُس سے کتنی محبت کرتا تھا جبکہ ثمن کُھلے عام اظہار بھی کرتی تھی اور سارہ کے دِل میں اُسکے لیے نرمی پیدا کرنے کی بھی کوشش کرتی تھی۔اب بھی وہ ایسی ہی ایک کوشش کرنے کے لیے جھٹ بولی۔

"نہیں عاصم بھائی آپ لے جائیں اِسے۔ہاسٹل سے تو ہمیں گیارہ بجے تک کا آف دیا گیا ہے۔"

عریشہ نے زور و شور سے سر ہلایا جبکہ سارہ نے تڑپ کر اُسے دیکھا جس نے اُسے پھنسا دیا تھا۔اب اُنکے کہنے کے بعد تو عاصم بالکل بھی اُسکا پیچھا نہیں چھوڑنے والا تھا۔

"یہ تو بہترین ہو گیا۔گیارہ بجے سے پہلے چھوڑ دوں گا سارہ۔چلو آ جاؤ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُس نے پھر سے کہا۔ہاتھ ہنوز اُسکی طرف بڑھا ہوا تھا۔ثمن نے خود اُسکا ہاتھ پکڑ کر عاصم کے ہاتھ پہ رکھ دیا جِسے عاصم نے ایک لمحے کی بھی دیر کیے بغیر مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔سارہ نے بڑی خونخوار نظروں سے ثمن کو گھورا۔عاصم مسکرا کر رہ گیا جبکہ ثمن نے کندھے اچکا دیے۔اِس سے پہلے کہ وہ اپنی نظروں سے ہی ثمن کا خون کر دیتی عاصم نے اُسے اٹھا دیا اور اپنے ساتھ لے جانے لگا۔پارکنگ میں اپنی گاڑی کے پاس پہنچ کر اُس نے سارہ کا ہاتھ چھوڑا۔وہ باقاعدہ عاصم کو ناک چڑھاتے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔عاصم اُسکی ناراضگی پر مسکرا کر رہ گیا۔اُسکی طرف کا دروازہ بند کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ رہا جب کسی کی نگاہوں کے حصار نے اُسے یہاں وہاں دیکھنے پر مجبور کیا۔وہ حمزہ تھا۔اپنی گاڑی کے بونٹ پر پالتی مارے ہاتھ میں گٹار لیے بیٹھا وہ بڑے دھڑلے سے اندر بیٹھی سارہ کو ونڈ سکرین سے دیکھ رہا تھا جبکہ انگلیاں بڑی مہارت سے گٹار کی تاروں کو چھو رہی تھیں۔اُسے بری طرح طیش چڑھی۔

"ہنہہ دیکھنے کا اختیار رکھتے ہو تو دیکھ لو۔دور بیٹھ کر بس دیکھ ہی تو سکتے ہو۔قریب سے دیکھنے کا اور ساتھ لے جانے کا اختیار تو بس میرے پاس ہے۔کیونکہ وہ صرف میری ہے۔"

اُسکے پاس جا کر اُس نے بڑے تمسخر اور یقین سے کہا۔کون جانتا تھا کہ اصل وقت آنے پر اختیار کس کا ہو گا؟ کون جانتا تھا کہ بہت جلد عاصم کا یہ یقین ٹوٹنے والا تھا۔

"ٹھیک کہا آپ نے۔دیکھ تو سکتا ہی ہوں۔دیکھنے کا اختیار تو نہیں چھین سکتا کوئی مجھ سے۔"حمزہ نے بغیر گٹار بجاتی انگلیاں روکے، بغیر سارہ پر سے نظر ہٹائے کہا تھا۔اپنے غصے پر قابو نہ پاتے عاصم نے ایک زبردست مکہ اُسکی ناک پر جڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سالے وہ عاصم زوار کی پراپرٹی ہے۔سمجھا؟"

وہ غرایا تھا۔اُسکا یہ انداز بالکل اُسکے دوست تیمور چودھری جیسا تھا۔اُسکے زبردست مکے نے حمزہ کی تمام سرگرمیاں روک دی تھیں۔ناک پر ہاتھ رکھے اُس نے ٹھہری ہوئی نگاہ سے عاصم کو دیکھا جس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

"پراپرٹی کا مطلب سمجھتے ہیں؟ کچھ ایسا جو خریدا اور بیچا جا سکے۔اور لڑکیاں کبھی اُنکی نہیں ہوتیں جو اُنہیں پراپرٹی سمجھتے ہیں۔"

اُس نے مکے کے بدلے میں کوئی جوابی کارروائی نہیں کی تھی مگر جو سنجیدگی سے بولا تھا وہی عاصم کے منہ پر طمانچے کی طرح لگا تھا۔عاصم کو اور غصہ آیا تھا اور اِس سے پہلے کہ مزید ہاتھ اٹھاتا، وہ گاڑی سے نکل کر دوڑی دوڑی اُنکی طرف چلی آئی۔ونڈ سکرین سے وہ عاصم کی حرکت دیکھ چکی تھی۔

"آپ نے اگر یہی سب تماشا کرنا تھا مجھے ساتھ لا کر تو مجھے واپس ہی چھوڑ آئیں۔"وہ سرد انداز میں بولی۔عاصم کا اگلا پنچ اُسکی آواز سُن کر وہیں رُک گیا تھا۔

"آئیم سو سوری حمزہ۔میں عاصم کی طرف سے تم سے معذرت کرتی ہوں اصل میں اپنے گھٹیا دوستوں کی وجہ سے اِنکو بھی عادت پڑ گئی ہے یہ سب کرنے کی۔تم پلیز غصہ مت ہونا میں اِنکے بھائی کو شکایت کروں گی اِس سب کی۔"

اُس نے بڑی نرمی سے حمزہ کو مخاطب کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"جیسے تم کہو سارہ۔"وہ سارہ کے ساتھ اِتنی ہی تابعداری سے پیش آتا تھا۔عاصم پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

"چلو سارہ۔"اُس نے خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھا کر اُس سے کہا اور اُسے لے گیا۔

"سخت زہر لگتی ہے مجھے آپکی یہ غنڈہ گردی۔عجیب انسان ہیں آپ۔جو کچھ آپ کررہے ہیں نا واصف بھائی کو بتاؤں گی۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے اپنے ساتھ چلتے عاصم سے کہہ رہی تھی۔حمزہ نے بھی سُنا تھا جو دھمکی اُس نے دی تھی۔ گاڑی سٹارٹ کرتے اُسکی نظر بے ساختہ حمزہ کی گاڑی کی طرف اٹھی جو اب بھی ڈھیٹوں کی طرح اُسی طرف دیکھ رہا تھا۔اور اب کی بار ایک لمحے کی بھی تاخیر کیے بنا وہ گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔

"آپ ہمیشہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟"وہ چِڑ کر پوچھ بیٹھی تھی۔اُسکا اشارہ اپنے ساتھ ہمیشہ ہونے والی زبردستی کے علاوہ ابھی والی مار پیٹ پر بھی تھا۔

"میں جو کرتا ہوں تمہارے لیے کرتا ہوں۔"اُس نے بڑی چاہت سے جواب دیا۔

"مجھے لگتا ہے یہ آپ کی زندگی کا اصول ہے کہ صرف جھوٹ بولنا ہے۔"اُس نے کڑھ کر کہا۔عاصم مسکرا کر رہ گیا۔ایک نظر اُسے دیکھا جو گلابی جوڑے میں بڑی حسین لگ رہی تھی۔ہم رنگ دوپٹہ بڑے سلیقے سے سر پر اوڑھا ہوا تھا۔اور اُس سے الجھنے کے بعد اِس وقت اپنے ہاتھ میں پہنی چوڑیوں سے الجھ رہی تھی۔

"اچھی لگ رہی ہو۔"اُس نے دِل سے تعریف کی تھی۔وہ تعریف پر چونکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تھینکس۔"بڑے احسان کرنے والے انداز میں اُس نے کہا تھا۔

"ویسے اصولاً تو تمہیں اِس بات پر غصہ کرنا چاہیے تھا۔"شرارت سے مسکراتے اُس نے اعتراض کیا تھا۔

"کیوں؟"وہ ناسمجھی سے بولی تھی۔

"خود ہی تو ابھی تم نے کہا کہ صرف جھوٹ بولنا میری زندگی کا اصول ہے۔اِس حساب سے تمہاری تعریف بھی جھوٹی ہی کی ہو گی میں نے۔"شرارت سے بائیں آنکھ دباتے اُس نے کہا۔سمجھ آنے پر وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔

"یو ناؤ واٹ؟"

"آپ صرف جھوٹے نہیں ہیں۔بدتمیز اور چالاک بھی ہیں۔"اُس نے دانت پیستے کہا تھا۔

"میری شان میں کہنے کو اور کوئی لفظ رہ تو نہیں گیا؟"عاصم نے بڑی تابعداری سے پوچھا۔

"جی بہت کچھ رہتا ہے جِسے سُن کر لازماً آپکی شان میں گستاخی ہو جائے گی۔لیکن میرا آج آپ سے سر کھپانے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔"اُس نے جیسے عاصم پر احسان کیا تھا۔

"اوہ شکر ہے۔اللہ ہمیشہ تمہیں ایسے ہی موڈ میں رکھے۔آمین۔"

اُس نے اُسے سنانے کو باقاعدہ اونچی آواز میں کہا اُسکے تپانے پر وہ اندر تک جھلسی تھی مگر ظاہر کیے بغیر کھڑکی سے باہر گزرتے مناظر دیکھنے لگی۔اُسکا موڈ پہلے کم خراب تھا اب عاصم کے ساتھ آنے پر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

زیادہ ہو گیا تھا۔ہاں ایک فائدہ ضرور ہوا تھا کہ اُسکے دوستوں کی بدتمیزی کا خیال نکل گیا تھا۔کچھ دیر مزید ڈرائیو کے بعد اُس نے ایک جگہ گاڑی آہستہ کر لی تھی۔

"کچھ کھاؤ پیو گی؟"اُس نے خاصے دوستانہ انداز میں پوچھا۔

"نو تھینکس۔"ناک چڑھاتے اُس نے کھٹاک سے انکار کیا تھا۔

"بات بات پر تھینکس کر رہی ہو۔لگتا ہے آج موڈ کچھ زیادہ ہی اچھا ہے۔"

شرارت سے بائیں آنکھ دباتے اُس نے کہا۔وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی مگر اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"آ جاؤ تمہیں آئسکریم کِھلاتا ہوں۔"

ایک آئسکریم پارلر کے سامنے گاڑی پارک کرتے اُس نے کہا اور نکل گیا۔سارہ بھی باہر نکلی دروازہ بند کیا تو دوپٹہ اُسی میں پھنس گیا جبکہ گاڑی لاک ہو چکی تھی۔اُس نے دوپٹہ کھینچنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی تھی۔عاصم کو دیکھا تو وہ بغیر پیچھے دیکھے بڑے مگن انداز میں آگے چلا جا رہا تھا۔کچھ دیر بعد اُسے اکیلے چلنے کا احساس ہوا تو حیرت سے پلٹا۔

"کیا ہوا؟ آؤ بھی۔"اُسے وہیں گاڑی کے پاس کھڑے دیکھ کر وہ کافی آگے سے واپس آیا تھا۔

"ساتھ لے ہی آئے ہیں تو کچھ خبر بھی رکھ لیں۔آگے ہی آگے چلے جا رہے ہیں۔بندہ پیچھے مڑ کر کسی مصیبت زدہ کو بھی دیکھ لیتا ہے۔"ماتھے پر اَنگنت شکنیں لائے اُس نے چڑ کر کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مصیبت زدہ کہاں تم تو آتش زدہ لگتی ہو۔ہر وقت جلی اور بُھنی ہوئی۔"اُسکا موڈ صرف اُسے ستانے کا تھا۔وہ زبردست بھڑک گئی تھی۔

"مائنڈ یُو مسٹر! "انگلی اٹھا کر دانت پیستے وہ غرائی۔

"نیور مائنڈ، مائے لیڈی۔"اُسکے پُرسکون چہرے پر تپا دینے والی مسکراہٹ تھی۔اور اِس دفعہ وہ واقعی جل بُھن کر رہ گئی تھی۔

"افففف۔"اُس کے ساتھ بحث کرنے پر وہ خود کو کوس کر رہ گئی کہ اِس انسان کے ساتھ وہ کبھی جیت نہیں سکتی تھی۔

"دوپٹہ دروازے میں پھنس گیا ہے میرا۔نکالیں اِسے۔"

اُس نے خود کو نارمل کرتے اُسے بتایا۔عاصم تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔اِس لڑکی سے کبھی سیدھا کام نہیں ہو سکتا تھا۔اُس نے گاڑی کھول کر اُسکا دوپٹہ آزاد کروایا اور پھر دونوں ایک ساتھ آئسکریم پارلر میں داخل ہوئے تھے۔سارہ نے بڑے شوق سے آئسکریم کھائی تھی۔عاصم کے لیے یہی بہت تھا۔گیارہ بجنے میں اب بھی کچھ وقت تھا تو واپسی پر وہ سیدھا ہاسٹل جانے کی بجائے اُسے کچھ دیر کے لیے قریبی پارک میں لے آیا تھا۔اُس نے پارک میں جانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔عاصم کندھے اچکا گیا۔وہ وہیں پارک کے سامنے گاڑی روک کر باہر نکل گیا تھا۔موسم بہت اچھا ہو رہا۔آسمان پر بادل بھی تھے اور ٹھنڈی ہوا نے موسم کو اور خوبصورت بنا دیا تھا۔سارہ بھی باہر نکل آئی تھی۔گاڑی کے بونٹ سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ٹیک لگائے وہ منہ میں سگریٹ دبائے کھڑا تھا جبکہ ہاتھ میں لائٹر تھا جس کا شعلہ سگریٹ کو بس جلانے والا تھا۔

"یہ کیا کرنے لگے ہیں آپ؟"اُس نے ناگواری سے پوچھا۔

"سگریٹ لگانے لگا ہوں۔"سگریٹ جلاتے اُس نے بھرپور لاپرواہی سے جواب دیا تھا۔

"اوہ اچھا سمجھ گیا۔"اُسکی شرارتی رَگ ایک دم پھڑکی اور اُس نے منہ سے نکال کر اُسکی طرف بڑھایا۔

"تم نے کہا تھا آج تمہارا موڈ اچھا ہے۔تو یہ لو تم بھی سوٹا لگا لو۔"

"واٹ دا ہیل۔"درشتی سے اُسکا ہاتھ جھٹکتے وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی۔سگریٹ عاصم کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر چکا تھا۔

"پاگل تو نہیں ہو گئے آپ۔"وہ دبا دبا چلائی تھی۔

"آپکے آوارہ دوستوں کی طرح آپکے دماغ میں بھی شیطانیت ہی بھری ہے۔"اُسکے دماغ میں کچھ دیر پہلے والی اُسکے دوستوں کی حرکت گھومنے لگی تھی۔

"پھینکیں اِسے ابھی کے ابھی۔پھینکیں۔"

اُس نے جھپٹ کر اُسکے ساتھ سے سگریٹ کی ڈبیہ اور لائٹر لیا اور کچھ دور اچھال دیا۔عاصم تو اُسکے شدید ردعمل پر حیران رہ گیا تھا۔

"میں بس مذاق کر رہا تھا سارہ۔"اُس نے بے بسی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یہ مذاق تھا؟ ہنہہ پھر تو آپ یہ بھی کہہ دیں گے کہ یونی میں آپکے دوستوں نے جو کیا وہ بھی مذاق تھا۔"وہ چلائی تھی۔عاصم کو زبردست چُپ لگی۔

"میں واقعی مذاق کر رہا تھا سارہ۔تم زرا زرا بات پر اوَور ری ایکٹ کیوں کرتی ہو؟"اُس نے عاجزی سے پوچھا۔

"آپکے لیے ہر چیز ہی مذاق ہے۔میں ایسے شخص کو اپنے ساتھ بالکل برداشت نہیں کر سکتی جس کی کمپنی انتہائی گھٹیا اور تھرڈ کلاس ہو، جِسے اپنے اچھے بُرے کی پہچان نہ ہو اور جس کے لیے دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی بھی مذاق ہو۔خدا کے لیے میرا پیچھا چھوڑ دیں۔"وہ بغیر کوئی لحاظ کیے بولتی چلی گئی تھی۔عاصم سے اپنی زرا سی شرارت پر اُسکی اِتنی بدتمیزی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"میرے بھائی نے اگر مجھے یہاں نہ پھنسایا ہوتا تو میں آپکی اور آپکے دوستوں کی بدتمیزیوں کو کبھی برداشت نہ کرتی۔"یہ بولتے ہوئے وہ رونے کے قریب تھی۔عاصم سرخ آنکھوں سے اُسے گھورتا رہا۔

"ہر وقت دھونس، زبردستی اور بدتمیزی۔اِس کے علاوہ تو کچھ آتا ہی نہیں ہے آپ کو۔"

اُس نے بدلحاظی سے کہا۔اور یہاں عاصم کی بس ہو گئی تھی۔وہ اُسکا موڈ بہتر کرنے کے کوششیں کر رہا تھا اور وہ تھی کہ ہمیشہ کی طرح اُس پر چڑھائی کر رہی تھی۔ہمیشہ کی طرح اُسکی ہمدردی اُسکے گلے ڈال رہی تھی۔آج اُسکے دِل کو سخت ٹھیس پہنچی تھی۔سارہ کبھی تو اُسکی محبت پر یقین کرے گی، کبھی تو اُس پر یقین کرے گی۔یہ خیالات آج اُسکا مذاق اڑاتے محسوس ہوئے تھے۔اُس نے جبڑے کستے، مٹھیاں بھینچ کر خود پر قابو پانے کی کوشش کی ورنہ اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ سارہ کو اِتنی بدتمیزی پر اچھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سبق سکھاتا۔اُسے کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر اُس نے درشتی سے اُسکا بازو پکڑا اور جا کر اُسے فرنٹ سیٹ پر پٹخ دیا۔گاڑی اُس نے لاک کر دی تھی۔سارہ نے جب اُسے ڈرائیونگ سیٹ پر آنے کی بجائے باہر چکر لگاتے دیکھا تو پریشان ہو گئی تھی۔جانے اب وہ کیا کرنے لگا تھا؟ اُس نے اُسے موبائل کی فلیش لائٹ چلا کر سڑک پر کچھ تلاش کرتے دیکھا۔اُسے سمجھنے میں ایک لمحہ نہیں لگا تھا کہ وہ کیا تلاش کر رہا تھا۔کچھ دور گرا اپنا لائٹر اور سگریٹ کی ڈبیہ اٹھا کر وہ پارک کے باہر لگے بینچ پر بیٹھ گیا تھا۔ہوا پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی تھی اور اِس تیز ہوا میں وہ اُسے لائٹر کے جلتے بجھتے شعلے سے سگریٹ سلگاتے دیکھ رہی تھی۔وہ وہیں مگن سا بیٹھ گیا تھا۔شاید سگریٹ سے اپنا غصہ جلانے کی کوشش کر رہا تھا۔اُس نے گاڑی کا دروازہ پیٹنا شروع کیا مگر عاصم نے اُس طرف دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔تھک ہار کر وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی تھی۔انتظار طویل ہو گیا وہ سگریٹ پر سگریٹ جلا رہا تھا۔اچانک اُسے اپنے موبائل کا خیال آیا۔ڈیش بورڈ پر رکھے اپنے بیگ سے موبائل نکالا اور وقت دیکھ کر اُس کا سر چکرا گیا۔پونے گیارہ ہو رہے تھے اُسے وقت پر ہاسٹل پہنچنا تھا ورنہ وہ وہاں کیا جواب دیتی؟ یہ سوچ کر ہی اُسکی آنکھیں نیر بہانے لگی تھیں۔باہر موسم خراب ہو رہا تھا۔اُس نے آنکھیں صاف کرتے عاصم کے نمبر پر کال ملائی۔وِنڈ سکرین سے وہ سامنے بینچ پر بیٹھے عاصم کو دیکھ سکتی تھی۔کال آنے پر اُس نے ایک نظر موبائل پر ڈالی اور پھر دوسری نظر سارہ پر ڈال کر چہرہ پھیر گیا۔تین چار دفعہ کال چلی گئی تھی اُسکے بعد اُس نے اپنا فون بند کر دیا۔سارہ کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔گھڑی پر گیارہ کا ہندسہ بس آنے ہی والا تھا۔اُس نے ایک دفعہ پھر دروازہ بجانا شروع کیا مگر وہ بالکل اُسکی طرف دھیان نہیں دے رہا تھا۔اُسی دوران بارش بھی شروع ہو گئی۔سارہ کے لیے یہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

خوفزدہ صورتحال تھی۔ایسے موسم میں اُسکا وقت پر ہاسٹل نہ پہنچنا جبکہ ایسا موسم دیکھ کر دوسری لڑکیاں وقت سے پہلے ہاسٹل پہنچ گئی ہوں گی۔اور کچھ اُسکے بس میں نہیں تھا تو وہ زار زار رونے لگی۔بینچ پر بیٹھا عاصم لاپرواہی سے جل تھل ایک کرتی بارش میں بھیگ رہا تھا اور یہاں سارہ کی آنکھیں جھل تھل ہو رہی تھی۔دونوں ٹانگیں سیٹ پر کیے گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی وہ رو رو کر بھی تھک چکی تھی جب گاڑی کا دروازہ کُھلنے کی آواز آئی۔وہ بجلی کی سی تیزی سے سیدھی ہوئی اور اُس بری طرح بھیگے وجود کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے دیکھ کر چلا اٹھی تھی۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے آپکا؟ بارہ سے اوپر وقت ہو گیا ہے اور آپکی وجہ سے اب ہاسٹل میں اینٹری۔۔"

"جَسٹ کیپ یور ماؤتھ شَٹ! "وہ اُس سے بھی زیادہ تیز آواز میں چلایا تھا۔سارہ سہم کر خاموش ہو گئی۔

"میں نے بہت مشکل سے خود کو سمجھایا ہے کہ میں یہاں اکیلا موجود ہوں۔اِس لیے اب اگر ایک لفظ بھی اور کہا تو گاڑی سے باہر پھینک دوں گا۔"

اُس نے اپنی سُرخ ہوتی آنکھیں اُس پر گاڑے بے حد سخت اور سرد انداز میں کہا۔سارہ تو اُسکی آنکھیں دیکھ کر ہی خوفزدہ ہو گئی تھی۔وہ بہت ریش ڈرائیونگ کر رہا جبکہ سارہ بالکل خاموشی بیٹھی رہی۔ہاسٹل تک کا راستہ طے ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا کیونکہ اُس نے اِتنی تیز برستی بارش میں بھی گاڑی کی رفتار پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا تھا۔گاڑی ہاسٹل کے سامنے رُکی تو وہ اُسکے اترنے کا انتظار کرنے لگا۔مگر وارڈن کو اِتنی دیر سے لوٹنے کا جواب دینا، گھر شکایت چلے جانا، ہاسٹل میں اپنے نام کا یہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

قصہ مشہور ہوتے سوچنا اور جانے کیا کیا خدشات تھے کہ وہ اب وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔اُسے بھی نہیں کہہ پا رہی تھی۔

"چلو نکلو گاڑی سے۔جلدی کرو۔"

عاصم نے درشتی سے کہا۔سارہ کو یقین تھا کہ عنقریب وہ اُس کو دھکے مار کر نکال باہر کرے گا اور اُسے یہیں تن تنہا چھوڑے گاڑی بھگا لے جائے گا۔گاڑی سے اترنا تو دور وہ گاڑی کا دروازہ بھی نہیں کھول رہی تھی۔بے بسی اور خوف کے زیرِاثر وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔غصے کی ایک شدید لہر اٹھی اور عاصم کا دماغ گھما گئی۔شدید غصے میں اُس نے ایک زوردار مکہ سٹئرنگ پر مارا۔اُس کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا۔جبکہ وہ گاڑی سے اتر گیا تھا۔دروازہ اِس زور سے بند ہوا کہ اُسکے ٹوٹ جانے کا خدشہ تھا۔اور چند لمحوں بعد اُسے اپنی طرف کا دروازہ کُھلنے کی آواز آئی تھی۔وہ جانتی تھی کہ اب وہ اُسے گھسیٹ کر باہر نکالے گا اور ایسا ہی ہوا تھا۔اُسے وہیں چھوڑنے کی بجائے وہ اُسے اپنے ساتھ لیے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہاسٹل کی عمارت میں داخل ہوا۔سارہ اُسکے ساتھ تقریباً گھسیٹی چلی آ رہی تھی۔آنکھیں اب بھی مسلسل بہہ رہی تھیں۔

"لے جاؤ اِسے۔وارڈن پوچھے تو کہہ دینا اِسکی غیر حاضری کا جواب عاصم زوار سے ڈین کے آفس میں آ کر مانگ لیں۔"چوکیدار کے پاس اُس نے اُسکا ہاتھ چھوڑا اور بڑے رعب سے بولا۔

"آپ ٹھیک ہو عاصم بھائی؟"وہ تو عاصم کو دیکھ کر ہی حیران رہ گیا تھا۔سرخ چہرہ، خون ہوتی آنکھیں اور بھیگا وجود اُس کے لیے عاصم کی یہ حالت ناقابلِ یقین تھی۔سارہ وہیں کھڑی تھی جب بے چینی سے اپنے آفس میں ٹہلتی وارڈن باتوں کی آواز سُن کر باہر آ گئی۔وہ سارہ کا ہی انتظار کر رہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تھی۔عریشہ اور ثمن سے سختی سے پوچھنے پر اُسے پتا چلا تھا کہ سارہ کو عاصم لے کر گیا تھا جبکہ وہ جانا نہیں چاہتی تھی۔وارڈن حد درجہ پریشان تھی لیکن اُس نے کسی بھی ہیڈ کو اِس بات کی کان و کان خبر نہیں ہونے دی تھی کہ عاصم کے سورسز سے وہ سخت خوفزدہ تھی۔

"ہاں ٹھیک ہوں۔اِسے لے جاؤ جلدی۔مجھے ابھی لاہور کے لیے بھی نکلنا ہے۔"وہ اُسے جواب دے رہا تھا وارڈن کو دیکھ کر خاموش ہو گیا۔سارہ کی رو رو کر سوجھی آنکھیں دیکھ کر وارڈن کو دھڑکا سا لگا۔

"سارہ تم ٹھیک ہو نا؟"وہ لپک کر اُسکی طرف بڑھی۔اُسکا اِتنی نرمی سے اور ڈر کر پوچھنا عاصم کو تکلیف سے دو چار کر گیا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا میم۔جیسے لے کر گیا تھا ویسے ہی واپس لایا ہوں۔"اُس نے وارڈن کی سوچ پڑھ کر بڑی بیزاری سے جواب دیا تھا۔سارہ پر شرمندگی سے گھڑوں پانی پڑا تھا۔وارڈن نے ایک تیز نظر عاصم پر ڈالی۔

"میں ابھی کوئی ہنگامہ افورڈ نہیں کر سکتا۔مجھے وقت پر لاہور پہنچنا ہے۔"وارڈن کی تیز نظر کے جواب میں اُس نے فوراً کہا تھا۔

"آپ خاموشی سے اپنے روم میں چلی جائیں سارہ۔"وارڈن نے عاصم کی بجائے سارہ کو مخاطب کیا جو ایک بھیگی نظر عاصم پر ڈال کر اندر چلی گئی تھی۔

"تم اب حد سے بڑھ رہے ہو۔"وارڈن نے اُس لاپرواہ، بھیگے وجود کو دیکھ کر سختی سے کہا۔جواباً کچھ بھی کہے بغیر عاصم نے کوٹ کی اندرونی جیب سے موبائل نکالا اور ایک سائیڈ پر ہو گیا۔وارڈن کا رَنگ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ایک پل کو بدلا تھا پھر اُس نے خود کو نارمل کیا۔وہ ڈین کو ساری بات بتا رہا تھا اور اُسے وارڈن سے سفارش کرنے کا کہہ رہا تھا۔چوکیدار سہیل ٹکر ٹکر اُس منظر کو دیکھ رہا تھا۔پھر وہ موبائل وارڈن کے پاس لے آیا۔اُس نے موبائل لے کر ابھی صرف ہیلو ہی کہا تھا کہ دوسری طرف سے سپیکر پر ڈین کی سخت بیزار آواز سُنائی دی تھی۔

"جانے دیں مِس ضوبیہ۔خیر ہے بچہ ہے۔مجھے امید ہے اِس نے کوئی غلط کام نہیں کیا ہے۔اور اگر کیا بھی ہے تو وہ لڑکی اِسکی کزن ہے۔دونوں خود ہی مِل کر حل کر لیں گے اپنا مسئلہ۔"

وارڈن کو ڈین کی اِس بیہودگی پر سخت غصہ آیا۔اگر اِنہی لوگوں کی وجہ سے وہ سختی سے کام کرتی تھیں تو کبھی کبھی موقع آنے پر اِنہی لوگوں کی وجہ سے بڑے سے بڑے معاملات میں بھی اُنہیں خاموش ہونا پڑتا تھا جیسے وہ اب بھی ہو گئی تھیں۔اوکے سر کہہ کر اُس نے فون عاصم کی طرف بڑھایا اور تیز نظر اُس پر ڈال کر واک آؤٹ کر گئی۔عاصم بے بسی سے اُسکی پشت کو دیکھتا رہ گیا۔چونکا تو سہیل کی آواز پر تھا جو اُسے بڑا ہمدردانہ مشورہ دے رہا تھا۔

"اِتنی رات کو مت جاؤ لاہور۔موسم بھی خراب ہے۔بالاج بھائی کی طرف چلے جاؤ۔"

"نہیں یار۔گھر جانا ضروری ہے ورنہ بھائی سے ڈانٹ پڑے گی۔"

اُسے رہ رہ کر واصف کا خیال آ رہا تھا جو اُسے ہمیشہ رات کو دیر سے آنے پر ڈانٹتا تھا اور آج تو خاصی دیر ہو گئی تھی۔گھر تو اُسے رات کے اِس وقت بھی ہر حال میں پہنچنا تھا اور وہ چلا گیا تھا۔

***

اسلام آباد میں بارش نے جل تھل ایک کر دیا تھا۔وہ یونیورسٹی میں تیمور لوگوں سے ہاتھا پائی کے بعد کچھ دیر کے لیے کمپیوٹر شاپ چلا گیا تھا۔عاصم سے ملاقات نہیں ہو پائی تھی۔وہ کافی دیر سے گھر لوٹا تو رجاء کو کچھ دِن پہلے کی طرح صوفے پر سوتے پایا۔آخری دفعہ جب اُس نے سارہ کی اور اُسکی باتیں سُنی تھیں تب ہی سے اُسکے دِل میں رجاء کے لیے نرم گوشہ پیدا ہونے لگا تھا۔جس کی وجہ سے وہ خود سے بھی نظریں چراتا رہتا تھا۔

"رجاء؟ یہاں کیوں سو رہی ہو؟"وہ تشویش سے اُسکی طرف بڑھا اور شانہ ہلاتے اُسے جگایا۔وہ فوراً جاگ گئی تھی۔

"اب تک صبح نہیں ہوئی۔"نیند میں بولتے ہوئے اُسکی نظر رات کے پونے دو بجاتی گھڑی پر پڑی تو سویا ہوا دماغ بڑی تیزی سے جاگا تھا۔پاس بالاج کھڑا تھا۔اُسے اپنے یہاں سونے کی وجہ یاد آئی تو وہ ہڑبڑا کر فوراً کھڑی ہو گئی۔

"میں تمہارا کھانا لگا دیتی ہوں۔تم تب تک فریش ہو جاؤ۔"جلدی جلدی میں دوپٹہ لیتے وہ باورچی خانے کی طرف جانے لگی تھی۔

"میں نے کب کہا کہ مجھے کچھ کھانا ہے؟"اُس کے سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ رُک گئی تھی۔انگلیاں مسلتے وہ پلٹی تو بالاج کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔بالاج جانتا تھا نیند سے اٹھائے جانے پر وہ ہمیشہ یونہی غائب دماغ ہوتی تھی مگر آج اُسے کچھ عجیب لگ رہا تھا۔

"بوکھلائی سی کیوں لگ رہی ہو؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُس نے رجاء کے مقابل آتے پوچھا۔

"نہیں تو۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔میں پھر چلتی ہوں۔"

وہ بوکھلائی سی بولی اور بالاج کی ایکسرے کرتی نگاہوں سے گڑبڑا کر اُسکے سامنے سے ہٹ گئی۔

"تمہارا کمرہ ساتھ والا ہے۔"

وہ مشعال کے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔دروازہ بند تھا۔اُسے وہیں کھڑے انگلیاں مسلتے دیکھ کر بالاج نے کہا۔وہ سست قدموں سے اپنے کمرے کے باہر رُک گئی۔اِسکا بھی دروازہ بند تھا پر وہ مڑ کر بالاج کو دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔اپنی پشت پر وہ بالاج کی نگاہوں کی تپش محسوس کر سکتی تھی۔

"رُک کیوں گئیں؟ "اُس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"وہ مجھے یاد آیا کچن میں کافی برتن دُھلنے کے لیے پڑے ہیں۔"

اُسے بالکل صحیح وقت پر یاد آیا تھا۔شکر ادا کرتے وہ وہاں سے ہٹی اور تیزی سے بالاج کے پاس سے گزر کر باورچی خانے میں چلی گئی۔

"یہ کوئی وقت ہے برتن دھونے کا؟"بالاج اُس کے پیچھے پیچھے چلا آیا تھا۔سچ تو یہ تھا کہ اُسے رجاء کے رنگ اُڑے تاثرات نے شک میں مبتلا کر دیا تھا۔

"خالہ کہا کرتی تھیں رات کے وقت برتن وغیرہ دھو کر سونا چاہیے ورنہ شیاطین اُن برتنوں سے کھانا کھاتے ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُس نے گردن گُھما کر بڑی سنجیدگی سے بتایا۔اُسے یاد تھا کہ خالہ نے کبھی ایسا کچھ کہا ضرور تھا اور اب اُس نے اُسے اپنے الفاظ میں پیش کر دیا تھا۔

"خالی برتنوں سے کھاتے ہیں؟ سیریسلی رجاء؟"بالاج کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔اُسے رجاء سے ایسے جواب کی امید نہیں تھی۔رجاء اُسکی مذاق اڑاتی مسکراہٹ پر شرمندہ سی رُخ موڑے کھڑی ہو گئی۔

"امی نے اِتنی بچگانہ باتیں تمہیں ہی کیوں بتائی تھیں؟"وہ مسکراتے ہوئے تیز آواز میں بڑبڑایا۔رجاء جو اُسکے باہر جانے کا انتظار کر رہی تھی اُسے کیبنٹ سے کافی کا سامان نکالتے دیکھ کر بے چین ہوئی۔

"کیا ہوا؟ اب دھو کیوں نہیں رہیں برتن۔"بالاج نے اُسے رُکے دیکھ کر عام سے انداز میں پوچھا۔حالانکہ رجاء کا اُسے اُن حیران پریشان نظروں سے دیکھنا بالاج کو ٹھیک ٹھاک تشویش میں مبتلا کر گیا تھا۔

"لاؤ میں کافی بنا دوں۔میں ویسے بھی فری ہوں۔"

اُس نے آگے بڑھ کر کافی کا جار اُس سے لینا چاہا۔رات کے ایک بجے وہ اُسے اپنے **'فری'** ہونے کا بتا کر اُسے مزید پریشان کر گئی تھی۔بالاج نے بے ساختہ ہاتھ پیچھے کر لیا۔وہ جن نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا رجاء کے لیے سمجھنا کچھ مشکل نہیں تھا۔

"وہ فری ہونے سے، میرا مطلب یہ تھا کہ مجھے نیند بھی نہیں آئی ابھی۔"وہ نظریں چراتے بمشکل منمنائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

بالاج نے بڑی باریک نظر اُسکے چہرے پر ڈالی۔شاید کچھ کچھ کہانی وہ سمجھ گیا تھا۔بڑی شرافت سے اُس نے پیچھے کیا جار رجاء کو تھما دیا تھا۔یعنی وہ اُسے کافی بنانے کا کہہ رہا تھا۔وہ رجاء کے چہرے پر ڈھیروں اطمینان اترتے دیکھ سکتا جس پر اُسے صرف تشویش ہی ہوئی تھی۔وہ کچھ سوچتا فریش ہونے چلا گیا۔کچھ دیر بعد سیاہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ فریش فریش سا واپس آیا تو کافی مطمئن لگ رہا تھا۔رجاء نے اُسکی کافی اُسے تھمائی تو وہ کافی لے جانے کی بجائے وہیں ڈائننگ میز کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔کافی پیتے وہ ترچھی نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا جو چند رہ جانے والی پلیٹیں دھونے لگی تھی۔برتن ختم ہو چکے تھے جبکہ وہ اب بھی سِنک کی طرف رُخ کیے کھڑی تھی۔

"یہ تم پی لو۔"بالاج نے اُسکے قریب جا کر کہا۔

وہ چونک کر پلٹی۔بالاج پاس ہی کھڑا اُسے کافی کا مگ پکڑا رہا تھا جس میں ابھی تھوڑی کافی باقی تھی۔رجاء نے خاموشی سے تھام لی اور وہیں کھڑے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتے بالاج کے جانے کا انتظار کرنے لگی۔آخر کار کافی ختم ہو گئی مگر وہ نہیں گیا تھا بلکہ سینے پر بازو لپیٹے یک ٹک اُسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔رجاء اُسکی نظروں سے پریشان ہو رہی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ بالاج کے یوں دیکھنے کا کیا مقصد تھا۔

"چلو اب بہت ٹائم ہو گیا۔اپنے روم میں جاؤ۔"بالاج نے جانے کا کہا تو وہ گھبرا گئی تھی۔

"وہ یہ۔۔۔"اُس نے خالی مگ بالاج کو دکھایا جس کا مطلب وہ فوراً سمجھ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اوہ ہاں یہ آخری مگ رہ گیا ہے۔اِسے بھی دھو لو۔کہیں ایسا نہ ہو شیاطین رات بھر اِس میں کافی انجوائے کرتے رہیں۔"مسکراہٹ دباتے اُس نے کہا تھا۔رجاء اُسکی شرارت پر کچھ نہیں کہہ سکی تھی بلکہ ٹینشن کی وجہ سے آج تو وہ اُسکے اِس الگ سے انداز پر بھی غور نہیں کر سکی تھی۔چند سیکنڈ میں وہ مگ بھی دھل چکا تھا۔رجاء کی فکر میں مزید اضافہ ہوا۔اُس نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا کیونکہ جانتی تھی وہ ابھی بھی وہیں موجود تھا۔

"اب؟"وہ پیچھے سے بولا۔رجاء پلٹی تھی۔وہ بڑی سنجیدگی سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"سٹینڈ سے صاف برتن اُتار کر اُنہیں دھونے لگو کہ کسی طرح میں یہاں سے چلا جاؤں۔"

اُس نے متانت سے کہا۔یعنی وہ جان گیا تھا کہ رجاء اُسے یہاں سے بھیجنا چاہ رہی تھی۔وہ خفت زدہ تھی مگر خاموش رہی۔کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔جبکہ بالاج اُسکے یوں خاموشی سے ہتھیار ڈال دینے پر تھکی ہوئی سانس خارج کرتا اُس کے بالکل مقابل آ کھڑا ہوا تھا۔

"تم مجھے پہلے ہی بتا سکتی تھیں رجاء کہ تمہارا روم لاک ہے۔"اُس نے تھکے سے انداز میں کہا۔رجاء نے بے یقینی سے اُسے دیکھا۔یعنی وہ اُسے یہاں سے بھیجنے کی وجہ بھی جان چکا تھا۔رجاء کیسے بھول گئی کہ گزشتہ تین سالوں میں وہ کسی جاسوس کی طرح بہت تیز ہو گیا تھا۔اُسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی۔

"تم یقین نہیں کرتے پر سچ میں یہ مشی کی حرکت ہے۔وہ میرا روم لاک کر کے ڈپلیکیٹ کیز بھی اپنے روم میں لے گئی ہے۔اور اپنا روم اندر سے بند کر دیا ہے۔اب تک تو وہ گہری نیند سو گئی ہو گی۔"اُس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نے بھرائی آواز میں بتایا۔ مشعال نے بھائی بھابھی کو جوڑنے کے لیے یہ نیا کام کر ڈالا تھا۔اُس دِن امید لگ جانے کے بعد بھی جب وہ اگلی صبح سے پرانے معمول پر آ گئے تو مشعال کو سخت برا لگا تھا تبھی آج اُس نے یہ حرکت کر دی تھی۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔میں شام سے اُس سے مانگتی رہی پر اُس نے نہیں دی۔"

اُسے لگ رہا تھا کہ بالاج ہمیشہ کی طرح اِس سب کا قصوروار اُسی کو ٹھہرائے گا تبھی پوری طرح یقین دِلانے لگی۔ بالاج کے چہرے پر مسکراہٹ کا عجیب سا تاثر ابھرا جسے اُس نے چھپانے کی بھرپور کوشش کی تھی۔رجاء کو لگا اُسے اُسکی بات پر یقین نہیں تھا۔سبکی کے احساس سے وہ بری طرح گھائل ہوئی تھی۔

"مجھے پتہ تھا تم یقین نہیں کرو گے۔تمہیں لگے گا کہ۔۔۔۔"

"مجھے لگے گا کہ ایک دِن میرے روم میں سو کر تم نے اب ہر روز کے لیے نیا بہانہ تلاش کر لیا ہے۔"

بالاج نے اُسکی بات مکمل کی تھی۔اُسکے بے تاثر چہرے اور بات نے رجاء پر گھڑوں پانی ڈالا۔وہ روہانسی ہو گئی تھی۔

"دیکھا۔مجھے پہلے ہی پتا تھا۔میں نے مشی کو بہت روکا پر وہ بھی تو تمہاری ہی بہن ہے۔تمہاری طرح ضدی ہے۔اپنی کر کے ہی رہتی ہے۔"

"اچھاا۔"بالاج کا اچھا کچھ طنزیہ تھا۔رجاء کی شرمندگی میں اضافہ ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے تو لگا تھا میری بہن تم پر جا رہی ہے۔ضدی تو تم جیسی ہے۔"

اُس نے کہا تو وہ رونا بھولے حیرت سے اُسے تکنے لگی۔اُسکا انداز عام سا تھا۔رجاء کے لیے یہ سب کسی معجزے کی طرح تھا۔

"آ جاؤ میرے روم میں۔بہت جگہ ہے سونے کی۔میں صبح مشی کو سمجھا دوں گا کہ آئندہ ایسا نہ کرے۔"اُس نے نرمی سے کہا۔جیسے تین سال پہلے اُس سے بات کیا کرتا تھا۔وہ باہر نکلا تو وہ بھی پیچھے چلی آئی تھی۔

"میں یہاں صوفے پر کمفرٹیبل ہوں۔تم جاؤ۔میں اکثر یہاں سوتی رہتی ہوں۔"اب جب وہ یہاں سونے کی وجہ جان چکا تھا تو وہ اُسے یہ کہہ ہی سکتی تھی۔

"بلاوجہ غیر آرام دہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے رجاء۔"اُس نے سنجیدگی سے ٹوکا۔

"پر میں ٹھیک ہوں۔"وہ اب بھی بضد تھی۔

"فار گاڈ سیک یار۔بند بھی کر دو یہ بحث اب۔رات کے ڈھائی بج رہے ہیں۔میں بھی تھکا ہوا آیا ہوں۔"

وہ واقعی تھکا تھکا تھا تبھی چڑ گیا تھا۔رجاء کو خاموش ہونا پڑا۔اب وہ اُسکے چلنے کا منتظر کھڑا تھا۔

رجاء کو مجبوراً جانا پڑا۔اُسکے پیچھے وہ بھی لاؤنج کی بتیاں بجھاتے کمرے میں آیا۔

"یہ کیا ہے؟ کب ہوا؟ کس نے کیا؟ میں نے ابھی شام میں تو صفائی کی تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کاؤچ پر پڑا پھیلاوا دیکھ کر وہ صدمے سے بولی کہ اُسکا ارادہ کاؤچ پہ سونے کا تھا۔

"ایکسٹرا سی ڈیز اور بُکس ہیں۔میں نے نکالی ہیں الماریوں سے۔اور ابھی نکالی ہیں جب تم برتنوں کو شیاطین کے شر سے بچا رہی تھیں۔اور کوئی سوال؟"اُس نے بڑے تحمل سے تفصیلاً جواب دیتے آخر میں سوالیہ نظریں اُس پر ڈالیں۔رجاء نے نفی میں سر ہلا دیا۔پھر بے بسی سے بیڈ کو دیکھنے لگی۔

"بہت بڑا بیڈ ہے رجاء۔ہم آسانی سے سو سکتے ہیں۔"

وہ اب بھی تحمل کا مظاہرہ کر رہا تھا جبکہ رجاء اِس کے باوجود بھی پس و پیش میں مبتلا تھی۔

"ویسے اِتنی بھی کیا فکر؟ شوہر ہوں تمہارا۔بیوی ہو تم میری۔"بالاج نے تنگ آ کر کہا۔اُسے رجاء کی اندیشوں سے گھری یہ کیفیت بری لگ رہی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تین سال مسلسل میری ذات کی نفی کرنے کے بعد، اب تم یہ باتیں کرتے اچھے لگو گے؟"

ہر فکر بھلائے اُس نے سنجیدگی سے پوچھا۔ایک لمحہ لگا تھا اُسے تلخ ہونے میں۔اُسکی ایک بات سے جانے کتنے خسارے یاد آ گئے تھے۔بالاج جواباً کچھ بھی نہیں کہہ سکا تھا۔رجاء نے خاموشی سے بیڈ کی بائیں سائیڈ سنبھال لی تھی۔اُس نے لیمپ چلانے کے بعد لائٹ بند کی اور بیڈ کی دائیں طرف آ کر بیٹھا تو اُسکے موبائل پر کال آنے لگی تھی۔

"ہاں سیم؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

عاصم کی کال تھی۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے گھر پہنچا تھا۔سارہ کے رویے پر اُسکا جتنا دِل دکھا یہ بس وہی جانتا تھا مگر اُسکے دوستوں نے کیا کیا یہ بھی جاننا ضروری تھا۔

"یار ٹونی کے دماغ کو تُو اچھے سے جانتا ہے نا؟ اُسے اب سارہ سے مسئلہ ہی رہنا ہے کیونکہ ایک تو سارہ سے وہ تیری وجہ سے چڑنے لگا ہے۔دوسرا سارہ نے جو اُس روز جرات کی وہ اُسے اب تک ہضم نہیں ہو رہی۔"

وہ سارہ کی اُسکا گریبان پکڑنے والی حرکت کا حوالہ دے رہا تھا۔رجاء سُن رہی تھی اور سارہ کے نام پر اُسکا دِل بڑے ناخوشگوار انداز میں دھڑکا تھا۔

"ہاں مجھے اُسکا بھی اندازہ ہے۔جوجو اِس سب کو ہوا دے رہا ہے۔اُسکی شروع سے ہی سارہ پر اچھی نظر نہیں ہے۔"

وہ بالاج کی یکطرفہ گفتگو سے ہی معاملے کی نوعیت کا اندازہ کر سکتی تھی۔

"یار تُو بس دفعہ کر اِنہیں۔جب ہمیں اُنکی نیچر کا پتہ ہے تو پھر ٹینشن کی ضرورت نہیں ہے۔میں نے آج جوجو کی ناک توڑی ہے اور ٹونی سے بھی کافی منہ ماری ہوئی ہے۔مجھے امید ہے کہ اب سدھر جائیں گے۔جو بھی ہو، ہیں تو وہ دوست ہی ہمارے۔پچھلی دفعہ بھی تو تیرے کہنے پر اُس نے سارہ کے خلاف شروع کی کاروائی ختم کر دی تھی۔"

بالاج اُنکے خلاف بھی تھا اور اُنکی حمایت بھی کر رہا تھا۔رجاء کو یہ ایک جیسے لوگوں کے لیے اُسکے متضاد رویے بالکل نہیں بھائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہننن۔چل ٹھیک ہے۔"عاصم کی کچھ باتیں سُن کر وہ کال رکھ چکا تھا۔لیٹنے سے پہلے وہ لیمپ بند کرنے لگا تھا کہ خاموشی میں رجاء کی آواز گونجی۔

"اِتنی دوستی بھی اچھی نہیں ہوتی۔۔۔یوں تو تم کہتے ہو لڑکیوں کی زیادہ دوستیاں نہیں ہونی چاہئیں۔پر میرا اب یہ خیال ہے کہ لڑکوں بھی نہیں ہونی چاہئیں۔"

نیم اندھیرے میں وہ اُسکا چہرہ دیکھ سکتا تھا۔وہ تاریک چھت کو یک ٹک گھور رہی تھی۔

"سارہ مجھے بتا رہی تھی کہ میرے شوہر کی کمپنی اچھی نہیں ہے۔وہ کہہ رہی تھی عاصم کے سب دوست آوارہ اور بُرے ہیں۔"اُس کا انداز سرسری نہیں تھا۔شاید پہلی وفعہ وہ اُسکی کسی ذاتی بات پر اعتراض اٹھا رہی تھی۔

"سارہ کی نظر میں اُنکا ایمیج کچھ زیادہ ہی خراب ہو چکا ہے ورنہ ایسی بھی کوئی بات نہیں۔"اُسکی تاسف زدہ آواز سُنتے بالاج نے سرسری سے انداز میں کہا۔

"وہ کہتی ہے اُنکو دیکھ کر کراہیت آتی ہے۔خاص طور پر وہ، اُس ٹونی اور جوجو کا کہہ رہی تھی۔"

اُس نے پہلی دفعہ گردن موڑ کر بالاج کی طرف دیکھتے کہا۔

"سیم ٹھیک کہتا ہے۔سارہ کو ہر بات بڑھا چڑھا کر کرنے کی عادت ہے۔"وہ زیرِلب بڑبڑایا تھا۔رجاء نے افسوس سے اُسکی بات سُنی تھی۔

"لڑکیوں کا تجزیہ کبھی غلط نہیں ہوتا۔"اُس نے جتایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اوہ اچھا۔تمہارا اور ایمی کا تو سو فیصد غلط تھا۔محبوب عالم کی دفعہ۔"دانت پیستے وہ فوراً بولا تھا۔بالآخر اُنکی زندگی کی سب سے بڑی پھانس پھر سے اُنکے سامنے آ گئی تھی۔اُنکے بیچ کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا کہ اُنکا تلخ ماضی کبھی بھی اُنکے بیچ کچھ ٹھیک ہونے نہیں دے سکتا تھا۔

"ہم نے اُسے کبھی دیکھا نہیں تھا۔دیکھا ہوتا تو ضرور جان لیتیں۔"اُس نے سرد آہ بھری۔

"ہنہہ بودا جواز، ناپائیدار دلائل۔"بالاج نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔دِل میں درد کی شدید لہر اٹھی تھی۔ماضی کا وہ قصہ جیسے اُنکی ساری زندگی کی خوشیاں، سکھ چین سب چھین چکا تھا۔

"خیر مجھے اِس پر بات نہیں کرنی۔سو جاؤ تم۔"

اُس نے پہلی دفعہ اِس موضوع کو بغیر رجاء کو برا بھلا کہے ختم کر دیا۔رجاء بھی کچھ نہیں بولی تھی مگر اِس موضوع کے بعد نیند آنکھوں سے کوسوں دور جا چکی تھی۔یہی حال بالاج کا بھی تھا۔زیادہ دیر وہ خود پر ضبط نہ کر سکا تو سائیڈ میز سے سگریٹ اٹھا کر ہونٹوں میں دبا لی۔رجاء کی نگاہ اُس وقت متوجہ ہوئی جب وہ لائٹر سے سگریٹ جلانے لگا تھا۔

"اگر میری نیند کی اِتنی ہی فکر ہے تو اِسے مت جلانا بالاج۔"اُس نے کہا۔بالاج نظر انداز کیے سگریٹ جلا چکا تھا۔

"پلیز بالاج میں سونا چاہتی ہوں۔ساری رات خود پر سانس تنگ نہیں کرنا چاہتی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُس نے بے بسی سے کہا۔بالاج اُسکی بات ماننا نہیں چاہتا تھا مگر اُسکے کمرے میں آنے پر زبردستی اُسی نے کی تھی تبھی رُک گیا۔اُس نے سگریٹ پیروں تلے مسل دی، ہاتھ بڑھا کر لیمپ بند کیا اور لیٹ گیا۔

"اُن بُرے لڑکوں سے دوستی چھوڑ دو بالاج۔مجھے اُنکے بارے میں کبھی اچھا گمان نہیں آیا۔"

اپنے پہلو میں لیٹے وجود سے اُس نے مدھم آواز میں سرگوشی کی تھی۔

"کبھی کبھی بُرے لوگوں سے بھی روابط رکھنے چاہیئں۔کیونکہ بُرے وقت میں بُرے لوگ ہی کام آتے ہیں۔"بالاج نے تکلیف دہ سانس بھرتے کہا۔رجاء اُسکی غلط بات پر افسردہ ہوئی۔

"تمہارے تو سارے خیالات بدل چکے ہیں۔سوچ بدل چکی ہے۔"

"تم سوچ کی بات کر رہی ہو؟"وہ اندھیرے میں اُسکا چہرہ کھوجتے پوچھ رہا تھا۔

"میری تو پوری زندگی بدل گئی ہے۔جِسے میں زندگی کہتا تھا، جو میری آتی جاتی سانسوں کی وجہ تھی وہ بھی بدل گئی۔ سب بدل گیا۔"وہ جانے کس رُو میں بول گیا تھا۔رجاء کا دِل مٹھی میں آ گیا تھا۔

"میں جِسے سب سے اہم سمجھتا تھا اُس نے مجھے کسی قابل نہیں سمجھا۔"اُس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی چبھن تھی۔رجاء کو لگا جیسے ابھی وہ رونے لگے گا۔

"بالاج میں۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی تھی۔بالاج کو دکھی دیکھنا اُسکی آتی جاتی سانسوں پر گراں گزر رہا تھا۔اِس سے تو بہتر تھا وہ ہمیشہ کی طرح اُس سے لڑتا، جھگڑتا۔اُسے برا بھلا کہتا مگر اُسکی یہ تکلیف رجاء کے لیے ناقابلِ برداشت تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تم نے اچھا نہیں کیا رجاء۔تم نے ہمیشہ ہمارے درمیان دوسروں کو رکھا، جنہیں ہمارے درمیان نہیں ہونا چاہیے تھا۔تم نے ہمیشہ دوسروں کو مجھ سے اہم رکھا رجاء۔"وہ تڑپ کر کہہ رہا تھا۔آج برسوں بعد وہ کوئی گلہ کوئی شکوہ کر رہا تھا مگر اُسکا شکوہ رجاء کو دکھی کر گیا تھا۔

"تم اپنی بہن کو غیروں کی سی فہرست میں رکھتے ہو۔پر مجھے وہ میرا دوسرا حصہ لگتی تھی۔لگتی ہے۔"

"تم مجھے اپنا رکھتیں، مجھ سے ہر بات کرتیں تو آج تمہارا وہ حصہ تمہارے ساتھ ہوتا۔"

"اور امی، وہ تو۔۔۔"

وہ اذیت کی آخری حدوں پر تھا۔اُس سے مزید کچھ بولا نہ گیا تو خاموش ہو گیا۔رجاء اُسکا درد اپنے دِل پر محسوس کر رہی تھی۔اُس نے اِن تین برسوں میں صرف اپنا غم نہیں سنبھالا تھا بلکہ وہ تو مشعال اور بالاج کے حصے کا غم بھی اپنے ہی دِل میں لیے پھرتی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے جو غلطی ایمی سے اور مجھ سے ہوئی وہ تم سے نہ ہوتی؟ وہ سب کچھ ویسے ہی لکھا تھا بالاج۔وہ سارے عذاب ہمارے حصے میں ویسے ہی لکھے تھے۔خالہ کا اِس دنیا سے جانا ویسے ہی لکھا تھا۔وہ ہمارا نصیب تھا۔ہمارا بدنصیب۔"وہ کہتے ہوئے بے آواز رو پڑی تھی۔خاموشی میں وہ اُسکا بے آواز رونا بھی سُن سکتا تھا۔بالاج کو اُسکا رونا سخت برا لگا تھا۔

"ناکام اور بیوقوف لوگ اپنا ہر کیا دھرا نصیب اور قسمت کے نام سے منسوب کر دیتے ہیں۔اُنکے پاس کوئی دوسرا چارہ جو نہیں ہوتا۔"وہ خود کو طنز کرنے سے روک نہیں پایا تھا۔رجاء کو گہرا رنج پہنچا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کوئی کیا مجھے ناکام اور بیوقوف ثابت کرے گا۔میں تو خود کو گزشتہ تین سالوں میں بیوقوف اور ناکام تسلیم کر چکی ہوں۔"بھیگی آواز پر حتی الامکان قابو پاتے اُس نے بڑے آرام سے تسلیم کر لیا تھا۔پھر وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

بالاج کے لیے اُسکا اعتراف بے چینی کا باعث تھا اُس پر یہ خاموشی۔وہ سالوں سے خود کو اذیت دے رہی تھی۔کبھی بالاج یا مشعال کو بھنک بھی نہیں پڑی تھی کہ وہ اندر ہی اندر کیا کیا جھیل رہی تھی۔اُسکی ماں کی نازک مزاج بھانجی، اُسکی بہنوں کو خود سے بڑھ کر اہمیت دینے والی اور محبتوں کی حقدار کیا سے کیا بن گئی تھی۔اور وہ اتنا کٹھور ہو گیا تھا کہ سمجھدار ہوتے ہوئے، سب جانتے بوجھتے ہوئے چاہ کر بھی اُسکے لیے کوئی نرمی نہیں لا سکا تھا۔پہلو میں لیٹا وہ وجود جس کی مدھم سانسوں کی آواز وہ گہری خاموشی میں بھی سُن سکتا تھا بالاج کو اب بے چین کرنے لگا تھا۔مگر وہ خود اُسکو خود سے صدیوں کے فاصلے پر کر چکا تھا۔گھٹن بڑھنے لگی تھی۔وہ تیزی سے اٹھا اور سائیڈ میز سے سگریٹ کی ڈبی اور لائٹر اٹھا لیا۔اُس نے پہلے کی طرح سگریٹ ہونٹوں میں دبائی۔

"اِسے مت جلانا بالاج۔۔۔!"

جیسے ہی لائٹر کا شعلہ جلایا وہ فوراً اٹھ بیٹھی تھی۔بالاج نے گہری سانس بھرتے لیمپ چلایا اور مڑ کر اُسے دیکھتے بے بسی سے پوچھا۔

"تم اب تک جاگ رہی ہو؟"

"ہمم نیند نہیں آ رہی۔"بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اُس نے تھکے سے انداز میں بتایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کیا سوچ رہی ہو؟"وہ خود کو پوچھنے سے روک نہیں پایا تھا۔بے چینی نے دونوں کو جگائے رکھا تھا اور وہ اُسکی بے چینی کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔

"سوچ رہی ہوں مسلسل مجرم قرار دیے جانے والے کی جب سزا ختم ہوتی ہوگی تو وہ کیسا محسوس کرتا ہوگا؟"

اُسکی آواز بوجھل تھی۔جذبات سے بالکل عاری۔بالاج کے دِل پر مزید بوجھ پڑا۔وہ شاید کبھی ایک دوسرے کا غم نہیں بانٹ سکتے تھے۔

"تم کیوں نہیں سوئے؟"

"نیند نہیں آ رہی۔"اُس کے سوال پر وہ سوچوں کے بھنور سے باہر نکلا۔اُسکا انداز بھی رجاء کی طرح بوجھل سا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو؟"

وہ بھی خود کو سوال کرنے سے روک نہیں پائی تھی۔بالاج خاموش رہا۔الفاظ زبان پر آنے سے قاصر تھے۔رجاء کو لگا جیسے اُسے اِس سوال کا جواب نہیں ملے گا۔وہ مایوسی سے مسکرا دی۔بالاج کی اُس طرف پشت تھی ورنہ اُسکی زخمی مسکراہٹ پر اُسکا دِل دکھ جاتا۔کتنے ہی لمحے گزر گئے تھے جب رجاء نے اُسکی آواز سُنی۔

"سوچ رہا ہوں جب زندگی بالشت بھر فاصلے پر ہو تو زندگی کے احساس کا پیاسا شخص کیسے اُس سے نظر چراتا ہوگا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

رجاء نے چونک کر اُسکی پشت دیکھی۔یہ وہ کیا کہہ رہا تھا؟ کیا یہ بالاج ہی تھا نا؟ اُس نے بے قراری میں کہہ تو دیا تھا مگر اب وہاں رکنا، اُسکا سامنا کرنا اُسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔تین سالوں سے اُسے اپنی بے اعتنائی، بے رُخی اور لاپرواہی کی مار مارتا آج اُسے اپنے پہلو میں موجود پا کر جو کہہ گیا تھا اُس پر وہ اُسکی طرف سے بری دھتکار کا مستحق تھا۔وہ بھول گیا تھا کہ وہ یہ رجاء کے بارے میں سوچ رہا تھا۔وہ رجاء جو اُسکو اپنا قتل بھی معاف کر سکتی تھی۔سگریٹ کی طلب بڑھی تھی۔اُس نے لائٹر اٹھایا ہی تھا کہ وہ بولنے لگی۔

"تم پھر سے۔"

گہری سانس بھرتے وہ اٹھ گیا تھا۔اپنے اندر چلتے طوفانوں پر قابو پاتے اُس نے بڑے تحمل سے کہا۔

"میں اِسے باہر لے جا رہا ہوں تم سو جاؤ آرام سے۔"

"پر تمہیں سونا چاہیے بالاج۔صبح بھی جلدی اٹھتے ہو۔"رجاء نے بے چینی اور فکر مندی سے کہا۔بالاج اُسکے صبر کو، اُسکی محبت اور اُسکے لگاؤ کو سراہنا چاہتا تھا۔

"آج سیکنڈ ٹائم یونی میں فنکشن تھا تو کمپیوٹر شاپ میں زیادہ ٹائم نہیں دے سکا۔ایک دو پراجیکٹس کا کام رہتا ہے۔ جبکہ اُنکی پیمنٹ میں لے چکا ہوں۔باس کے میسجز بھی آئے ہوئے ہیں۔ابھی مکمل کر لیتا ہوں صبح پھر ٹائم نہیں مِلے گا۔"

اُس نے معمول کے خلاف کافی لمبی تفصیل دی تھی۔اُسکی تسلی کے لیے بولنے کے ساتھ ساتھ اُس نے لیپ ٹاپ بھی اٹھا لیا اور خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔کیا بن گیا تھا وہ شخص؟ رجاء اِس بالاج سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

انجان تھی۔جانے وہ کیا چاہتا تھا کیا سوچتا تھا؟ اُس نے تھک کر تکیے پر سر رکھا اور آنکھیں موند لیں پر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔وہ جو کچھ دیر پہلے نیند اور تھکن سے بے حال تھا ناجانے اب کب تک جاگنے والا تھا۔ایسے میں رجاء کا اُسی کے بستر پر آرام سے سو جانا ناممکن تھا۔اُسے اُسکے انتظار میں جاگتے رہنا تھا۔

***

شارم کے رُکنے پر ماں نے اُسکی اطلاعات میں اضافہ کیا۔شارم کو جھٹکا سا لگا۔اب اُسے فون کی کیا ضرورت محسوس ہوئی تھی؟

"میں نے تو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیا بھئی۔ارے اُسکا کیا بھروسہ پھر چلی جاتی اپنے اُس ہوتے سوتے سے ملنے۔"

وہ اُس وقت سے وہیں ٹیبل فون کے پاس ہی بیٹھیں پہرا دے رہی تھیں۔اُنکے نخوت سے کہنے پر شارم نے بیزاری سے ٹوکا۔

"فار گاڈ سیک امی پلیز۔"

"میں پہلے ہی بہت ڈسٹرب ہوں۔"کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اوپر چلا گیا۔عشمیرہ نے اُسے اوپر آتے دیکھا تو ہاتھ میں پکڑی چیز پر گرفت مضبوط کرتی وہ تیزی سے تیسری منزل کی طرف جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی جو سارہ کے کمرے سے آگے جا کر آتی تھیں۔

شارم کمرے میں گیا تو خالی کمرہ اُسکا منہ چڑا رہا تھا۔واصف کے سمجھانے پر وہ آج اُس سے کُھل کے بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا پر وہ تو کمرے میں تھی ہی نہیں۔سارہ کے کمرے میں گیا تو وہ بھی خالی تھا۔راہداری میں کھڑے ہو کر اُس نے زہرا سے پوچھا جو اب تک ٹیبل فون کے پاس بیٹھی رکھوالی کر رہی تھیں۔زہرا نے بتایا کہ وہ اوپر چلی گئی تھی۔پیشانی مسلتے وہ واپس کمرے میں گیا۔ٹیرس میں دیکھا وہ وہاں بھی نہیں تھی البتہ ٹیرس میں کسی کی باتیں کرنے کی ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی اُس نے آگے کو ہو کر نیچے لان میں دیکھا جو خالی تھا مگر آواز اب بھی وہیں آس پاس تھی۔بے ساختہ اُسکی نظر اوپر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اٹھی۔وہ وہیں تھی منڈیر کے پاس، فون کان سے لگائے کھڑی شارم کو نیا جھٹکا دے گئی تھی۔اُس نے بھی اوپر دیکھتے شارم کو دیکھ لیا تھا مگر کوئی بھی ردعمل دیے بغیر نظر کا زاویہ بدل لیا تھا۔اُس کے پاس موبائل کہاں سے آیا؟ اور اُس کا نظر انداز کرنا، شارم کی اچھی والی بے عزتی ہوئی تھی۔وہ سرعت سے کمرے سے نکلا اور دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اوپر آ گیا۔وہ اب بھی وہیں کھڑی تھی مگر اب کی بار منڈیر سے ٹیک لگائے اوپر آنے والے راستے کی طرف دیکھ رہی تھی۔جیسے اُسے یقین تھا کہ وہ ضرور اُسکے پیچھے آئے گا۔اُس کے ہاتھ میں فون تھا جو ہوا میں لہرا کر باقاعدہ شارم کو دِکھاتے اُس نے منڈیر پر ہی رکھ دیا تھا۔اُسکے ڈھٹائی سے یوں موبائل لہرا کر دِکھانے پر شارم نے بُرا نہیں منایا تھا اُسے امید تھی اُسکی طرف سے کل والے انکشافات کے بعد کوئی ردعمل ضرور آئے گا۔

"تم، تم کس سے بات کر رہی تھیں؟"وہ بے چینی سے اُسکی طرف بڑھا۔

"آپکو بتانا میں ضروری نہیں سمجھتی۔"اُس نے بڑی بدلحاضی سے جواب دیا تھا۔

"میں شوہر ہوں تمہارا۔تم ایسے میری حیثیت، میرا رتبہ کم نہیں کر سکتیں۔"اُس نے تڑپ کر اُسکے ہاتھ پکڑے کہا۔ وہ کبھی اُسکو خود سے متنفر نہیں کروانا چاہتا تھا اُسکی عادات سے وہ اچھے سے واقف تھا۔وہ بخشنے والوں میں سے نہیں تھی۔نہ ہی خود غلطی پر ہوتے ہوئے اپنی غلطی ماننے والی تھی۔

"آپکا رتبہ اور آپکی حیثیت میں بہت اچھے سے جان گئی ہوں۔زبردستی کا شوہر۔"

وہ کل سے قطعی مختلف لگ رہا تھا اُس نے بس ایک حیران نظر اُسے دیکھا پھر اپنے ہاتھ چھڑواتی تمسخر اُڑاتے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"یو ناؤ واٹ؟ مجھے لگتا تھا میری لائف میں میرے ابو کا سب سے غلط رول رہا ہے مگر آپ نے تو میرے ابو سے زیادہ غلط کردار ادا کیا۔سب جانتے بوجھتے آپ بیچ میں آئے۔میرے اور میری محبت کے۔"وہ سرد انداز میں بلا خوف و خطر بول رہی تھی۔شارم بس یہی نہیں چاہتا تھا کہ وہ اُسکے دِل میں اپنے لیے تنفر کا ایک بیج بھی بویا جانے دے مگر کل اُسکے رویے کے بعد یہ ناممکن تھا۔

"ایک اعلیٰ ظرف دِکھنے والا انسان اگر دو محبت کرنے والوں کے درمیان آئے اور پھر اُنہی کو بھگوڑا اور بیغیرت کہنے لگے تو کتنا کم ظرف لگتا ہے نا۔"

وہ افسوس سے کہہ رہی تھی۔اُسے تو کل سے رہ رہ کر یہی احساس ہو رہا تھا کہ اگر شارم رشتہ نہ بھیجتا اور میر زبیر کی ہر شرط کے مطابق نہ چلتا تو میر زبیر کو اُسکے علاوہ ایسا کوئی رشتہ نہیں ملنے والا تھا۔ایسی صورتحال میں وہ میر زبیر کے سامنے ضارب کا مقدمہ لڑ سکتی تھی۔مگر اِس شخص نے جو اُس موقعے پر اُنکی زندگیوں میں اینٹری ماری تھی سارا کام اُسی سے خراب ہوا تھا۔اُس نے نخوت سے سر جھٹک کر شارم کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔جتنے واضح الفاظ میں وہ اُسے کم ظرفی کا طعنہ دے گئی تھی اُسکا سرخ ہونا بنتا بھی تھا۔

"اگر تم یہ سب میرے کل کے رویے کی وجہ سے کہہ رہی تو، تو میں اُس کے لیے معافی مانگتا ہوں۔مجھے تمہیں وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔"اُس نے سنجیدگی سے کہا۔

"پھر وہ ضارب، تم اُسے نہیں جانتیں وہ اچھا انسان نہیں ہے۔وہ تمہارے قابل نہیں ہے۔وہ ہمیشہ تمہیں تن تنہا میدان میں چھوڑ کر بھاگتا آیا ہے۔اُس جیسے شخص۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بس! "

وہ اُسے اپنے رویے کے پیچھے چھپی بات بتانا چاہتا تھا جب وہ ہاتھ اٹھا کر اُسکی بات کاٹ گئی۔

"آپکا اپنے جیسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے؟"براہِ راست شارم کی آنکھوں میں دیکھتے اُس نے بڑے ٹھنڈے سے انداز میں پوچھا۔

"عشمیرہ!! "شارم کو اُسکا انداز ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔اُس نے سختی سے ٹوکا۔

"کل جو کچھ ہوا اُس پر شرمندہ ہونے کی بجائے تم، تم اب یہ سب۔"اُسکی ڈھٹائی پر وہ لاجواب ہی تو ہو گیا تھا۔

"محبت اور جنگ میں سب جائز ہے۔میں نے وہ سب اپنی محبت کے لیے کیا۔اور میں نے جو کیا مجھے اُس پر کوئی افسوس نہیں۔"اُس نے دو ٹوک انداز میں ایک ایک لفظ واضح کہا۔چہرے پر شرمندگی کی کوئی رمک نہیں تھی۔وہ جانتا تھا کہ اُس نے اپنے برے رویے کی وجہ سے خود اُسے شہہ دی تھی ورنہ وہ اِتنا شدید ردعمل بھی نہ دیتی۔

"تم میری بیوی ہو کر میرے ہی سامنے اپنی ناکام محبت کا دم بھر رہی ہو۔افسوس کہ یہ وہی مرد ہے جِسے ابھی اپنی سو کالڈ بیوی سے کم ظرفی کا طعنہ مِلا ہے۔"اُس نے اُسے شرمندہ کرنے کی کوشش کی۔

"اور افسوس اِس سو کالڈ شوہر نے ہی میری محبت کو ناکام بنانے کے لیے کیا کیا نہیں کیا۔"عشمیرہ نے لمحے میں اُسکی کوشش ناکام بنائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں سوچتی تھی کہ آپ کی سوچ مختلف ہے۔مجھے سوچنے کا موقع دیا ہے۔مجھے سپیس دے رکھی ہے تو ضرور آپ دوسرے مردوں سے مختلف ہیں مگر مجھے معلوم نہیں تھا کہ میری زندگی میں سب سے بڑی پھانس اِسی مرد کی وجہ سے ہے۔"وہ تاسف سے کہہ رہی تھی آخری بات پر اُسکی آنکھوں میں نمی سی اتری۔وہ واقعی شارم کو اپنے گھر کے مردوں سے مختلف سمجھنے لگی تھی خصوصاً فرہاد کے مقابلے میں۔مگر اُس نے کیا کیا؟

اُس کے نزدیک اُنکی کہانی میں بس وہی مظلوم تھی۔کل کی طرح آج پھر وہ اُسکی آنکھوں کی نمی پر ہی الفاظ کھو گیا تھا۔اُسے یہ ماننے میں کوئی دقت نہیں تھی کہ وہ بد لحاظ اور نک چڑی لڑکی اُسکی زندگی کا ایک حسین دھوکا تھی۔

"یہ آپکی امی کا فون۔"اُسکے لمس پر وہ ہوش میں آیا جو خود اُسکی ہتھیلی پھیلائے اُس پر منڈیر سے اٹھایا فون رکھ رہی تھی۔

"مجھے ٹیبل فون استعمال کرنے سے روک کر وہیں ٹیبل فون کے پاس بیٹھ کر پہرا دے رہی تھیں۔میں نے آتے ہوئے اُنکے کمرے سے اُنکا فون اُٹھا لیا۔"اُس نے بڑی بے باکی سے اپنا کارنامہ بتایا۔زہرا سُنتیں تو حقیقتاً منہ میں انگلیاں دبا لیتیں۔

"مجھے اخلاق سے گِری ہوئی، ایسی ویسی لڑکی کہہ رہی تھیں۔اُنہیں بتا دیجیے گا کہ دھوکا بھی بڑی صفائی اور مہارت سے دیتی ہے یہ لڑکی۔"

"ہنہہ اچھا ہے اُنہیں میرے لیے ایک اور لقب مِل جائے گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

بڑے تمسخرانہ انداز میں اُس نے کہا۔وہ یہ جتانا بھی نہیں بھولی تھی کہ زہرا کے کل دیے گئے طعنے اُسے اب بھی یاد تھے۔وہ یہ کہہ کر اُس کے پاس سے گزر رہی تھی جب زہرا کا فون بج اٹھا۔شارم جو اُسے روکنے لگا تھا سارہ کی کال دیکھ کر اُسے کال پِک کرنا پڑی۔

"ہاں بولو سارہ۔۔۔اف سارہ تم بھی حد کرتی ہو۔میں ابھی بہت ٹینس ہوں۔"وہ جھنجھلا کر بولا۔عشمیرہ جو یہ سُننے کے لیے رُکی تھی کہ کال کس کی ہے وہ سارہ کا نام سُن کر تیزی سے نکل گئی۔

"اچھا بھئی کرواتا ہوں۔"وہ اُس سے زہرا سے بات کروانے کی ضد کر رہی تھی۔شارم فون لیے نیچے چلا گیا۔ راہداری سے گزرتے ہوئے اُس کی نظر اپنے کمرے میں پڑی جہاں وہ حسین دھوکا اپنی سنہری زلفیں کھولے آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔سارہ کی وجہ سے وہ اُسے نظر بھر کر دیکھنے کے لیے رُک نہیں سکا تھا۔

زہرا کے کمرے میں گیا تو اُنہوں نے بیٹی کو دیکھنے کے لیے ویڈو کال کروائی۔سارہ کی ہمیشہ والی ضد تھی کہ اُسے واپس بُلایا جائے۔زہرا اِس معاملے میں آج چپ نہیں رہنے والی تھیں۔اُنہیں اب تک شارم کی سمجھ نہیں آئی تھی۔اُنہوں نے شارم کے روکنے پر بھی سارہ کو ساری کہانی سُنا ڈالی۔وہ تو حیران پریشان رہ گئی تھی۔اُسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اُسکی نئی بھابھی اِتنے گل کِھلا چکی تھی۔کتنی ہی دیر وہ ماں کی سُنتی رہی پھر دوبارہ بھائی پر دباؤ ڈالنے لگی کہ وہ اُسے واپس بُلانے کے لیے کوئی حل نکالے پر شارم کے پاس فی الحال کوئی حل نہیں تھا۔وہ پہلے ہی اِتنی متنفر ہو چکی تھی۔اپنی اِتنی بڑی غلطی ہوتے ہوئے وہ اُسکے جائز غصے پر خطرناک حد تک تپی بیٹھی تھی اب اگر وہ یہ نیا انکشاف سُن لیتی تو شاید اُسے شوٹ ہی کر دیتی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ارے بھائی آپ ایک کام کریں۔وہ اکاؤنٹ ڈیلیٹ کر دیں۔گولی ماریں اُسے کام ختم کریں۔ہر روز سوشل میڈیا پر ہزاروں لوگ آتے اور جاتے ہیں۔ایک زمل والا اکاؤنٹ خاموشی سے غائب ہو جائے گا تو کیا قیامت آ جائے گی۔"

سارہ بھائی کو بڑے بے ڈھنگے مشورے دے رہی تھی۔

"بات اکاؤنٹ کی نہیں ہے سارہ۔مسئلہ تمہاری پکس کا ہے جو میں نے عشمیرہ کو بھیجی تھیں۔"وہ بیزاری سے بولا۔وہ جو سوٹ کیس اپنے ساتھ گھسیٹے زہرا کے کمرے میں آنے لگی تھی، اپنا نام سُن کر وہ وہیں دہلیز پر ساکت ہوگئی۔ادھ کُھلے دروازے سے زہرا اور شارم بیڈ پر بیٹھے نظر آ رہے تھے۔

"افف بھائی تو اب کب تک آپ مجھے بھابھی سے چھپا کر رکھیں گے۔کبھی نہ کبھی تو اُنہیں یہ پتہ چل ہی جانا ہے۔ آدھی بات تو وہ پہلے ہی جان چکی ہیں آدھی اب بتا دیں۔"کوئی انجانی آواز بھی تھی۔وہ یقیناً سارہ تھی کیونکہ شارم کچھ دیر پہلے اُسی کی کال سنتا ہوا نیچے گیا تھا۔وہ مزید الرٹ ہوئی مگر سارہ کی بھابھی سے چھپا کر رکھنے والی بات نے اُسے الجھا دیا تھا۔

"کچھ سوچتا ہوں سارہ پر پلیز تم اِتنی جلدی نہ ڈالو۔"اُس نے ٹالنا چاہا پر آج وہ ٹلنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"یہ جلدی ہے بھائی؟ دو مہینے سے زیادہ وقت ہونے کو ہے کہ میں اپنے گھر سے دور ہوں۔اور وجہ کیا ہے؟ صرف یہ کہ میرا بھائی ایک لڑکی کے نام سے اکاؤنٹ بنا کر اپنی بیوی سے باتیں کرتا رہا ہے اور اُسے اُس فرضی لڑکی کے نام پر میری تصاویر بھیجتا رہا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کرے اُسکا بھائی اور بھرے وہ؟ کیوں؟ وہ رو دینے کو تھی۔جبکہ باہر کھڑی عشمیرہ کو لگا تھا جیسے چھت اُسکے سر پر آن گِری ہو۔اِتنا بڑا دھوکا؟ اُسکا دل کیا وہ ابھی جاکر شارم کا حلیہ بگاڑ دے مگر اُسے ضبط کیے کھڑے رہنا پڑا۔اُسکی بہت سی آن لائن دوستیں تھیں۔بھلے چند ایک سے اُسکی زیادہ دوستی تھی مگر جن سے بھی تھی وہ جاننا چاہتی تھی کہ اُن میں سے اُسکو دھوکا دینے والی کون تھی۔

"امی آپ سمجھاتی کیوں نہیں ہیں بھائی کو۔اب بند کریں یہ سب۔"شارم کے خاموش رہنے پر اُس نے عاجز آکر ماں کو کہا۔

"ارے میں تو سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں۔اُس لڑکی کے پیچھے بہن کو مشکل میں ڈال رکھا ہے جو خود اب تک سیدھی نہ ہو سکی۔نہ ہی وہ ہونے والی ہے۔"

"بھئی جِسے اِتنے سال ماں باپ نہ سمجھا سکے، چند دِنوں میں ہم کیا سمجھائیں گے۔"زہرا نے ہمیشہ کی طرح طنز ہی کیا تھا۔عشمیرہ کا تو خون کھول اٹھا تھا۔اُسے اُن ماں بیٹا پر پہلے ہی شدید غصہ آ رہا تھا اور اب یہ ماں کی بیٹی بھی اُن دونوں سے کم نہیں نکلی تھی۔زہرا کے طنز پر سبکی کے احساس نے اُسکی آنکھیں نم کر دی تھیں۔یہ لوگ اُسکے قابل ہی نہیں تھے۔وہ اِس وقت یہی نتیجہ اخذ کر سکی تھی۔

"سارہ بعد میں بات کریں گے۔"زہرا کے اِتنا سخت بولنے پر شارم نے جان چھڑوانا چاہی۔

"اچھا بھائی لیکن اگر آپ نے اب بھابھی کو زمل فاطمہ والی ساری کہانی نہ سنائی تو اِس دفعہ میں خود گھر آ جاؤں گی۔ خود ہی اُنہیں پتہ جائے گا کہ زمل کون ہے اور سارہ کون ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اور یہاں وہ ماں کی بیٹی ایک آخری دھماکا بھی کر چکی تھی۔عشمیرہ کو اپنے پیروں پر کھڑے رہنا مشکل ہوا تھا۔اُس کی سب سے قریبی دوست۔جِسے وہ ہر راز بتاتی آئی تھی۔جِس سے اُس نے سب سے زیادہ دِل کی باتیں تھیں۔اُسے یاد تھا کہ زمل سے دوستی کا پہلا قدم اُسی نے بڑھایا تھا۔آج پہلی دفعہ وہ اپنے کیے پر پچھتائی تھی۔سوٹ کیس کے ہینڈل پر گرفت مضبوط کرتے اُس نے خود کو نارمل کیا۔

"آپ یہاں ہیں عشمیرہ بی بی۔۔۔وہ باہر آپکو لینے آئے ہیں۔"

اِس سے پہلے کے شارم سارہ کو کوئی جواب دیتا منزہ کی آواز پر اُس نے مڑ کر دیکھا اور وہیں جم گیا۔وہ ادھ کھلے دروازے پر عشمیرہ کو دیکھ چکا تھا وہ بھی بڑی ٹھہری نظروں سے شارم کو دیکھ رہی تھی۔

"ہنن ٹھیک ہے۔میں آتی ہوں۔"اُس نے بغیر منزہ کی طرف دیکھے جواب دیا۔

"آآآ عشمیرہ۔تم یہاں؟"کال کاٹتے گڑبڑا کر اُس نے عشمیرہ سے پوچھا۔شاید اُس نے کچھ نہیں سُنا تھا۔وہ سرعت سے باہر نکل آیا۔اُسے کہیں جانے کے لیے تیار دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

"تم کہاں جا رہی ہو؟"

"اور یہ سوٹ کیس؟"سوٹ کیس پر نظر پڑی تو وہ مزید پریشان ہوا۔

"یہ میرا سوٹ کیس ہے۔اِس میں صرف میرا سامان ہے۔آپ لوگوں کی دی کوئی بھی چیز نہیں ہے اِس میں۔"

اُس نے بڑے جتاتے انداز میں کہا۔دروازہ اب پورا کُھلا تھا۔بیڈ پر بیٹھی زہرا بھی بہو کے تیور دیکھ رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں تو؟"شارم کو اُسکا یوں جتانا سمجھ نہیں آیا تھا۔وہ خاموشی سے اُسے دیکھتی رہی جیسے کچھ دیر پہلے دیکھ رہی تھی۔

"کیا دیکھے جا رہی ہو؟"شارم نے الجھ کر پوچھا۔

"دیکھ رہی ہوں مجھے دھوکا دینے والوں کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ایک تازہ تازہ اضافہ ابھی پھر ہوا ہے۔"اُس نے بڑے ٹھنڈے سے انداز میں کہا۔

یعنی وہ سُن چکی تھی سب۔اُس نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ جو منہ پھلائے بیٹھی تھی، سارا سارا دِن نہیں نیچے آتی تھی آج آ جائے گی اور اُنکی باتیں بھی سُن لے گی۔شارم کے چہرے پر سایا سا لہرایا۔زہرا کو کچھ زیادہ فرق نہیں پڑا تھا۔اُنہوں نے تو شکر ہی ادا کیا تھا کہ اُنکی بیٹی کے حق میں بہتر ہوا۔

"واہ کیا ڈرامہ ہے۔آئی مین گریٹ۔"اُس نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔

"مجھے دھوکے باز ڈیکلیئر کرنے والے مجھ سے بھی بڑے دھوکے باز نکلے۔"یہ کہتے ہوئے اُس نے ایک گہری نظر زہرا پر بھی ڈالی تھی جو سر جھٹک گئیں۔

"خیر مجھے دکھ کیوں ہوا یہ سمجھ نہیں آئی۔شاید مجھے دھوکے کھا کھا کر اب بھی عادت نہیں ہوئی اِس لیے۔"گال پر گرتا ایک آنسو اُس نے ہتھیلی سے رگڑ ڈالا۔شارم خاموش سا رہ گیا۔گہری سانس لیتے اُس نے خود کو نارمل کیا۔وہ اب اُن سے اِس موضوع پر مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"ابو کے گھر جا رہی ہوں۔"اُس نے خود ہی بتا دیا۔وہ یہی بتانے آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

شارم کے سر پر دھماکا ہوا۔اُسے اِس کی امید نہیں تھی کیونکہ وہ جانتا تھا وہ میر زبیر کو چیلنج کر چکی تھی کہ وہ اُنکے گھر کبھی واپس نہیں آئے گی۔

"میں مزید آپکے ساتھ نہیں رہ سکتی۔اگر یہ سب کل سُنا ہوتا تو میں رات گزرنے کا بھی انتظار نہ کرتی۔"اُس نے سرد انداز میں کہا اور منہ پھیر کر چلی گئی۔شارم نے ایک بے بس نظر ماں پر ڈالی۔وہ کندھے اچکا گئیں۔

"عشمیرہ۔"وہ تیزی سے اُسکے پیچھے لپکا۔

"رُکو پلیز میری بات سُنو۔"اُس نے لان میں پہنچ کر اُسکے سامنے آتے اُسکا راستہ روک لیا تھا۔

"میں نے وہ سب صرف تمہاری محبت میں کیا۔تمہارا دھیان رکھنے کے لیے۔تمہاری ایکٹیویٹیز **(سرگرمیاں)** جاننے کے لیے بس۔میری اور کوئی اِنٹینشن **(مقصد)** نہیں تھی۔"وہ بے چینی سے بولا تھا۔

"یہ کیسی محبت ہے جو اِتنے حساب کتاب سے کی جاتی ہے؟"عشمیرہ نے اچنبھے سے پوچھا۔شارم لاجواب ہوا تھا۔

"اور جب اِتنا ہی مجھے جان اور پرکھ لیا تھا تو بہتر نہیں تھا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیا جاتا۔"اُس نے مزید جتایا تھا کہ سب جانتے بوجھتے بھی اُس جیسی لڑکی سے شادی نہ کرتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اب جو میری ہر حرکت بری لگتی ہے۔میرا ضارب سے بات کرنا، ملنا برداشت نہیں ہو رہا تھا تو اِس سب پر پہلے سوچ لیتے۔میرے گھر والے میرے ساتھ جو بھی کرتے وہ میرا دردِ سر تھا۔آپ سب جانتے بوجھتے بیچ میں کیوں آئے؟"وہ سنجیدگی اور کچھ تاسف سے کہہ رہی تھی۔

"تم نے ہی کہا تھا نا محبت اور جنگ میں سب جائز ہے۔میں نے بھی جو کیا اپنی محبت کے لیے کیا اور مجھے بھی اُس پر کوئی افسوس نہیں۔"

کچھ توقف کے بعد وہ بھی اُسی ہٹ دھرمی سے بولا جیسے عشمیرہ نے کہا تھا۔اُسکا ٹکا سا جواب عشمیرہ کو بھی اُتنا ہی برا لگا تھا جتنا شارم کو لگا ہو گا۔بلکہ اُس سے بھی زیادہ بُرا لگا تھا۔

"عشمیرہ آ بھی جاؤ۔"

اِس سے پہلے کہ وہ شارم کو کھری کھری سناتی فرہاد کھلے دروازے سے لان میں آ گیا۔وہ عشمیرہ کو لینے آیا تھا یہ دیکھ کر شارم کا دِل ہی خراب ہو گیا تھا۔اُسے سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ عشمیرہ کو کس کس سے بچا کر رکھے۔جتنا وہ اُسے سب کی پہنچ سے دور رکھنا چاہتا تھا اُتنا ہی نہیں رکھ پاتا تھا۔

"چلو جی۔تم کیوں آئے ہو مجھے لینے؟ پچھلی دفعہ کہا تھا نا آئندہ میرے آس پاس بھی نظر نہ آنا۔"وہ اپنا سوٹ کیس وہیں چھوڑے شارم کے پاس سے گزر کر اُس پر برس پڑی تھی۔شارم والا غصہ اُس نے فرہاد پر نکال دیا۔شارم کو دِلی سکون پہنچا تھا۔چلو کبھی تو عشمیرہ نے اُسکے دِل کی سُنی تھی۔

"شوق سے نہیں آیا۔زری نے بھیجا ہے۔وہ پریشان لگ رہی تھی تو انکار نہیں کر سکا۔۔باہر نکلو جلدی ورنہ میں واپس چلا جاؤں گا۔مجھے دنیا میں اور بھی کام ہیں۔"فرہاد نے بھی اُسکے منہ پر جواب دیا اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہیں سے پلٹ گیا۔وہ آخری ملاقات میں عشمیرہ کی اپنے ساتھ کی بدتمیزی اب تک نہیں بھولا تھا۔عشمیرہ نے بھی سر جھٹک دیا۔مڑ کر اپنا سوٹ کیس لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو شارم نے اُسکا بڑھایا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"مت جاؤ پلیز۔"وہ بڑے مان سے کہہ رہا تھا۔اُسکے چہرے پر چھائی افسردگی اور یوں مان سے روکنا عشمیرہ کے لیے حیرت کا باعث تھا۔

"مجھے نہیں لگتا ہمارے بیچ ایسا کچھ ہے جس پر آپ یوں جذباتی ہو رہے ہیں۔"اُسکے جذباتی ہونے پر چوٹ کی گئی تھی۔

"کیوں نہیں ہے؟ ہمارا نکاح ہوا ہے۔تم میری بیوی ہو۔"اُس نے کچھ قریب ہوتے بے قراری سے کہا۔

"اب نہیں رہوں گی! "

"جتنی جلدی ہو سکے مجھے چھوڑ دیں۔یہی ہم دونوں کے حق میں بہتر ہو گا۔اور فی الحال میرا ہاتھ چھوڑیں۔"اُس نے بے نیازی اور خاصے سرد انداز میں کہا۔

"کیا کرو گی مجھ سے چھٹکارا حاصل کر کے؟"

شارم نے مدھم آواز میں پوچھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اِتنا جذباتی کیوں ہو رہا تھا جبکہ مقابل کو اُسکے جذبات کی رتی برابر پرواہ نہیں تھی۔وہ کچھ نہیں کہہ سکی تھی بس شارم کی آنکھوں میں نظر آتی نمی پر حیران ہوئے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اگر ضارب کے متعلق کوئی پلان ہے تو بھول جاؤ۔وہ مر کر بھی تمہارے ساتھ سنسئیر (مخلص) نہیں ہو گا۔"

"جو تمہارے کہنے پر بھی واصف کو فیس نہ کر سکا وہ منہ چھپانے کے سِوا اور کیا کرے گا؟"اُسکی خاموشی پر شارم خود ہی بولا تھا۔

"بہت تحفظات ہیں نا آپکو اُس سے۔پھر اُسے آزما لینے دیں مجھے۔ویسے اگر میں کامیاب ہو گئی پھر تو میری جان چھوڑ دیں گے نا؟"

جہاں وہ ضارب کے خلاف بولتا تھا وہیں عشمیرہ کو اُس پر اور غصہ آنے لگتا تھا۔جب اُس کی وجہ سے ضارب کو موقع ہی نہیں مل سکا تھا تو وہ کِس منہ سے اُسکے خلاف بولتا تھا؟ اُسکی نم ہوتی آنکھوں میں دیکھتے ہی عشمیرہ نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"تم کبھی کامیاب نہیں ہو گی کیونکہ میں ضارب کی حقیقت جان گیا ہوں مگر میں پھر بھی تمہیں اجازت دیتا ہوں یہاں میرے ساتھ رہ کر آزما لو۔پر چھوڑنے کی بات مت کرو۔"اُس نے فوراً کہا۔بے قراری اُس کے ہر ہر لفظ سے چھلک رہی تھی۔بے سبب ہی عشمیرہ اُسکا چہرہ دیکھے گئی جس پر ضارب کے خلاف بولتے ہوئے صرف یقین تھا۔

"مت جاؤ پلیز۔میری خاطر۔"بے ساختہ اُسکا ہاتھ اپنے سینے سے لگاتے وہ بڑے اصرار سے بولا۔لہجے میں مان ہی مان تھا۔عشمیرہ تو اُسکی حرکت پر ہی ششدر رہ گئی تھی۔گھبراہٹ میں باقاعدہ مڑ کر دیکھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کہیں فرہاد یہیں تو نہیں کھڑا پر وہ جا چکا تھا۔اُس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور چند قدم دور ہو گئی۔سرعت سے اپنا سوٹ کیس لیا اور گزرنے لگی۔وہ پھر اُسکی راہ میں حائل ہوا۔

"پلیز اب مجھے مت روکیے گا۔ابھی جا کر ابو سے بھی سر کھپانا ہے۔"اُس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اُس نے بیزاری سے کہہ دیا۔

"عشمیرہ۔"اُس کے لب پھڑپھڑائے تھے۔اُسکے اِتنے مان سے روکنے پر بھی وہ نہیں رُکی تھی اب ایک پکار پر کیسے رُک جاتی؟ اُس نے ہوا کے جھونکے کی طرح اُسے پاس سے گزرتے دیکھا۔وہ جا رہی تھی کیونکہ اُسے محبت کرنے والوں کا مان رکھنا نہیں آتا تھا۔

وہ تیزی سے سارا لان عبور کر گئی۔سر پر رکھا دوپٹہ سرک کر کندھے پر آیا تو وہ ایک لمحے کو رُکی دوپٹہ درست کیا اور پلٹ کر ایک نظر دیکھا۔منتظر نگاہوں سے اُسے تکتا وہ اب بھی وہیں کھڑا تھا۔

"اور ہاں اپنی بہن کو یاد سے بُلوا لیجیے گا۔کسی اور کو دھوکا دینے کے لیے بھی آپ کو اُسکی مدد چاہیے ہو گی۔"

اُس نے وہیں کھڑے بڑے ٹھنڈے سے انداز میں کہا اور سر جھٹکتے باہر نکل گئی۔شارم کا دِل بھاری سا ہو گیا۔وہ غلطی کر کے بھی اُسکے اِس دھوکے کی وجہ سے خود کی غلطی نہیں ماننے والی تھی۔فضا یکدم سوگوار سی ہو گئی۔شارم نہیں جانتا تھا کہ اب وہ آگے کیا کرے گا؟

***

ایک مہینہ ہو گیا تھا اُسے یہاں آئے اور جب سے وہ یہاں آئی تھی ضارب سے رابطہ نہیں ہو سکا تھا۔وہ اُسے ڈھیروں کی تعداد میں میسجز بھیج چکی تھی پر وہ ریپلائے نہیں کر رہا تھا۔آج بھی وہ صبح سے ہی اُسے میسج کر رہی تھی اور وہ گزشتہ دِنوں کی طرح سین کر کے کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔پھر اُس نے کالز ملائیں جو نظر انداز کی گئی تھیں۔ تنگ آ کر وہ سو گئی تھی۔دوپہر میں اٹھی تو پھر کال ملائی۔حیرت انگیز طور پر کال اٹھا لی گئی تھی۔

"ہیلو تھینک گاڈ آپ نے میری کال تو سُنی۔"اُس نے کال اٹھاتے ہی کہا۔

"پورا مہینہ ہو گیا ہے میں کالز اور میسجز کر رہی ہوں۔آپ میرے میسجز سین کر رہے ہیں پر ریپلائے کیوں نہیں کرتے؟"اُس نے بے چینی سے پوچھا۔

"کیا کام ہے جلدی بولو؟"دوسری طرف سے بڑی بے رُخی سے پوچھا گیا تھا۔

"یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہیں؟"عشمیرہ کے لیے اُسکا یہ انداز بالکل نیا تھا۔

"تم اُس دِن واصف کو کیوں لائی تھی اپنے ساتھ جبکہ میں نے تمہیں کہا بھی تھا کہ اکیلی آنا۔"اُسکے پوچھنے پر وہ بھڑک اٹھا تھا۔واصف اور شارم کے نام کا آسیب اُسے پہلے ہی چین نہیں لینے دے رہا تھا تبھی اُسے عشمیرہ کی وہ حرکت اب تک نہیں بھولی تھی۔اُسے عشمیرہ پر سخت غصہ تھا۔وہ دونوں اب بھی اُسے سامنے آ کر، کھل کر مقابلہ کرنے کے چیلنج کر رہے تھے۔اُنکے میسجز کی وجہ سے ہی وہ اکثر اپنا یہ اکاؤنٹ لاگ آؤٹ رکھتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میری بات سُنیں۔میں اکیلی ہی آئی تھی پر عین موقع پر واصف بھائی آ گئے۔اِس میں میرا کیا قصور تھا؟"اُس نے بتایا۔ضارب نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"ویسے بھی اگر واصف بھائی آ بھی گئے تھے تو کیا آفت آن پڑی؟ آپکو بزدلوں کی طرح بھاگنا نہیں چاہیے تھا۔ایٹ لیسٹ فیس تو کرتے۔کل کو اِس سے بھی بڑا سٹیپ لینا ہے تب بھی تو میری فیملی کو فیس کرنا پڑے گا۔"آخر اُس نے اُسے آڑے ہاتھوں لیا۔شارم کے آخری ملاقات والے الفاظ اُسے اب بھی یاد تھے۔اُسی کے پیشِ نظر وہ ضارب سے ڈری ہوئی تھی۔

"کیا مطلب؟ کیسا سٹیپ؟"وہ بے طرح چونکا تھا۔

"میں شارم کا گھر چھوڑ آئی ہوں۔امی کے ذریعے ابو کے کان میں بھی بات ڈلوا دی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے میری شارم سے علیحدگی کروا دیں۔تاکہ میں آپکے بارے میں گھر بات کر سکوں۔"اس نے دھماکا کیا تھا۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا؟"ضارب کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔اُسے عشمیرہ سے ایسی جرات کی توقع نہیں تھی۔ اُسے اب سمجھ لگی تھی کہ اُس محترمہ کے شوہر نے اُسے منظرِ عام پر لانے کے لیے کیوں طوفان اٹھایا ہوا تھا۔

"کیا مطلب؟ آپ بھی تو یہی چاہتے ہیں۔"اُسکی حیرت عشمیرہ کے لیے پریشانی کا باعث تھی۔اُس نے تشویش سے پوچھا۔

"میں بعد میں بات کرتا ہوں۔"جواب دینے کی بجائے وہ کال کاٹ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اِتنے اہم موضوع کو بیچ میں چھوڑے وہ چلا گیا تھا۔آج پہلی دفعہ عشمیرہ کو اُس کے بارے میں منفی خیالات آئے تھے۔اُس نے دوبارہ کال ملائی مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا۔

"ابو بُلا رہے ہیں عشمیرہ۔"

کچھ دیر بعد زرمین اُسے بلانے کے لیے آ گئی۔وہ فی الحال زرمین سے بھی ضارب کے متعلق کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی اپنے تاثرات نارمل کیے۔

"کیوں؟" لاپرواہی سے پوچھا تھا۔

"کیوں کا کیا مطلب؟ وہ تمہیں بُلا نہیں سکتے کیا؟"زرمین کو اُسکے کیوں پر حیرت ہوئی تھی۔

"ایک مہینہ ہو گیا تمہیں آئے پر تم نے اُن سے بات تک نہیں کی۔"اُس کے خاموش رہنے پر اُس نے خود ہی احساس دلایا۔

"تو کونسا اُنہوں نے کر لی۔"اُس نے کندھے اچکاتے کہا۔

"وہ ابو ہیں تمہارے۔اگر پہل نہیں کر پا رہے تو تم کر لو۔"زرمین نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"مسئلہ پہل کرنے کا نہیں۔مسئلہ اُنکی انا کا ہے۔بلکہ وہ انا کا پورا قلعہ ہیں اور میں بھی اُنہی کی بیٹی ہوں۔میرا بھی یہی مسئلہ ہے۔اور میری انا اُن سے بھی زیادہ بڑی ہے۔"اُس نے بے نیازی سے کہا۔زرمین اُسے دیکھ کر رہ گئی۔

"اپنوں کے ساتھ یہ انا کا کھیل نہیں کھیلتے عشمیرہ۔"اُس نے تاسف سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اچھا پلیز اماں نہ بنو میری۔"ہمیشہ کی طرح عشمیرہ نے بیزاری سے ٹال دیا۔زرمین کو مزید کوئی لیکچر دینے کو پَر تولتے دیکھ کر اُس نے فوراً اُس کے موبائل سے واصف کی چیٹ کھول کر اُسکے سامنے کی۔

"یہ واصف بھائی کے میسج دیکھو۔کہہ رہے ہیں کہ تمہیں اپنی آگے کی زندگی کے لیے اُنہیں کنسیڈر کرنا چاہیے۔ اب تو ابو کی بھی یہی مرضی ہے۔اُنہیں ہاں کر دو نا۔"

وہ جب سے یہاں آئی تھی زرمین کا موبائل استعمال کر رہی تھی۔اپنا اُسکا موبائل ٹوٹ چکا تھا۔شارم نے جو خرید کر دیا تھا وہ خود ہی توڑ بھی دیا تھا۔وہ وہیں چھوڑ آئی تھی اُسے اور اب بڑے حق سے زرمین کا موبائل استعمال کر رہی تھی۔

"فار گاڈ سیک عشمیرہ۔میں ابھی۔۔۔"

وہ جو بمشکل اپنا غم بھولتی تھی عشمیرہ یا واصف اُسکا غم تازہ کر دیتے تھے۔وہ بے بسی سے کچھ کہتی کہ عشمیرہ اُسکی بات کاٹ گئی۔

"اب پلیز یہ مت سنانا کہ تم عدت میں ہو۔بہن پتہ ہے مجھے۔میں کونسا کہہ رہی ہوں ابھی ہی کر لو شادی۔دو مہینے اور کچھ دِن رہ گئے بس تب تک واصف بھائی کو تو گرین سگنل دے دو۔"اُس نے بڑی آسانی سے کہہ دیا تھا۔

"شٹ اَپ عشمیرہ۔کتنا آسان ہے تمہارے لیے شادی بیاہ، عدت اور طلاق کا معاملہ۔"اُس نے سختی سے ڈانٹا پر عشمیرہ کے کان پر جوں بھی نہیں رینگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کس نے کہا کہ آسان ہے؟ ویسے تو مجھے اب واصف بھائی بھی زہر لگنے لگے ہیں۔لیکن دیکھو تمہیں تو ہمیشہ سے چاہتے ہیں۔اور اب ہی جا کر تو ابو کی آنکھیں کھلی ہیں۔زمانوں سے اُنکی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی۔مزا بڑا آیا۔ابو کا علاج ایسے ہی ہونا تھا۔"وہ اُسکے اردگرد چکر کاٹتی بڑے چٹخارے لے کر بول رہی تھی۔زرمین تو اُسکی آخری بات پر دہل ہی گئی تھی البتہ دروازے پر کھڑا وجود وہیں سے پلٹ گیا تھا۔

"اللہ سے ڈرو عشمیرہ۔جو ماں باپ کا علاج سوچتے ہیں اللہ اُنکا علاج کر دیتا ہے۔"اُس نے سنگین لہجے میں کہا۔

"استغفر اللہ تم تو بس بددعائیں دینے کے لیے ہی پیدا ہوئی ہو۔"جس طرح زرمین نے کہا تھا عشمیرہ حقیقتاً ڈر گئی تھی۔

"میں جا رہی ہوں ابو کی عدالت میں۔"منظر سے ہٹتے ہوئے اُس نے کہا۔

"ابو اپنی عدالت میں نہیں بُلا رہے تھے۔کھانے کی میز پر بُلا رہے ہیں۔"

زرمین اُسکے پیچھے گئی جو ڈائننگ ہال کی بجائے میر زبیر کے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔

"میرے، یعنی عشمیرہ کے کھانے کی فکر۔واہ کیا بات ہے۔یہاں تو اچھے اچھوں کی کایا پلٹ گئی۔"

وہ وہیں ڈائننگ ہال کے باہر رُک گئی تھی۔اُنہی پیروں پر پلٹ کر اُس نے بڑی حیرت سے کہا۔زرمین تاسف سے سر ہلاتے ہال میں چلی گئی۔عشمیرہ بھی اُسے پیچھے پیچھے چلی آئی تھی۔

"کِس کی کایا پلٹی؟"نورین نے چاولوں سی بھری ڈِش میر زبیر کی طرف بڑھاتے عشمیرہ سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ابو کی اور کس کی۔"اُس نے بڑے دھڑلے سے کہا۔میر زبیر سمیت باقی دونوں وجود بھی ساکت ہوئے تھے جبکہ وہ خود بے فکری سے اپنے لیے پانی ڈالنے لگی۔

"بکواس بند کرو۔"نورین نے سختی سے گھرکا۔

"آپ نے ہی تو پوچھا تھا۔اب جھوٹ تو نہیں بول سکتی تھی نا۔"اُسکی ڈھٹائی عروج پر تھی۔اِس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔میر زبیر نے گہری سانس بھری اور خاموشی سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔عشمیرہ کے لیے یہ خاموشی جیسے سیز فائر کا اعلان تھی اور اُسے یہ اعلان پسند نہیں آیا تھا۔

"خاموشی سے کھانا کھاؤ۔"اُسے کچھ بولنے کو پَر تولتے دیکھ کر نورین نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔حیرت انگیز طور پر ماں کی بات مانتے وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔پھر کھانے کی میز پر کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔گھنٹے بعد وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے جب زرمین سب کے لیے چائے بنا کر لے آئی۔میر زبیر عشمیرہ سے بات کا آغاز کرنے لگے تو اُسے ٹی وی سکرین میں بری طرح غرق پایا۔ریموٹ اُنہی کے پاس تھا تو ٹی وی بند کر دیا گیا۔عشمیرہ نے چونک کر باپ کی طرف دیکھا۔جانتی تھی یہ کام وہی کر سکتے تھے۔اِن دو باپ بیٹی کی الگ ہی دنیا تھی۔زرمین سر جھکائے مسکرا کر رہ گئی۔

"ایک مہینہ ہو گیا تمہیں آئے۔تمہارا شوہر روز مجھے کالز کرتا ہے کہ تمہیں واپس بھیجیں۔کب جانا ہے تم نے؟"

اُنہوں نے حیرانی سے خود کو تکتی عشمیرہ سے پوچھا۔اُنکی بات سُن کر اُس حیران چہرے پر سنجیدگی اُتر آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کس نے کہا میں واپس جانے کے لیے آئی ہوں؟ اور اُس دھوکے باز، مکار فیملی کے بیچ تو میں مر کر بھی نہ جاؤں۔ امی نے آپکو میرا جواب بتایا نہیں کیا؟"اُس نے ماں کی طرف دیکھتے پوچھا جو چائے میں مگن خود کو باپ بیٹی کے مکالمے سے بے نیاز دِکھا رہی تھیں۔

"تمہاری امی نے مجھے تمہارا جواب بتا دیا تھا۔مگر تمہارے شوہر نے بھی مجھے بہت کچھ بتایا ہے۔"اب کی بار اُنکی آواز تیز تھی۔

"ہنہہ جھوٹ ہی بولا ہوگا جو اُسکا کام ہے۔"عشمیرہ نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔بیٹی کے انداز پر وہ دونوں میاں بیوی حیران ہی تو رہ گئے تھے البتہ زرمین نے ٹوکا۔

"بی ہیو عشمیرہ۔"

"پلیز اب ہر بات پر مجھے مت ٹوکنا۔"اُس نے الٹا زرمین کو ہی سُنا دی۔میر زبیر کو اُسکی لاپرواہی ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔

"تم اُسکی ماں سے جھوٹ بول کر گھر سے نکلیں اور ہوٹل میں اُس بدبخت، کمینی ذات کے لڑکے کو ملنے کے لیے بُلایا۔بتاؤ کیا یہ جھوٹ ہے؟"دانت پیستے وہ دبی دبی آواز میں چلائے تھے کہ نیچے سے ساری آوازیں دوسری منزل پر مقیم میر عمیر کے خاندان تک باآسانی جاتی تھیں۔

"عشمیرہ۔"نورین پر تو حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹا تھا۔اُنہوں نے بے یقینی سے عشمیرہ کی طرف دیکھا۔اُنکی نسبت زرمین نارمل تھی۔یوں معلوم ہوتا تھا کہ اُسے ساری کہانی پہلے ہی معلوم تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہاں بالکل۔اِس نے آپ سے کہا کہ واپس نہیں جاؤں گی، مجھے طلاق دِلوا دیں وغیرہ۔اِس نے یہ نہیں بتایا کہ خود کیا کارنامہ سر انجام دے کر آئی ہے؟"اُنہوں نے حیران و پریشان نظر آتی بیوی سے پوچھا۔اُنہیں یوں لگا تھا جیسے ماں بیٹی کے راز سے واقف تھی بس اُنہیں ہی لاعلم رکھا گیا تھا۔نورین ہمیشہ کی طرح اپنی صفائی میں خاموش ہی رہیں۔عشمیرہ کو اُن پر غصہ آیا تھا جو ہمیشہ کی طرح نورین پر چڑھ دوڑے تھے۔

"آپ اب امی کے پیچھے پڑ جائیں۔امی کو کچھ معلوم نہیں تھا۔"اُس نے جھنجھلا کر کہا۔

"یعنی تم مانتی ہو کہ تم نے وہ سب کیا؟"اُنکی تیوری چڑھ گئی تھی۔

"مجھے ماننے پر کوئی اعتراض نہیں۔گئی تھی میں۔کیونکہ جس شخص کیساتھ آپ نے مجھے زبردستی باندھ دیا ہے میں اُسے پسند نہیں کرتی۔نہ ہی اُس کے ساتھ خوش رہ سکتی ہوں۔"

کچھ توقف کے بعد اُس نے بڑے دو ٹوک انداز میں بغیر کسی سے ڈرے اعتراف کیا۔نورین تو اُس کی بے باکی پر ساکت رہ گئی تھیں۔اُنکی نسبت آج پہلی دفعہ میر زبیر خود پر بہت قابو پائے ہوئے تھے۔

"وہ بچہ اِتنا سلجھا ہوا اِتنا صابر نکلا کہ پچھلے ایک مہینے سے صرف مجھ سے گزارش ہی کرتا رہا کہ عشمیرہ کو واپس بھیج دیں۔میرے پوچھنے پر بھی اُس نے مجھے کچھ نہیں بتایا بس یہی کہتا رہا کہ میری ہی غلطی کی وجہ سے ناراض ہوئی ہے۔آج وہ مجھ سے میرے آفس میں ملنے آیا تھا اور میرے بہت اصرار کے بعد بالآخر اُس نے ساری بات بتائی۔"

وہ نورین کو بتا رہے تھے جو اُنکی بات سُن کر عشمیرہ پر افسوس ہی کر سکی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اِس کی جرات ملاحظہ کریں نورین بیگم۔پھر کہتی ہے باپ انا کا قلعہ ہے۔باپ کا اچھا علاج ہونا چاہیے۔باپ نے کبھی اپنی بیٹی نہیں سمجھا۔ارے ایسی باغی اولاد کو کون باپ اپنی بیٹی مانے گا؟"وہ دبے لہجے میں بولتے اُن دونوں بہنوں کو حیران کر گئے تھے۔زرمین کو افسوس ہوا کہ میر زبیر کمرے میں ہوئی اُنکی گفتگو سُن چکے تھے۔لحظہ بھر کو عشمیرہ کو بھی شرمندگی ہوئی مگر اُنکی آخری بات نے اُسکی ساری شرمندگی دور کر دی تھی۔

"آپ نہ مانیں مجھے اپنی بیٹی۔کونسا ایسا کرنے سے حقیقت بدل جائے گی۔"اُس نے منہ بگاڑ کر کہا۔

"ہاں تو جب یہی حقیقت ہے تو تم نے باپ کی عمر کا لحاظ کیوں نہ کیا؟ کیوں بوڑھے باپ کے سر پر خاک ڈلوانے پر تُلی ہو۔"

وہ آج جتنے تحمل کا مظاہرہ کر رہے تھے یہ اُنکی فطرت کے قطعی خلاف تھا۔وہ عاجز آ کر بے بسی سے کہہ رہے تھے۔شوہر کو اِس قدر مجبور دیکھ کر نورین رو پڑیں۔زرمین کو بھی گہرے تاسف نے آ گھیر۔عشمیرہ آج پہلی دفعہ میر زبیر کو کمزور پڑتے دیکھ رہی تھی۔ہمیشہ حالتِ جنگ میں رہنے والے باپ کو آج پہلی دفعہ وہ جنگ بندی کی حالت میں دیکھ رہی تھی۔اور وہ ایسے بالکل اچھے نہیں لگ رہے تھے۔اُسے شدت سے احساس ہوا۔

"ابو۔۔!آپ مجھے اُس ناپسندیدہ ریلیشن سے باہر نکلوا دیں۔مجھے آپ سے اور کچھ نہیں چاہیے۔پلیز۔"

اُس نے آہستہ آواز میں کہا۔نورین اُسے دیکھ کر رہ گئیں۔زرمین تو اُسے اچھے سے جانتی تھی اِس لیے افسوس کرنے کے ساتھ اُسکی ہدایت کی دعا ہی کر سکتی تھی۔میر زبیر اُسکی خواہش سُن کر کتنی ہی دیر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُسکا چہرہ تکتے رہے جہاں صرف بے نیازی تھی۔کوئی شرمندگی، کوئی ملال نہیں تھا۔اُنہیں اُس پر شدید غصہ آیا تھا۔

"اُس کے بعد تم کہو گی کہ تمہارا اُس کمینی ذات کے لڑکے سے رشتہ بھی جوڑ دیں۔تو کیا ہم تمہاری وہ ناجائز بات بھی مانیں گے؟"جب سے زرمین اُنکے گھر لوٹ آئی تھی اُنکے اندر اپنے آپ ہی تبدیلی آ گئی تھی۔وہ بہت زیادہ برداشت کرنے لگے تھے۔اب بھی بڑے تحمل اور برداشت سے اُنہوں نے پوچھا تھا۔

"ظاہری بات ہے وہ میرا حق ہے۔طلاق لے کر ساری زندگی آپ کے در پر تو بیٹھنے سے رہی جو مجھے ایک مہینہ برداشت نہیں کر سکے۔"اُس نے بڑے دھڑلے سے یہ بھی کہہ دیا تھا۔نورین کو یقین تھا کہ کہیں اُنکی تربیت میں ہی کمی رہ گئی تھی۔

"بیٹیاں اپنے گھروں میں ہی اچھی لگتی ہیں۔شادی شدہ بیٹی ماں باپ کے گھر بیٹھی اُنکے لیے بوجھ ہی بن جاتی ہے۔پر افسوس آج کل کی سرکش اولاد صرف اور صرف اپنا سوچتی ہے۔ماں باپ جائیں بھاڑ میں۔"طویل خاموشی کے بعد وہ افسردگی سے بولے تھے۔ایک زرمین کا غم اللہ کی طرف سے تھا اور ایک غم اُنکی یہ دوسری اولاد اُنہیں دینا چاہتی تھی۔باپ کو اتنا پریشان دیکھ کر زرمین کا سخت دِل دکھا تھا۔

"میری پسند پوچھنا میرا حق تھا ابو۔میں جِسے پسند کرتی ہوں، زندگی اُسی کے ساتھ گزارنے کا حق رکھتی ہوں۔"باپ کی پریشانی وہ بھی بھانپ گئی تھی مگر اُس کی زبان کو سکون نہیں تھا۔اپنے حق کی بات اُس نے کرنی تھی کر کے رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بھلے وہ شخص تمہارے لیے بہتر نہ ہو۔درست انتخاب ثابت نہ ہو۔"اُنہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اور یہ ضرور آپ سے شارم نے کہا ہو گا۔ابو جھوٹ بولتا ہے وہ انسان۔ایک نمبر کا جھوٹا ہے۔"

اُسے پورا یقین تھا کہ ضارب کے متعلق کوئی بھی غلط اطلاع شارم کے علاوہ اور کوئی نہیں دینے والا تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی۔وہ کیوں جھوٹ بولے گا۔اُس نے مجھے واصف کی گواہی بھی دلوائی ہے۔اُس دِن ہوٹل میں واصف نے ہی بروقت پہنچ کر اُس پنچ انسان سے تمہیں بچایا تھا نا؟"وہ یکدم جلال میں آئے تھے۔ایک طرف شارم تھا جو اُسکی غلطی ہوتے ہوئے بھی بغیر اُس پر کوئی الزام لگائے تحمل سے معاملہ حل کرنا چاہتا تھا اور ایک طرف یہ تھی جو اپنی غلطی بھی نہیں مانتی تھی اور الٹا اُسے ہی جھوٹا کہہ رہی تھی۔

"اِتنا ہی دِل والا تھا، اِتنا ہی سچا تھا تو کیوں نہ آیا تمہاری خاطر اُس کے سامنے۔آ جاتا، بیٹھتا، دو ٹوک بات کرتا۔کیوں نہیں کی اُس نے بات؟"

اِس پر تو وہ واقعی لاجواب تھی۔اِسکا جواب تو وہ خود بھی ضارب سے پوچھنا چاہتی تھی۔عقلمند ہوتی تو اب تک خود ہی سمجھ چکی ہوتی۔

"بلکہ وہ تو اُس دِن سے مفرور ہے۔واصف اور شارم اُسکی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ہوٹل کی سی سی ٹی فوٹیج میں سے بھی اُسے ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔جس دِن وہ مل گیا شارم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔"وہ سنگین لہجے میں کہہ رہے تھے۔نورین پر تو آج حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔اُنکی اولاد کی وجہ سے کیا کچھ ہو رہا تھا اور اُنہیں کوئی خبر تک نہیں تھی۔

"وہ ہوتا کون ہے اُسے سٹالک کرنے والا؟ اُسے آخر یہ حق دیا کس نے؟"باپ کی بات سُن کر وہ بھڑک ہی تو اٹھی تھی۔

"اُسی ذات نے جس نے اُسکے ساتھ تمہارا اِتنا پاکیزہ رشتہ بنایا۔"اُسکے یوں بھڑکنے پر بھی وہ سنجیدگی سے گویا ہوئے۔

"ہنہہ پاکیزہ۔پاکیزہ تو تب ہوتا نا جب وہ اِس رشتے کی بنیاد کسی دھوکے کے بغیر رکھتا۔"اُس نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔اور کتنا چالاک تھا وہ۔اُسے ہی برا بناتا جا رہا تھا۔کچھ اُسکی بھی تو حقیقت پتا چلتی اِنکو۔اُس نے اُنہیں بھی اُسکی حقیقت بتانے کی ٹھان لی تھی۔

"جانتے بھی ہیں آپ لوگ کے اُس نے کیا کیا ہے؟"

وہ ماں اور باپ دونوں کو دیکھتے اپنی طرف سے بہت بڑا انکشاف کرنے لگی تھی۔زرمین جانتی تھی اب کیا بتائے گی وہ اُنہیں۔اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی زرمین ہی بول پڑی۔

"شارم نے کچھ غلط نہیں کیا ابو۔اُس نے جو بھی کیا اُس کے پیچھے اُسکا جو مقصد تھا اُسکی گواہ میں ہوں۔اُس نے جو بھی کیا عشمیرہ کی بہتری کے لیے کیا۔مجھے واصف نے سب بتایا تھا۔"وہ اِس وقت عشمیرہ کی نہیں بلکہ شارم کی بہن لگ رہی تھی۔زرمین نے اُسکی گواہی دے دی تھی، میر زبیر کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لیے یہی کافی تھا۔یوں بھی اُنہیں شارم پر یقین تھا۔ گزشتہ ایک مہینے میں وہ اُسے جتنا پرکھ چکے تھے اُنہیں اُس پر عشمیرہ سے بھی زیادہ بھروسہ ہو گیا تھا۔

"اوہ، واؤ۔گریٹ۔۔۔۔"

عشمیرہ تو زرمین کے تیور دیکھ کر ہی حیران رہ گئی تھی۔وہ جو پچھلے بیس منٹ سے اُسکے لیے ایک لفظ نہیں بولی تھی شارم کے لیے فوراً بول پڑی تھی۔اور بولی بھی تو کیا؟

"یعنی دھوکے بازوں کی فہرست میں ایک اور شخص کا اضافہ ہو گیا۔میری سگی بہن۔"زرمین بھی شارم کے کیے کی گواہ تھی یہ بات اُسے تیر کی طرح لگی تھی۔

"خیر مجھے فرق نہیں پڑتا۔میں اب عادی ہو گئی ہوں اپنوں سے چوٹ کھانے کی۔"

یہ کہتے ہوئے اُس نے میر زبیر کو بھی دیکھا تھا۔چند لمحے وہاں خاموشی چھائی رہی پھر وہی بولی تھی۔

"مجھے اُس کیساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا۔اُسے بولیں ابھی کے ابھی مجھے طلاق دے۔"اپنا دو ٹوک، حتمی فیصلہ سُنا کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔باپ کے سامنے اُسکے کھلے عام مطالبے پر نورین انگشتِ بدنداں تھیں۔اُنہیں لگ رہا تھا آج اپنی اِس اولاد کی وجہ سے وہ شوہر کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی تھیں۔

"بغیر کسی شرعی عذر کے طلاقیں ہو جاتی ہیں؟ صرف اِس بنا پر کہ لڑکی رشتہ قائم نہیں رکھنا چاہتی۔"

حد درجہ تحمل سے پوچھا گیا حالانکہ اِس ناجائز مطالبے پر کم سے کم وہ ایک تھپڑ کی تو مستحق تھی۔اول تو اُنکی طبیعت میں کافی بدلاؤ زرمین کے ساتھ جو ہوا اُس کی وجہ سے آیا تھا دوسرا، کچھ ہاتھ شارم کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

بھی تھا جو پچھلے ایک ماہ سے اُنہیں عشمیرہ کا معاملہ بے حد سنگین ہونے کے باوجود دھیمے انداز میں سنبھالنے کے لیے مسلسل کہتا رہتا تھا۔

"ہو جاتی ہیں۔بالکل ہوتی ہیں۔جب میں ایک شخص سے مطمئن نہ ہوں تو میں کیسے اُس کیساتھ رہ سکتی ہوں؟"

عشمیرہ اُنکی طرف دیکھتے پوچھ رہی تھی۔اُنکی ڈھیل اُسے ہر طرح کا جواب دینے پر اکسا رہی تھی۔

"جو بھی ہو۔بہرحال وہ کسی صورت میں تمہیں طلاق دینے کو راضی نہیں۔بہتر یہی ہے کہ اُسکے ساتھ بیٹھ کر معاملات سلجھانے کی کوشش کرو۔"اُسکی طرف دیکھتے میر زبیر کچھ توقف کے بعد حتمی انداز میں بولے۔وہ اپنا فیصلہ سُنا کر اپنی طرف سے معاملہ سمیٹ چکے تھے۔

"آپ کیا بات کر رہے ہیں ابو؟"وہ بے یقینی سے بولی۔وہ علیحدگی کی بات کر رہی تھی اور وہ معاملات سلجھانے کی۔ اُسے لگ رہا تھا جیسے وہ اُسکی بات سمجھے ہی نہیں۔اُنہوں نے کندھے اچکا دیے تو وہ مزید بھڑک اٹھی۔اُسکو لگ رہا تھا ہر کوئی اُسکی بے بسی کا فائدہ اٹھا رہا تھا۔غصے اور بے بسی کی ملی جلی کیفیت میں وہ بولی تو سب کے پیروں تلے سے زمین کھسکا گئی۔

"شارم کو تو میں دیکھ لوں گی۔اُس سے علیحدگی تو اب ہر حال میں ہوگی چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔مگر آپ میری ایک بات سُن لیں اگر آپ نے اب ضارب کے متعلق نہ سوچا تو میں اُسکے ساتھ بھاگ جاؤں گی۔"اُس نے میر زبیر کی طرف دیکھتے بڑے بے باک انداز میں دھمکی دی اور تن فن کرتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔پیچھے نورین سینے پر ہاتھ رکھے وہیں گر سی گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"امی۔۔۔"زرمین لپک کر ماں کی طرف گئی۔

"امی کیا ہوا آپکو۔"اُنکا چہرہ تھپتھپاتے وہ بے چینی سے پوچھ رہی تھی۔پر نورین کو جو جھٹکے آج اُنکی اولاد نے دیے تھے اُس نے ٹھیک ٹھاک اُنکی حالت بگاڑ دی تھی۔میر زبیر کی مدد سے وہ اُنہیں اُنکے کمرے میں لے گئی۔اُنکی بی پی کی دوا اُنہیں دی اور کتنی ہی دیر اُنکے پاس بیٹھی رہی۔اِس دوران میر زبیر کو اُس نے بے چینی سے کبھی کمرے میں چکر کاٹتے دیکھا تو کبھی موبائل کان سے لگائے کسی سے بات کرتے دیکھا۔اُسے حیرت تھی کہ زرا زرا سی بات پر غصہ کرنے والے باپ نے آج اِتنی بڑی بڑی باتوں کو کیسے برداشت کر لیا۔کچھ دیر بعد وہ نورین کو دیکھنے آئے تو اُنکے جھکے کندھے اور تھکی تھکی سی طبیعت دیکھ کر نورین پھپھک پھپھک کر رو پڑیں۔

"آپ نے اُسکی اِتنی بڑی بات سُنی بھی کیوں۔ایک تھپڑ کیوں نہ جڑ دیا اُس کے منہ پر۔"اُنہوں نے روتے ہوئے کہا۔اُنہیں عشمیرہ پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

"میں نے اب اُسکا معاملہ شارم پر چھوڑا۔بڑا سمجھدار بچہ ہے وہ۔تم بھی فکر مت کرو۔"اُنہوں نے بڑی نرمی اور ملائمت سے کہا۔

"آپ ابھی شارم سے بات کر رہے تھے؟"زرمین کو شک سا ہوا۔

"ہاں۔جاؤ اُس بدبخت سے کہو بُلا لے اُس لڑکے کو گھر۔اُسے اگر رشتہ چاہیے تو آ کر پہلے مجھ سے مِلے۔میں دیکھوں گا، پرکھوں گا اور جو ہو گا عزت دار طریقے سے ہو گا۔"اُنہوں نے تھکے سے انداز میں زرمین کو کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

باپ کی بات اُسے کافی عجیب سی لگی تھی۔اگر وہ واقعی ابھی شارم سے بات کر رہے تھے تو اُنہیں کم سے کم ضارب کو رشتے کے لیے نہیں بُلانا چاہیے تھا۔پتہ نہیں کیوں اُسے ابو کا عشمیرہ کے اِتنے سنجیدہ معاملے میں اِتنا لاپرواہ انداز کھٹک رہا تھا۔

"مگر ابو شارم کا کیا؟"اُس نے جھجک کر پوچھ ہی لیا۔

"تم فکر نہ کرو بیٹا۔وہ سب سنبھال لے گا۔"اُنہوں نے بڑے مان سے کہا۔زرمین زیادہ بحثوں میں کبھی نہیں پڑی تھی اِسی لیے خاموشی سے اٹھ گئی۔میر زبیر بار بار تسلی دِلا رہے تھے اور اُسے اُن پر یقین تھا۔

باپ سے ٹھیک ٹھاک زبان چلانے کے بعد اب وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔اُسے نورین کے دکھ کا شدت سے احساس تھا مگر اب وہ پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔شارم پر تو اُسے شدید تاؤ آ رہا تھا جس نے اُسکے باپ کو اُسکے خلاف کیا تھا۔اُسکا دِل چاہ رہا تھا کال کر کے اُسے کھری کھری سنائے مگر پچھلے ایک مہینے سے ایک دفعہ بھی اُس نے کوئی رابطہ رکھنے کی کوشش نہیں کی تھی تو اب بھی ڈٹی رہی۔کتنی ہی دیر وہ ٹہلتی رہی اور سوچتی رہی آگے کیا کرے گی جب زرمین کے موبائل پر کال آنے لگی۔کال کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ شارم ہی تھا۔

"میں آپکو ہی کال کرنے والی تھی۔"کوئی سلام نہ دعا اُس نے سیدھا وہی کہا جو سوچ رہی تھی۔

"زہے نصیب۔ایسا بھی کیا کام پڑ گیا بندہ ناچیز سے؟"دوسری طرف وہ شوخ ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کام تو کوئی نہیں تھا۔منہ بھر کر بد دعائیں دینے کے لیے کال کرنی تھی۔"اُس نے دانت پیستے کہا۔شارم جانتا تھا جو بھی اُنکے گھر میں ہوا تھا اور اُسکے بعد اُسکا اِتنا جلنا کڑھنا تو بنتا ہی تھا۔

"ویسے کتنی نا انصافی ہے یہ کہ جو ہماری ہر دعا کا حصہ ہوں وہ ہمیں بد دعائیں دینے لگیں۔واہ مولا تیری شان۔"

اُس کے موڈ میں بالکل کوئی فرق نہیں آیا تھا۔اُس نے واقعی دہائی دی تھی۔

"اوہ پلیز۔مجھے، ایٹ لیسٹ آپ جیسے دھوکے باز کی دعاؤں کی ضرورت نہیں ہے۔"اُس نے ناگواری سے کہا۔اِس بات پر شارم کو چپ لگی تھی۔موڈ بدل گیا تھا۔

"تمہارے ابو کی کال آئی تھی۔"سنجیدگی سے بتاتے وہ کام کی بات پر آیا۔

"درخواست کر رہے تھے کہ اُنکی بیٹی کو جلد از جلد چھوڑ دوں۔"اُس نے بتایا۔

"شکر ہے ابو نے بھی کبھی کوئی اچھا کام کیا۔"عشمیرہ کے لیے یہ واقعی حیران کُن بات تھی۔اُسے لگ رہا تھا اُسکی دھمکی کام کر گئی تھی۔

"جانتی ہو شیطان کا پسندیدہ فعل کیا ہے؟"اُسکا سوال موضوع سے کافی ہٹ کر تھا۔عشمیرہ الجھ گئی مگر کچھ بولی نہیں۔

"نہیں جانتی ہو گی۔چلو میں ہی بتا دیتا ہوں۔"خاموشی پر اُس نے خود ہی کہہ دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اُس مردود کا پسندیدہ فعل ہے میاں بیوی کے درمیان لڑائی کروانا۔اُنہیں الگ کروانا۔اور جب اُسکا کوئی ساتھی اُسے اطلاع دیتا ہے کہ میں نے فلاں میاں بیوی کی علیحدگی کروائی تو وہ اُسکے فعل کو پسند کرتا ہے۔یہی نہیں بلکہ اُسے شاباش بھی دیتا ہے۔"اُس نے بڑے افسوس سے بتایا تھا۔

"واٹ؟ آپ مجھے شیطان کہہ رہے ہیں؟"عشمیرہ اُسکی بات سے یہی سمجھ سکی تھی۔وہ چِلا اٹھی تھی۔اُسکے تاثرات تصور میں لاتے شارم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"میری گناہگار زبان سے تو ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔"معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ اُس نے بڑے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"ہاں لیکن عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔"ایک لمحے کے توقف کے بعد اُس نے مزید کہا۔سمجھ آنے پر عشمیرہ کا فشار خون خطرناک حد تک بڑھا۔اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ شارم کا کیا حشر کر دے گا۔اور اِس وقت اُسکے بس میں صرف یہی تھا کہ وہ کھٹاک سے فون بند کر دیتی۔

"ٹو ہیل وِد یُو۔"اُس نے غرا کر کہا اور جھٹکے سے کال کاٹ کر موبائل بیڈ پر اچھال دیا۔پہلے میر زبیر اُسے بے بس کر رہے تھے اور اب وہ اُسکی بے بسی سے مزہ لے رہا تھا۔اُسکا دِل چاہا کہ وہ غصے سے چلائے۔اِس سے پہلے کہ وہ چلاتی زرمین کی پُرسکون آواز نے اُسے ایسا کرنے سے روکا۔

"غصے پر قابو پانا سیکھو۔لڑکیوں کو ایسا خطرناک غصہ زیب نہیں دیتا۔"

اُس نے دروازے کے فریم پر ہاتھ باندھے کھڑی زرمین کو دیکھا تو نئے سِرے سے غصہ آیا۔زرمین نے اُسکی تیوری مزید چڑھتے ہوئے دیکھ کر فوراً کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ابو کہہ رہے ہیں ضارب سے کہو گھر آ کر اُن سے مِلے۔وہ جو فیصلہ کریں گے اُسے دیکھ، پرکھ کر کریں گے۔"

"بہت مہربانی ہو گی اُنکی۔"اُس نے طنزاً کہا۔اندر سے اُسے حیرانی بھی تھی کہ میر زبیر ضارب کے اِتنا خلاف ہونے کے باوجود کیسے اُس کے لیے مان گئے۔

"عشمیرہ پلیز ایسا مت کرو اور ابو کو۔۔"زرمین نے ہمیشہ کی طرح اُسے سمجھانے کی کوشش کرنی چاہی مگر وہ نخوت سے اُسکی بات کاٹ گئی۔

"تم پلیز میرا پیچھا چھوڑ دو۔جا کر اُنہی کو نصیحتیں کرو جو تمہارے چہیتے ہیں۔"جتنا اُسے زرمین کی بے وفائی پر دُکھ ہوا تھا یہ بس وہی جانتی تھی۔

"مگر عشمی۔"زرمین کو بھی اُسکی ناراضگی کی فکر تھی۔

"چلی جاؤ پلیز۔مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔"اُس نے ہاتھ ہی جوڑ ڈالے تھے۔سخت عاجز آ چکی تھی وہ اِن سب سے۔زرمین تاسف سے اُسے دیکھ کر رہ گئی۔اُسکے جانے کے بعد عشمیرہ کو ایک نئی فکر لاحق ہو گئی تھی کہ ضارب سے رابطہ کیسے کرے؟

وہ تو اُسکی بات سننے کو راضی نہیں تھا۔واصف سے سامنا کرنے سے کترا گیا تھا۔میر زبیر سے ملاقات پر کیسے رضا مند ہو گا؟

***

اُسے دیکھ کر اُس نے ہمیشہ کی طرح راستہ بدل لیا تھا۔وہ اُنکے لاؤنج کے دروازے پر کھڑا تھا جبکہ اُسے دیکھ کر وہ وہیں سے پلٹ گئی تھی۔

"زری رُکو۔میری بات تو سُنو۔"

آج کتنے دِنوں بعد وہ نظر آئی تھی ورنہ اُسکی موجودگی میں نہ وہ سامنے آتی تھی نہ ہی اُسکے کسی میسج کا جواب دیتی تھی۔

"آپ پھر میرے رستے میں آ گئے ہیں۔میں آپ کو پہلے بھی کافی دفعہ انکار کر چکی ہوں آپکی سمجھ میں میری بات کیوں نہیں آتی؟"وہ رُخ موڑ کر کھڑی تلخی سے بولی تھی۔وہ اب ہمیشہ اُسے اِس بڑی سی سفید چادر میں نظر آتی تھی جو اُس نے اب بھی اوڑھ رکھی تھی۔

"سمجھنے کی ضرورت تمہیں ہے زری۔انکل آنٹی کبھی تمہیں اکیلے زندگی گزارنے کی اجازت نہیں دیں گے۔اور میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب بھی تم ہمسفر کے متعلق سوچو تو یہ ضرور یاد رکھنا کہ میں صرف تمہارے انتظار میں ہوں۔"بے بسی سے کہتا وہ اُس کے سامنے آ گیا تھا۔

"اگر میرا خیال نہیں کرنا چاہتی تو کنزیٰ کا کر لینا۔وہ پھر تم سے پہلے کی طرح اٹیچ ہو گئی ہے۔اب وہ تم سے چند دِن بھی دور نہیں رہ سکتی۔"اُسے قائل کرنے کے لیے اُس نے کنزیٰ کا ذکر بھی ضروری سمجھا۔وہ واقعی اُس سے بہت مانوس ہو گئی تھی۔واصف ہر دوسرے تیسرے دِن اُسے لے آتا تھا اور زرمین کے علاوہ میر زبیر اور نورین بھی اُس کی آمد پر بہت خوش ہوتے تھے۔اتوار کا پورا دِن تو اُسکا گزرتا ہی یہیں تھا۔کنزیٰ اُن سب سے ہی مانوس ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟"اُسکی بات کا ہمیشہ کی طرح کوئی جواب نہیں دیا گیا تھا۔اُس نے بات بدل تھی۔واصف مایوس ہو گیا تھا۔

"انکل نے بُلایا ہے۔"

"مشکل سے تو اُنکا دِل میری طرف جھکا ہے۔میں اب کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا۔"اُس نے مدھم سی آواز میں کہا۔زرمین جانتی تھی کہ وہ کیوں ہر دفعہ میر زبیر کے بُلانے پر آ جاتا تھا۔وہ کیوں کنزیٰ کو اُن سے مانوس کر رہا تھا۔وہ سب سمجھ رہی تھی یہ بھی کہ میر زبیر اب کس مقصد کے لیے اُسکی طرف نرمی برت رہے تھے۔اُنہیں کبھی واصف پسند نہیں تھا کیونکہ وہ ہمیشہ اُسکا زرمین کی طرف جھکاؤ محسوس کر جاتے تھے اب ایک دم اُنہیں واصف اچھا لگنے لگا تھا اور اِسکے پیچھے جو وجہ تھی اُسے اچھے سے معلوم تھی۔یہی چیز اُسے تکلیف دیتی تھی کہ وہ اپنے مشکل وقت میں واصف کا استعمال کرناچاہتے، بھلے وہ زرمین کا اچھا سوچ رہے تھے لیکن وہ اپنے فائدے کے لیے واصف کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ پہلے سے شادی شدہ لڑکی ڈیزرو نہیں کرتا تھا۔

"آپ یہ سب کر کے مجھے تکلیف دے رہے ہیں۔"اُس نے اذیت سے کہا۔واصف اُسکے شکوے پہ تڑپ ہی تو گیا تھا۔

"پلیز زری ایسا مت کہو۔ایک دفعہ تمہیں پا لوں پھر ساری تکالیف کا حساب دے دوں گا۔"وہ خود بھی اذیت میں لگتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ارے واہ دوسروں کی زندگیوں میں زہر گھولنے والے اپنی زندگی شہد بنانے کے چکروں میں ہیں آجکل۔"

تالی بجا کر مصنوعی سے انداز میں کہتی وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو واصف اور زرمین دونوں چونک گئے تھے۔واصف اُسکی بات پر شرمندہ ہوا تھا۔

"بی ہیو یور سیلف عشمیرہ۔"زرمین نے ہمیشہ کی طرح فوراً ٹوکا تھا۔

"ہر وقت مجھے روکنے ٹوکنے سے تھکتی نہیں ہو؟"وہ بھی ہر دفعہ کی طرح اُسکی کوشش ناکام بنا گئی تھی۔

"ارے واصف۔کیسے ہو بیٹا؟"

اِس سے پہلے کہ کوئی بھی کچھ کہتا لاؤنج میں میر زبیر داخل ہوئے۔اُنکے پیچھے نورین بھی تھیں۔زرمین کو اُسکے پاس کھڑے دیکھ کر لحظہ بھر کو وہ چونکے۔زرمین اُنہیں چونکتے دیکھ کر شرمندہ ہوئی تھی۔وہ تیزی سے لاؤنج سے نکل گئی۔وہ واصف سے بڑے پرتپاک انداز میں ملے تھے۔عشمیرہ نے ہونٹ لٹکا کر داد دی تھی۔اور ماں کی طرف دیکھ کر آنکھ دبائی۔

اُس سے سخت ناراض ہونے کے باوجود بھی نورین اپنی مسکراہٹ روک نہیں سکی تھیں۔وہ جو دکھانا چاہ رہی تھی وہ اچھے سے جانتی تھیں۔میر زبیر واصف کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھ گئے اور عشمیرہ کو واصف کے لیے چائے بنانے کا کہا۔وہ عشمیرہ اور شارم کے متعلق ہی واصف سے بات کرنا چاہتے تھے اِس لیے اُسے بلوایا تھا۔اور اب عشمیرہ کو وہیں بیٹھتے دیکھا تو اُسے بھیجنے کا اذن کیا مگر وہ ڈھیٹوں کی طرح وہیں بیٹھی رہی تھی مجبوراً نورین کو اٹھنا پڑا۔میر زبیر دانت پیس کر رہ گئے۔یہ لڑکی ہمیشہ اُنکا ضبط

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آزماتی تھی۔میر زبیر پھر کتنی ہی دیر اُس سے الگ الگ قسم کے موضوعات پر باتیں کرتے رہے اور وہ دلچسپی سے سُنتا اور سُناتا رہا۔واصف کی کچھ باتوں پر وہ دِل کھول کر ہنسے تھے۔ عشمیرہ کے لیے یہ بدلاؤ کسی صورت ہضم کرنے کے قابل نہیں تھا۔وہ دلچسپی سے باپ کی ایک ایک بدلی ہوئی ادا دیکھتی رہی یہاں تک کہ زرمین چائے بنا لائی۔اُس نے ٹی ٹرالی سینٹر میز کے پاس کی اور مختلف چیزیں میز پر لگانے لگی۔

"قسم سے ابو آپ ماسٹر مائنڈ ہیں۔موقعے پر چوکا مارنا تو کوئی آپ سے سیکھے۔"

کتنی ہی دیر سے خاموش، تھوڑی کے نیچے مٹھی جمائے بیٹھی عشمیرہ کی زبان پر بالآخر کھجلی ہو ہی گئی تھی۔

"کیا مطلب؟"اُنہوں نے چونک کر پوچھا جبکہ اندر داخل ہوتی نورین سمیت باقی تمام وجود اُسکا مقصد اور مطلب اچھے سے سمجھ گئے تھے۔اُسے چائے دیتی زرمین نے زور سے اُسکے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا۔باپ کے تمام مقاصد جانتے اور مانتے ہوئے بھی وہ باپ کو کسی کے سامنے شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی مگر میر زبیر کی یہ چھوٹی اولاد اُنہیں ہمیشہ آئینہ دکھا کر رہتی تھی۔

"پاؤں سنبھال کر رکھو زری۔ایسے تم میری زبان روک نہیں سکتی ہو۔"اُس نے باآواز بلند زرمین کو ٹوک کر ثابت کیا کہ وہ ڈھیٹ ابن ڈھیٹ ہے۔

"مطلب یہ کہ آپ موقعے سے فائدہ اٹھانا بڑے اچھے سے جانتے ہیں۔بزنس مین ہیں نا۔جہاں اپنے مطلب کا سودا مِل جائے وہیں دبوچ لیتے ہیں۔"اُس نے ایک نظر واصف پر ڈال کر بڑے ٹھوس انداز

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

میں کہا۔وہی لمحہ میر زبیر کے لیے آگہی کا تھا اور بیک وقت شرمندگی کا بھی۔اُنہیں واصف کو بلاوجہ ریجکٹ کرنے پر اب پچھتاوا ہوتا تھا اور اب اپنی انا کو ایک طرف کر کے اُسے زرمین کے لیے ترجیح دینے پر اندر کہیں اُنہیں افسوس تھا مگر اپنی اولاد کی خاطر خود غرض بننے میں کوئی قباحت بھی نہیں تھی۔

"اور جب آپکو سودے میں سے دنیا جہان کے فائدے نظر آئیں تو اپنی اگر مگر والی کنڈیشن تک کو بھول کر اُس پر فوراً آمین پڑھ دیتے ہیں۔ "اُس نے چائے کی چسکی بھرتے داد دینے والے انداز میں مزید بھی کہا۔خاموش بیٹھے میر زبیر نے اُسکے چہرے پر دیکھا وہ بھی معنی خیزی سے مسکرا کر اُنہیں ہی دیکھ رہی تھی جیسے اُنکے اب بدلنے پر کافی لطف اندوز لگتی تھی۔

"ہر ماں باپ اپنی اولاد کا بھلا سوچتا ہے۔اِس میں کیا غلط ہے؟"

شرمندگی چند لمحات کی ہی تھی۔وہ بھی اُسی کے باپ تھے۔خود پر لگے الزام کی تردید کرنے کی بجائے اُنہوں نے بڑی ڈھٹائی سے تسلیم کر لیا تھا۔

"ہمم ٹھیک کہا آپ نے۔"اُنکے بڑی آسانی سے تسلیم کر لینے پر عشمیرہ محظوظ ہوئی۔

"پر آج میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ اولاد کا بھلا سوچنے کا خیال پہلے کیوں نہ آیا۔"اُس نے بڑا زبردست طنز کیا تھا۔میر زبیر کی انا بلبلا کر رہ گئی تھی۔عشمیرہ اب باپ کے ساتھ زیادتی کر رہی تھی اِس بات کو سر جھکائے بیٹھے واصف نے بھی تسلیم کیا تھا۔زرمین نے واصف کی چائے نورین کو دی اور خود لاؤنج

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کے آخری کونے پر رکھی کرسی پر جا بیٹھی۔ غالباً وہ واصف کے سامنے آنے سے جتنا ممکن تھا گریز کر رہی تھی۔

"ویسے کتنی انٹرسٹنگ بات ہے نا واصف بھائی۔"

اُس نے نورین کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑتے واصف کو براہِ راست مخاطب کیا۔بھائی لفظ اُس نے خاصی طنزیہ ٹون میں کہا تھا۔واصف جان گیا تھا کہ اب وہ توپوں کا رُخ اُسکی طرف موڑ چکی تھی۔

"کہ جب میں آپکی عزیز تھی تب آپکی دال نہیں گل سکی مگر جب سے آپ نے میرے دشمنوں سے ہاتھ مِلایا ہے آپکی دال کچھ کچھ گلنے لگی ہے۔"

"میرے ساتھ بیر آپکے لیے خوش قسمتی کی علامت ہے۔ سمجھ جائیں۔"

واصف سٹپٹا گیا تھا۔اِتنے زبردست حملے کے لیے وہ تیار نہیں تھا۔نورین بس پیچ و تاب کھا کر رہ گئیں البتہ پہلی دفعہ اُسکی کسی غلط حرکت پر میر زبیر چہرہ جھکا کر مسکرا دیے تھے۔اُنہوں نے اپنا قہقہہ بمشکل روکا تھا۔زرمین صرف اُنکی باتیں سُن رہی تھی۔کسی کے تاثرات نہیں دیکھ سکتی تھی پر اُسے یقین تھا واصف اِس پر کچھ نہیں کہے گا۔

"زبان بند کر کے بیٹھو عشمیرہ۔"نورین نے اُسکے ساتھ بیٹھتے سختی سے ٹوکا۔وہ ماں کو کچھ نہیں کہہ سکی تھی سو خاموش رہی۔میر زبیر نے واصف کو جو بات کرنے کے لیے بُلوایا تھا وہ تو عشمیرہ کی موجودگی میں ہو نہیں سکتی تھی تبھی اُنہوں نے اُس موضوع کو کسی اور وقت کے لیے چھوڑا اور طویل توقف کے بعد عشمیرہ کو مخاطب کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں نے کہا تھا اُس لڑکے سے بولو آ کر مِلے مجھ سے۔وہ آیا کیوں نہیں؟"

یہ قریباً بیس دِن پہلے کی بات تھی جب اُس نے ضارب کے ساتھ بھاگ جانے کی دھمکی دی تھی اور میر زبیر نے شارم کے کہنے پر اُسے ضارب کو بُلوانے کے لیے کہا تھا۔اُس دِن بڑھ چڑھ کر ضارب کے حق میں لڑنے والی اِس ذکر پر بری طرح گڑبڑاتی ہوئی نظر آئی تھی اور اگلے ہی لمحے خود کو سنبھالتے وہ بات بدل گئی تھی۔

"اُسے چھوڑیں یہ بتائیں کہ رات کو شارم آئے تھے نا؟"

میر زبیر جو بڑی باریکی سے اُسکے تاثرات کا جائزہ لے رہے تھے اُس کے سوال پر بری طرح چونکے۔

"کس نے کہا تم سے؟"وہ حیران تھے کہ وہ آخر کیسے جان گئی تھی؟

"میں نے خود اُنکی گاڑی دیکھی تھی اپنے ٹیرس سے۔وہ تو رات کافی ہو گئی تھی اِس لیے میں آپ سے اُسی وقت پوچھنے نہیں آئی۔"اُس نے اچھے سے وضاحت کی۔واصف نے گردن گھما کر میر زبیر کا چہرہ دیکھا۔وہ بُرا پھنسے تھے۔اُسے اُنکے لیے افسوس ہوا۔

"ہاں آیا تھا۔کام تھا اُسے مجھ سے۔"اُنہوں نے بے حد عام سے انداز میں کہا۔حالانکہ بات اِتنی عام نہیں تھا۔

"کیا کام تھا؟"عشمیرہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں پہلے اُسکا جواب دو۔وہ لڑکا کیوں نہیں آیا اب تک؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اب کی بار کچھ رعب سے اُنہوں نے اُسے ٹوکا۔واصف کے سامنے ہر بات کھلے عام کر دینے کا بس ایک ہی مطلب تھا کہ وہ ابھی سے ہی دِل سے واصف کو اِس گھر کا فرد سمجھنے لگے تھے۔حالانکہ پہلے وہ واصف کی اُنکے گھر کے معاملات میں مداخلت سے سخت خار کھاتے تھے۔عشمیرہ کو اُنکی یہ منافقت بڑی بری لگ رہی تھی۔اُس پر اُنکا زور دے کر ضارب کا پوچھنا اُسے بڑی مشکل سے کوئی جواب سوجھا تھا۔

"وہ کہہ رہا تھا جب تک میری شارم سے علیحدگی نہیں ہو جاتی وہ نہیں آئے گا۔"

"تو اور کیسے ہوتی ہے علیحدگی؟"اُنہوں نے حیرت سے پوچھا۔وہ شاید جان بوجھ کر انجان بن رہے تھے۔

"ابو میں ڈائیورس کی بات کر رہی ہوں۔آفیشلی علیحدگی کی۔"عشمیرہ نے زور دے کر کہا۔واصف کے دِل میں اِس وقت شارم کا خیال جاگا۔وہ بیوی کا ساتھ پانے کے لیے لڑنے مرنے کو تیار تھا اور اُسکی بیوی **'آفیشلی علیحدگی'** چاہتی تھی۔

"یہ تم چاہتی ہو یا وہ چاہتا ہے؟"بڑی کھوجتی نگاہ اُسکے چہرے پر ڈالتے میر زبیر نے پوچھا۔وہ گڑبڑا گئی تھی جبکہ اُسکے ایک ایک تاثر کا وہ بڑی باریکی سے جائزہ لے رہے تھے۔

"ہم دونوں یہی چاہتے ہیں۔"اُس نے نظریں چراتے کہا اور یہی وہ لمحہ تھا جب میر زبیر چونک کر سیدھے ہوئے۔ اُنہیں اندر تک یقین ہوا کہ یہ فیصلہ خالصتاً عشمیرہ کا تھا۔عشمیرہ نے اُنکے چہرے پر جیسے آگاہی محسوس کر لی تھی۔وہ گھبرا کر اٹھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"آپ پلیز شارم کو بولیں جلد از جلد یہ معاملہ رفع دفع کرے۔"وہ بڑی تیزی سے کہہ کر لاؤنج سے نکلنے لگی تھی۔

"رات کو میں نے اِسی لیے بلوایا تھا اُسے۔"

اُسکا یوں گھبرا کر، نظریں چراتے اٹھنا میر زبیر کو اب بھی کھٹک رہا تھا تبھی بڑی سنجیدگی سے بتایا۔وہ وہیں رُک گئی تھی پر باپ کو دیکھنے کے لیے پلٹی نہیں تھی۔

"وہ تمہیں طلاق نہیں دینا چاہتا۔"

"طلاق کا حق بھی صرف اُسکے پاس محفوظ ہے ورنہ کوئی حل نکل ہی آتا۔"اُنہوں نے مصنوعی تاسف سے مزید بتایا تو وہ جھٹکے سے پلٹی تھی۔یہ سُن کر اُسکے تو ہوش اُڑ گئے تھے۔

"اور طلاق کا حق صرف شارم کے پاس کیوں ہے؟"اُس نے حیرت و بے یقینی اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں پوچھا۔واصف کافی محظوظ ہوا تھا کہ یہ کیا دھرا اُسی کا ہی تو تھا۔ہاں پر وہ آخری دم تک یہ راز کسی پر فاش نہیں کرنے والا تھا۔

"نکاح کے وقت اُس نے طلاق کا اختیار اپنے نام لکھا تھا۔"اُنہوں نے عام سے انداز میں بتایا جو عشمیرہ کو قطعی ہضم نہیں ہوا تھا۔

"اور آپ نے اُسے ایسا کرنے سے روکا نہیں؟"سینے پر بازو لپیٹتے اُس نے بھرپور سنجیدگی سے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے اِس کے متعلق کچھ خاص علم نہیں تھا۔"وہ کندھے اُچکا کر رہ گئے۔اور یہ حقیقت بھی تھی کہ اکثریتی عوام کی طرح اُنہیں بھی اِس بارے میں علم نہیں تھا۔خیر اگر ہوتا بھی تو جس حالات میں عشمیرہ کا نکاح ہوا تھا وہ جانتے بوجھتے بھی نظر انداز کر دیتے۔

"یوں بھی مجھے معلوم نہیں تھا کہ ہمارے خاندان میں بھی کبھی کسی نکاح کا انجام طلاق ہو گی۔ہم نے تو پہلے کبھی طلاق جیسے لفظ کو اِتنا کھلم کھلا استعمال ہی نہیں کیا جیسے تم کرتی ہو۔"

آخر میں اُنہوں نے ٹھنڈا سا طنز کیا۔اُس نے ایک ایک نظر اُن سب چہروں پر ڈالی جو لاتعلق بنے بیٹھے تھے۔اُسے نورین سمیت اُن سب پر ہی شدید تاؤ آیا۔بے بسی کے احساس نے نہ صرف اُسے لاجواب کیا تھا بلکہ اُسکی تو آنکھیں بھی بھر آئی تھیں۔

"آپ سب ایک جیسے ہیں۔بلکہ آپ سب مِلے ہوئے ہیں۔"

اُس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا مگر آواز بھرا گئی تھی۔اِس سے پہلے کے آنسو پلکوں کی بار توڑ دیتے وہ پیر پٹختے لاؤنج سے نکل گئی۔کمرے میں آ کر پہلے تو اُس نے دھواں دار رونے کا ایک سیشن کیا پھر جس کی وجہ سے روئی تھی اُسے رُلانے کے خیال نے اُسے کچھ تسلی دی تھی۔اُسے رُلانے کا بھرپور اہتمام کرنے کے لیے پہلے اُس نے اچھے سے منہ دھو کر خود کو فریش کیا۔پانی پینے باہر گئی تو لاؤنج خالی تھا۔میر زبیر اور واصف دونوں ہی جا چکے تھے۔زرمین ماں کے ساتھ بیٹھی جانے کیا سرگوشیاں کر رہی تھی۔اُس نے ایک گلاس بھر کر پانی پیا اور واپس کمرے میں آ گئی۔ زرمین کے موبائل پر اُسکا نمبر ڈائل کیا۔پہلی ہی بیل پر کال اٹھا لی گئی تھی کیونکہ مقابل اچھے سے جانتا تھا زرمین کے نمبر سے آنے والی کالز آجکل اُسکی بیوی ہی کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دِکھا دی نا آپ نے اپنی اوقات؟"بغیر کسی سلام دعا کے وہ اُس پر چڑھ دوڑی تھی۔

"کس بارے میں بات کر رہی ہو؟"وہ واقعتاً انجان تھا۔

"ہر جگہ دھوکہ دینے کے بعد نکاح کے وقت بھی دھوکا دینا ضروری تھا کیا؟"اُس نے تلخی سے پوچھا۔

"کیسا دھوکا؟"وہ اب بھی سمجھ نہیں پایا تھا۔

"زیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے۔طلاق کا حق اپنے نام لکھوانے کی بات کر رہی ہوں۔"

اُسکا لہجہ ہنوز تلخ تھا۔دوسری طرف بات پتہ چلنے پر شارم محظوظ ہوا۔

"اوہ اچھا وہ۔میں نے تو کوئی دھوکا نہیں دیا۔کُھلم کُھلا اپنے نام لکھوایا تھا پر تمہارے بڑوں میں سے کسی نے دیکھا ہی نہیں تو میرا کیا قصور؟ اُس وقت دیکھ لیتے، اگر کوئی ایکشن لینا ہوتا تو اُس وقت لیتے۔ "
اپنے آفس میں بیٹھے شارم نے پیپر ویٹ کو گھماتے ہوئے بڑے ڈرامائی انداز میں کہا۔

" بھاڑ میں جائیں آپ۔"اُسکی بے نیازی پر وہ بری طرح سیخ پا ہوئی تھی۔

"تم بھی میرے ساتھ چلنا کیونکہ تمہیں تو بھاڑ میں جاتے ہوئے بھی چھوڑنا ناممکن ہے۔"شارم نے اُسکی بدتمیزی پر بُرا منائے بغیر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔اُسے اپنی بے بسی سے لطف اندوز ہوتے دیکھ کر اُسے مزید طیش آئی۔

"تو ٹھیک ہے آپ مت چھوڑیں۔"

"شریعت نے عورت کو خلع کا آپشن بھی دے رکھا ہے۔میں اُسے استعمال کر لوں گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ اُس آخری فیصلے پر پہنچ چکی تھی جِسے شارم اُسکی آخری حد سمجھتے پہلے ہی جان چکا تھا اور اُسکا بھی بندوبست کر چکا تھا۔اُسکا یوں رسیاں تُڑوا کر شارم سے آزاد ہونے کی ہر کوشش کر گزرنا شارم کو سخت دُکھی کر رہا تھا مگر وہ اِس معاملے میں خود کو ہر طرح سے پُرسکون رکھ کر معاملہ حل کرنا چاہتا تھا بالکل ویسے جیسے میر زبیر اُسکے کہنے پر کر رہے تھے۔

"ایسے کیسے خلع لو گی؟ خلع بھی دونوں فریقین کی رضامندی سے ہوتا ہے۔"اُس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے اُسکی اطلاعات میں اضافہ کیا۔

"کیا مطلب ہے آپکا؟" وہ الرٹ ہوئی تھی۔

"مطلب یہ کہ بیوی یعنی کہ تمہیں اگر خلع لینا ہے تو اُسے شوہر، یعنی کہ میری رضا مندی کی ضرورت ہے۔اگر میں کہتا ہوں کہ میرے کچھ مطالبات ہیں اُنہیں پورا کر دو تو میں راضی ہوں تو خلع ہو جائے گا ورنہ نہیں۔"اُس نے بڑے سادہ الفاظ اور عام سے انداز میں سمجھایا۔اُسکا لہجہ چیخ چیخ کر بتا رہا تھا کہ وہ اُسکی بے بسی سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"آپ، آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں؟"وہ ضبط سے دانت پیس کر رہ گئی۔

"زیادہ کچھ نہیں، بس تمہارا شوہر۔جو تمہیں کسی حال میں بھی چھوڑنا نہیں چاہتا۔"اُس نے بڑی چاہت سے کہا۔عشمیرہ اُسکی بات پر جل بھن کر رہ گئی۔

"آپ جانتے ہیں یہ سب کر کے آپ مجھے مزید ضد دِلا رہے ہیں؟"دانت پر دانت جمائے اُس نے سرد انداز میں پوچھا۔شارم جانتا تھا کہ اُسکا ضبط آزمایا جا رہا مگر وہ کسی صورت اپنے منصوبے سے پیچھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

نہیں ہٹ سکتا تھا۔عشمیرہ کو ہر طرف سے مجبور اور بے بس کر کے چاروں خانے چت کرنا اُسکی مجبوری تھی۔

"ہمم جانتا ہوں۔پر جیسے تم مجبور ہو، میں بھی مجبور ہوں۔"اب کی بار وہ بھی سنجیدہ لگا تھا۔

"اوہ واٹ ایور۔"اُس نے بیزاری سے کہا۔

"مجھے مزید آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔خلع کے لیے اپنا مطالبہ بتائیں! "

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اِس بات پر اِتنی جلدی خود کو سنبھال کر اُسکے مطالبات پوچھے گی۔اُسے لگا تھا کہ اُسے اِس جھٹکے سے سنبھلنے میں کچھ دِن لگیں گے تو دوسرا جھٹکا وہ اُسے بعد میں دے گا مگر جو ہونا تھا ہو چکا تھا۔گہری سانس بھر کے اُس نے اُسکا مزید ضبط آزمانے کے لیے خود کو تیار کیا۔

"حق مہر کی پوری رقم واپس لوٹا دو۔ویسے میں حق مہر آدھا واپس مانگ لیتا اگر تم نے میرے ساتھ گزارے وقت میں بیوی ہونے کے ناطے اپنے سارے فرائض پورے کیے ہوتے۔یا اپنے شوہر کے حق سے نظر نہ چراتے ہوئے کوئی ایک فرض بھی پورا کیا ہوتا مگر تمہاری ہی بدقسمتی ہے یہ۔کیونکہ میں تو اب ساری رقم لوں گا۔"اُس نے خاصی فرصت سے لمبی تقریر کی تھی۔عشمیرہ کے چہرے پر تمسخر پھیلا۔

"اور میں کوئی فرض پورا نہ کرنے پر جتنا شکر ادا کروں کم ہے کیونکہ مجھے مہر لوٹانا اُس سے زیادہ بہتر آپشن لگا ہے۔"

اُس نے استہزائیہ انداز میں جواب اُسکے منہ پر دے مارا تھا۔شارم کے دِل کو سخت ٹھیس پہنچی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے پیسوں کی پرواہ نہیں۔بس آپ جیسے دھوکے باز سے جان چھڑانا اہم ہے۔"اُس نے مزید تیر چلایا۔اُسے گہرا زخم لگا تھا پر عشمیرہ کو پرواہ نہیں تھی۔چند لمحات کے لیے سپیکر پر خاموشی رہی۔وہ اُسکے جواب کی منتظر تھی اور وہ جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

"ہمم۔"اُس نے ہنکارا بھرا۔بمشکل وہ کچھ کہنے کے قابل ہوا تو بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"پانچ لاکھ مہر لوٹا دو اور جان چھڑوا لو۔"

"پانچ لاکھ مہر تھا؟"اُسے زبردست جھٹکا لگا تھا۔اُسے حق مہر کے متعلق کچھ علم نہیں تھا نہ ہی اُسے یاد پڑتا تھا کہ نکاح کے وقت اُسکے سامنے ایسے کوئی کلمات بولے گئے تھے۔اُسے اچھے سے یاد تھا اُس سے بس دستخط کروائے گئے تھے۔

"اِتنا شاک کیوں ہو رہی ہو؟ اِتنا ہی تھا۔اگر بھول گئی ہو تو اپنے ابو سے پوچھ لو۔"شارم اُسکی بے خبری سے آگاہ تھا۔اُس نے بڑے مزے سے مشورہ دیا تھا۔

"اِتنا زیادہ مہر کس نے لکھوا دیا۔"اُسکا شاک اب بھی کم نہیں ہوا تھا۔

"تمہارے ابو نے لکھوایا تھا تمہاری سکیورٹی کے لیے۔"شارم نے بتایا تھا۔

"یہ سکیورٹی ہے یا وبالِ جان؟"وہ بگڑ کر بولی۔اُسکے الفاظ شارم کے دِل پر گراں گزر رہے تھے۔وہ خاموش رہا تھا۔

"خیر جتنے بھی ہیں مِل جائیں گے آپکو۔"کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اُس نے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اوکے میں انتظار کروں گا۔میری محبت تو مجھے مِل نہیں سکی رقم ہی مِل جائے۔"گہری سانس بھرتے اُس نے خود کو یہ کہنے کے قابل کیا تھا۔عشمیرہ کے چہرے پر تمسخر پھیلا۔

"ہنہہ کتنی بکاؤ محبت ہے۔"اُس نے طنزیہ انداز میں کہہ بھی دیا تھا۔اُسکے تبصرے پر شارم کا دِل تڑپ اٹھا۔

"جب محبت بے لوث اور بے غرض کر رہا تھا تب اُس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تو اب بھی مت کرو۔"اُس نے ناراضگی سے کہا اور کال کاٹ دی تھی۔

"ہنہہ بڑا آیا۔"

عشمیرہ کو اُسکی بات بُری نہیں لگی تھی بلکہ اُسکا کال کاٹنا بُرا لگا تھا۔یہ تو وہ اُسکے ساتھ کرنا چاہتی تھی۔خیر جو بھی ہو اُس نے اِن سوچوں کو جھٹک دیا اور اِدھر اُدھر چکر کاٹنے لگی۔اُسے اپنی ایک دوست یاد آئی تھی جس کے ابو وکیل تھے۔وہ خلع کا کیس اُنکی مدد سے فائل کرنا چاہتی تھی۔اُسکا نمبر تلاش کرتے یکدم وہ رُکی تھی۔

"ایک منٹ؟"اُسے احساس ہوا جیسے کچھ غلط ہو رہا تھا۔

"میں نے اِس سے مہر کب لیا جو یہ واپس مانگ رہا ہے۔"اُس نے خود کلامی کی اور غصے کی شدید لہر اٹھی تھی۔

"دھوکے باز، مکار، جھوٹا۔"اُسکا دِل چاہا ابھی جا کر شارم کا گلا دبا دے۔غصے میں اُس نے سب سے پہلے شارم کا نمبر مِلایا۔اب کی بار دو تین بیلز کے بعد کال اٹھائی گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بولو؟ اب کیا ہے؟" عشمیرہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اُس نے بیزاری سے پوچھا تھا۔

"میں نے پوچھنا تھا کہ ایک دِن میں کتنے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں آپ؟" وہ چیخ کر بولی۔

"کیا مطلب ہے اِس بات کا؟" شارم واقعی انجان تھا۔

"مطلب یہ کہ مجھے یاد نہیں پڑتا میں نے کبھی آپ سے کوئی رقم لی ہو یا آپ نے مجھے خود سے ایک دھیلا بھی دیا ہو تو پھر مہر کا پانچ لاکھ میرے پاس کہاں سے آئے گا؟ جو مجھے واپس لوٹانا ہے۔"

ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتے وہ سخت شاکی لگ رہی تھی۔شارم جو بیزار سا بیٹھا تھا اُسکے اِتنی جلدی ہوش میں آ جانے پر حیران تھا۔اُسے یقین تھا کہ وہ اِتنا دماغ لگانے سے پہلے کچھ دِن وکیل کی تلاش میں لگائے گی ایسے میں اُسے ضارب کا پتہ لگانے کے لیے کچھ اور وقت مِل جائے گا مگر وہ لڑکی شارم کی سوچ سے بھی زیادہ تیزی سے چل رہی تھی۔

"لگتا ہے انکل نے تمہیں بتایا نہیں۔میں کل رات اُن سے ملنے آیا تھا تو اُنہیں پانچ لاکھ کا چیک دے دیا تھا۔"اُس نے سنجیدگی سے بتا دیا تھا۔

"واٹ؟" عشمیرہ کو جھٹکا لگا تھا۔

"آپ آخر کون سے چکروں میں ہیں؟ کیا نیا کھیل، کھیل رہے ہیں میرے ساتھ؟"وہ سخت مشکوک لہجے میں نخوت سے پوچھ رہی تھی۔وہ فرصت سے اُسے کوئی کھیل کھیلنے دے گی تو ہی کچھ ہو سکے گا نا۔شارم گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"جب پہلے مہر آپ نے دیا ہی نہیں تھا تو اب کیوں دیا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

وہ اپنے تیز چلتے دماغ کا ضرورت سے زیادہ استعمال کر رہی تھی۔یہی دماغ ضارب کے معاملے میں استعمال کرتی تو سب کو فائدہ بھی ہوتا مگر اُسکے معاملے میں وہ کم فہم، اندھی، گونگی اور بہری ہو جاتی تھی۔

"اِس لیے تاکہ واپس لے سکوں۔"وہ مختصراً بولا۔انداز بات ختم کرنے والا تھا۔

"آپ پھر کوئی نئ گیم کھیل رہے ہیں۔آپ سے کچھ بھی ایکسپیکٹ کیا جا سکتا ہے۔"وہ دانت پیس کر غرائی تھی۔ شارم تھک گیا تھا اِس سب سے۔وہ کوئی جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔اُسکے دماغ میں کال کاٹنے کا خیال آیا تھا کہ اُسی دوران اُسکے آفس میں واصف داخل ہوا اور اُسکے ساتھ میر زبیر بھی تھے۔

"میں آفس میں ہوں۔بِزی ہوں ابھی۔شام کو کال کروں گا۔باقی کا پھر کوس لینا۔"اُس نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور کال رکھ دی تھی۔

"اور برخوردار کسے خود کو کوسنے کی دعوت دے رہے تھے؟"وہ اٹھ کر اُن سے مصافحہ کر رہا تھا تو اُنہوں نے پوچھا۔

"اپنی بیوی کو۔"اُس نے سنجیدگی سے بتایا۔

"بہت کڑوی ہے بھئی تمہاری بیوی۔کتنی کھری کھری سنائیں ہیں نا آج اُس نے مجھے۔"کانوں کو ہاتھ لگاتے واصف فوراً بولا تھا۔شارم بے بسی سے مسکرا دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے بھی آئینہ دِکھانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔پتہ نہیں تھا کہ اُسکے دل میں میرے لیے اِتنا بغض ہے۔"میر زبیر زخمی سا مسکراتے مایوسی سے بولے۔

"انکل آپ دِل چھوٹا نہ کریں۔وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"واصف نے اُنکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے تسلی دی تھی۔شارم اُسے دیکھ کر رہ گیا جو بیچارہ بڑی مشکل سے ہی سہی اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تھا۔میر زبیر کو اپنی کہانی کا وِلن کہنے والا اب اُنکے لیے ہیرو بن گیا تھا۔وہ اُسکے لیے خوش تھا۔اُسے امید تھی کہ اگر میر زبیر اندر ہی اندر اب اُسے اپنا داماد مان چکے ہیں تو زرمین بھی اُسکے لیے گنجائش نکال ہی لے گی۔

"شارم تم نے وہ فوٹیج دھیان سے دیکھی؟"واصف کے پوچھنے پر وہ چونک کر متوجہ ہوا۔

"ہاں بہت دفعہ دیکھ چکا ہوں یار پر ضارب اُس میں کہیں نہیں دِکھا۔"اُس نے اپنے سامنے کُھلے لیپ ٹاپ پر دوبارہ سے وہ ویڈیو لگاتے مایوسی سے کہا۔میر زبیر اپنی بیٹی کی حرکتوں پر اُسکا اِتنا صبر دیکھ کر اُس پر رشک کرتے رہ جاتے تھے۔

"تمہارے پاس اُسکی کلئیر پکچر ہے؟"واصف اُسکے پاس جا کھڑا ہوا۔

"ہاں میرے پاس وہی پکچرز ہیں جو عشمیرہ نے بھیجی تھیں۔"

اُسے زمل فاطمہ والے اکاؤنٹ پر جو تصاویر عشمیرہ نے بھیجی تھیں اُس نے وہ نکال کر واصف کے آگے کیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"ہمم تم ٹھیک ساڑھے بارہ سے ایک بجے تک کی فوٹیج نکالو۔"واصف نے تصاویر دھیان سے دیکھنے کے بعد کہا۔میر زبیر بس خاموشی سے اُن دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"اِس دوران ریسٹورنٹ کی پارکنگ میں دو کپلز کے علاوہ صرف تین آدمی تھے۔"

واصف نے بتایا تھا۔غور سے ویڈیو کو آگے پیچھے کر کے دیکھتے اُس نے ایک لڑکے پر ویڈیو روکتے کہا۔

"شارم یہی ہے وہ لڑکا۔"

"تم اِتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟"شارم اُس انجان لڑکے کو دیکھ کر بس یہی کہہ سکا تھا۔کیونکہ یہ وہ لڑکا نہیں تھا جس کی تصویر عشمیرہ نے اُسے بھیجی تھی۔

"میری عشمیرہ کے فون سے اُس سے کال پہ بات ہوئی تھی۔وہ اُس وقت ریسٹورنٹ کے باہر تھا اور عشمیرہ کو باہر بُلا رہا تھا۔اور اِن تین لوگوں میں سے بس یہی کال پر بات کر رہا ہے۔"واصف نے کافی سوچ سمجھ کر کہا تھا۔

"واصف پلیز۔یہ دماغ لگانے کا وقت ہے۔"شارم نے بیزاری سے کہا۔

"تم کڑیاں تو مِلا رہے ہو پر زرا دھیان سے دیکھو یہ ضارب نہیں ہے۔"اُس نے اُس لڑکے کا چہرہ زوم کر کے اُسے دکھاتے کہا۔بس یہی وہ پوائنٹ تھا جس پر واصف لاجواب ہو جاتا تھا۔اُن سے کوئی تو غلطی ہو رہی تھی مگر کیا؟ شارم واصف کی یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھا کہ اُنہیں اُسی لڑکے کو اپنے فوکس میں رکھنا چاہیے جس نے پارکنگ میں کھڑے ہو کر ایک، ڈیڑھ منٹ کی کال سُنی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"انکل اب کیا کرنا ہے؟"شارم میر زبیر سے مخاطب تھا جبکہ واصف کا دماغ اب بھی اُسی لڑکے میں اٹکا ہوا تھا۔

"میں نے اُسے نہیں بتایا کہ تم مہر کی رقم کا چیک دے کر گئے تھے۔"اُنہوں نے تھکے سے انداز میں بتایا تھا۔

"اُسے معلوم ہو گیا ہے۔میں نے بتا دیا ہے۔"شارم اُن سے بھی زیادہ تھکا تھکا لگا تھا۔

"آپ اُسے فی الحال کوئی رقم نہیں دیں گے۔اپنا یہی مطالبہ رکھیں کہ وہ پہلے آپکو ضارب سے ملوائے۔"

شارم نے اُنہیں سمجھایا۔وہ اُنہیں اور بھی بہت سے مشورے دیتا رہا تھا۔میر زبیر اُس سے جب بھی ملتے تھے نئے سِرے سے اُسکے گرویدہ ہو جاتے تھے کہ وہ اِتنے سنگین مسئلے کو کتنے تحمل سے نہ صرف سنبھال رہا تھا بلکہ اُنہیں بھی عشمیرہ سے اِس معاملے میں نرمی رکھنے کا کہتا رہتا تھا۔کچھ دیر بعد وہ دونوں واصف کی طرف متوجہ ہو گئے جو کب سے فوٹیج بار بار دیکھ رہا تھا۔اور پھر اُسکا مشورہ اُن دونوں کو ہی خاصا معقول لگا تھا۔

***

یا شارم کی حرکتوں اور باتوں پر جلتی بھنتی رہتی تھی۔اِن تین دِنوں میں اُس نے خاموشی اختیار کیے رکھی تھی کہ وہ اپنی دوست کے ابو سے خلع کے کاغذات تیار کروا رہی تھی۔آج اُسکے ابو نے اُسے مزید کارروائی کے لیے بلایا تھا۔اُس نے اب تک میر زبیر سے وہ چیک بھی نہیں لیا تھا جو شارم دے کر گیا تھا۔

"ابو کہاں ہیں؟"

اُسے وہ چیک آج ہی ساتھ لے جانے کا خیال آیا تو اُنکے کمرے میں چلی آئی۔نورین نے اُسے دیکھ کر رُخ موڑ لیا تھا۔اُس نے جیسی بھی غلطیاں کیں وہ کبھی اُس سے ناراض نہیں ہوتی تھیں مگر جب سے اُس نے باپ کے سامنے گھر سے بھاگ جانے کی دھمکی دی تھی اُس دِن سے وہ اُس سے ناراض تھیں۔زرمین بھی وہیں ماں کے کمرے میں موجود تھی۔الماری میں کپڑے ترتیب سے رکھتے اُس نے بغیر اُسکی طرف دیکھے بتایا۔

"پتہ نہیں۔کسی کام سے گئے ہوں گے۔"ماں نے تو جواب دیا ہی نہیں تھا البتہ زرمین نے بگڑے منہ سے بتا دیا تھا۔

"ایک تو ہر کوئی مجھ سے ناراض ہی رہتا ہے۔"اُس نے کلس کر باآواز بلند کہا تھا۔

"تمہاری اپنی حرکتوں کی وجہ سے۔"اب کی بار نورین بولی تھیں۔

"ہاں ایک میں ہی بُری ہوں ساری دنیا میں۔باقی سب تو دودھ سے دُھلے ہیں۔"وہ چڑ کر بولی اور پیر پٹختے کمرے سے نکل آئی تھی۔جانے کیوں ماں کی ناراضگی بُری لگ رہی تھی۔وہ کمرے میں آ کر بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُنکے رویوں پر ہی جل بُھن رہی تھی جب موبائل نوٹیفکیشن کی آواز نے متوجہ کیا۔انسٹا پر میسج آیا تھا۔اُس نے بڑی امید سے انسٹا کھولا کہ اُسے یقین تھا ضارب کا میسج ہو گا مگر شارم کا **'ہیلو عشمیرہ'** کا میسج دیکھ کر اُسکا خون کھول گیا تھا۔اُس نے اپنے اکاؤنٹ سے میسج کیا ہوا تھا جس کا عشمیرہ کو آج پہلی دفعہ پتہ چلا تھا۔

"اِسکی ہمت کیسے ہوئی مجھے میسج کرنے کی۔"

اُس نے جل کر خودکلامی کی اور بلاک کرنے لگی پر پروفائل فوٹو پر نظر پڑی تو ہاتھ رُک گیا تھا۔جس میں اُسکی اور عشمیرہ کی پکچر لگی تھی جِسے غالباً ایڈٹ کر کے جوڑا گیا تھا۔دل والے فریم میں لگی فوٹو کی ایڈٹنگ اتنی صفائی سے کی گئی تھی کہ یوں لگ رہا تھا وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔عشمیرہ کی جانے کب کی تصویر تھی شاید عید کی تھی۔اُسے تو ٹھیک سے یاد بھی نہیں تھا۔جبکہ شارم فارمل ڈریسنگ میں تھا جیسے دفتر جاتے وقت تیار ہوا کرتا تھا۔اُسے وہ تصویر اِتنی پیاری اور مکمل لگ رہی تھی کہ کچھ لمحے ٹھہر کر اُسے دیکھتی رہی۔ اُس نے سکرین شاٹ لے کر اُسے محفوظ کر لیا اور پھر چونک کر کسی خواب سے جاگی۔اُسکا دھیان اپنی تصویر پر گیا جس کے بارے میں اُسے یقین تھا کہ وہ اُس نے کبھی کسی موقع پر زمل کو بھیجی ہو گی۔اُسے اپنے کیے پر پچھتاوا ہوا تھا کیوں بغیر سوچے سمجھے وہ ہر کسی پر اعتبار کرتی رہی اور بڑے بے دھڑک انداز میں اپنی تصاویر بھی بھیجتی رہی تھی۔اُسے شدید غصہ آیا تو اُس نے اُسے بلاک کر دیا اور اُسی غصے میں ابھی لیے سکرین شاٹ کو ڈیلیٹ کرنے لگی تھی کہ باہر سے میر زبیر کی آواز آئی جو گھر میں داخل ہوتے ہی زرمین کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

آوازیں دینے لگے تھے۔موبائل وہیں پھینکے وہ اٹھ کر اُنکے کمرے کی طرف گئی۔وہ کمرے میں داخل ہوئی تو زرمین پانی کا گلاس اُنکی طرف بڑھا رہی تھی۔

"ابو وہ شارم نے آپکو جو چیک دیا تھا وہ مجھے دے دیں۔"اُس نے اُنکے پانی پینے کا انتظار بھی نہیں کیا تھا۔

"کیوں؟" اُنہوں نے دو گھونٹ بھر کر پوچھا۔

"میری ایک دوست کے ابو وکیل ہیں۔میں نے اُسے کہہ کر خلع کے پیپرز تیار کروا لیے ہیں۔شارم کو مہر کی رقم واپس چاہیے۔ویسے تو میری دوست کہہ رہی تھی کہ اُسکے ابو شارم سے کچھ رعایت دِلوا سکتے ہیں پر مجھے کوئی ضرورت نہیں۔سارے پیسے اُسکے منہ پر مار دوں گی۔آپ چیک دیں مجھے۔"

اُس نے نخوت سے کہنے کے ساتھ ہاتھ بھی اُنکی طرف بڑھایا جیسے ابھی کے ابھی وہ اُن سے چیک لے کر چلی جائے گی۔میر زبیر کو اُسکی اتنی جرات پر شدید طیش آیا۔اُس نے ماں باپ سے پوچھے بغیر اپنے خلع کے کاغذات تک تیار کروا لیے تھے۔اگر وہ زندہ نہ ہوتے تو اُنکی یہ اولاد اپنی جلد بازی کی وجہ سے کب سے خود کر برباد کر چکی ہوتی۔ اُنہوں نے زرمین کو دیکھا جیسے نظروں ہی نظروں میں اُسکی شکایت کی تھی زرمین نے آنکھوں سے ہی باپ کو تسلی دی۔اُنہیں شارم کی سب باتیں بھی یاد آئی تھیں جو اُنہیں بارہا یہ معاملہ تحمل اور صبر سے حل کرنے کی التجائیں کرتا رہا تھا۔

"پر وہ تو میں نے سعید کو دے دیا۔"اُنہوں نے گلاس خالی کر کے زرمین کو واپس دیتے بڑی سنجیدگی سے اپنے کسی دوست کا نام لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"سعید انکل کو؟ پر کیوں؟" اُسے تو جھٹکا لگا تھا۔

"اُس نے نیا کاروبار شروع کیا ہے تو اُسے پیسوں کی ضرورت تھی۔ابھی اُسی کے پاس سے آیا ہوں۔کافی پریشان تھا وہ۔"وہ تشویش سے بولے۔

"ابو؟"عشمیرہ نے صدمے سے اُنہیں پکارا۔اُسے یقین نہ تھا کہ میر زبیر ایسا بھی کر سکتے تھے۔

"بیٹا اُس نے ادھار لیے ہیں۔چند دِن میں لوٹا دے گا۔"اِس سے زیادہ نرمی سے وہ شاید ہی کبھی اُس سے مخاطب ہوئے ہوں۔جانے کیسے پر باپ کی نرمی اور بے بس لہجے پر اُس نے اپنے تاثرات پر قابو پایا اور کچھ سوچنے کے بعد بولی۔

"آپ اپنے پاس سے دے دیں مجھے۔سعید انکل واپس کریں گے تو وہ آپ رکھ لیجیے گا۔"

اُس کی اِتنی سمجھداری پر وہ بری طرح گڑبڑائے۔زرمین باپ کو لاجواب ہوتے دیکھ کر پریشان ہوئی تھی۔اُنہوں نے سوچنے کے لیے باقاعدہ چند منٹ لیے تھے پھر بولے۔

"میرے پاس ابھی اِتنی رقم نہیں ہے۔ابھی کچھ دِن پہلے عمیر نے اپنا کاروبار الگ کیا ہے تو اُسے بھی مالی مدد کی ضرورت تھی۔"

"آپ نے کیا ٹرسٹ کھول رکھا ہے؟"اُنکے جواب پر وہ بری طرح سیخ پا ہوئی تھی۔

"دوسروں کو بوریاں بھر بھر کر دے دیں اور اپنی اولاد کی دفعہ آپ کے پاس کچھ نہیں۔"

"اور تو اور وہ رقم جو میری امانت تھی، اُس پر میرا حق ہے۔آپ نے اُسے بھی آگے چپکا دیا۔حد ہے ویسے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُس نے اُنہیں احساس دِلایا کہ اُس رقم پر صرف اُسکا حق تھا۔میر زبیر خفت زدہ ہوئے۔اُنہیں اولاد کے سامنے شرمندگی سی ہوئی تھی۔

"عشمیرہ۔۔۔ابو کہہ رہے ہیں نا واپس کر دیں گے۔"زرمین نے دانت پیستے کہا۔اُسے عشمیرہ پر سخت غصہ آنے لگا تھا جو میر زبیر کو ہر روز نئے سِرے سے پریشان کرتی تھی۔

"ارے ضرورت مجھے اب ہے بعد میں کیا کروں گی؟"وہ جل کر بولی اور پر پٹختے اٹھ گئی تھی۔

"ایک بات تو بالکل واضح ہے۔وہ لڑکا آ کر جب تک مجھ سے نہیں ملتا، مستقبل کے بارے میں اُس نے کیا سوچا ہے یہ نہیں بتا دیتا تب تک میں تمہیں شارم کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لینے دوں گا۔"وہ دہلیز پر تھی کہ میر زبیر کی ٹھوس لہجے میں کہی بات سُن کر رُک گئی تھی۔وہ جیسے ضبط کھو کر کچھ کچھ حقیقت کھول چکے تھے۔ایک لمحے کو عشمیرہ کو احساس ہوا کہ جو سب کچھ ہو رہا تھا اِس میں وہ بھی شریک تھے۔

"عقل کا تقاضا یہی ہے کہ پہلے اُس لڑکے سے مِلا جائے اور پھر کچھ اور سوچا جائے۔"اُنہوں نے سنجیدگی سے مزید کہا۔

"مگر ابو۔۔۔"وہ اُنکے فیصلے کی مزاحمت کرنے کے لیے کوئی الفاظ تلاش کرنے کو رُکی تھی کہ وہ بول پڑے۔

"اُسے بُلاؤ۔اگر آج ہی آ جاتا ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں فوری طور پر تمہارا معاملہ سلجھا دوں گا۔"اُنہوں نے کہہ کر اُسے مزید پھنسا دیا تھا۔ضارب کا تو کوئی اتا پتا نہیں تھا ایسے میں وہ کیسے اُنکی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

بات مان لیتی۔وہ بغیر بحث کیے الجھی سی اُنکے کمرے سے نکل گئی۔میر زبیر نے زرمین کو اُسکے پیچھے جانے کا اشارہ کیا وہ جاننا چاہتے تھے کہ وہ اب کیا کرے گی؟ اگر عشمیرہ کو اکثر یہ خیال آتا تھا کہ وہ سب اُسکے خلاف اتحاد کر چکے تھے تو بالکل درست آتا تھا۔

کمرے میں جا کر وہ جلے پیر کی بلی کی طرح چکر کاٹنے لگی تھی۔ضارب کے معاملے میں اُس سے کہاں غلطی ہوئی تھی اُس کی سمجھ سے باہر تھا۔اب کیسے وہ اُس سے رابطہ کرے اور اُسکے اچانک اِتنے فیصلہ کُن وقت پر غائب ہو جانے کو وہ کیا نام دے؟

اُسکا دِل کر رہا تھا کہ وہ اپنی پریشانی کسی کو بتائے۔پہلے زرمین کو بتایا کرتی تھی لیکن اب تو وہ اُسکے بالکل خلاف تھی اور ایسے میں اُسے ضارب ہی کے متعلق بتانا بیوقوفی تھی۔اور زمل؟ اووہ اُس نے سرد آہ بھری۔پہلے زیادہ تر باتیں اُس سے بھی کر لیتی تھی مگر اب تو وہ بھی ختم۔تنگ آ کر اُس نے اُسی دوست کا نمبر ملایا جس کے ابو اُسکا کیس تیار کر رہے تھے۔اُس نے اُسے میر زبیر کی رکھی شرط بتائی تھی۔

"یار میں کیا کروں۔میں تو پھنس گئی ہوں۔"وہ پریشانی سے کہہ رہی تھی۔

"پر کیسے بُلاؤں؟ وہ ضارب تو پتہ نہیں کہاں بھاگ گیا ہے۔"

دوست نے سادہ الفاظ میں ضارب کو میر زبیر سے ملوانے کا مشورہ دیا تو اُس نے چڑ کر بتایا۔زرمین جو سوچ رہی تھی وہ ضارب سے ہی بات کر رہی ہو گی اُسکی بات سُن کر وہ پوری طرح الرٹ ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے نہیں معلوم لیکن جب سے میں نے اُسے بتایا ہے کہ میں شارم کا گھر چھوڑ آئی ہوں اور اُس سے ڈرائیورس لینے والی ہوں وہ تب سے ہی غائب ہے۔"اُس نے مزید انکشاف کیا تھا۔زرمین تو گنگ ہو گئی تھی۔وہ سب تو سمجھ رہے تھے کہ یہ ساری پلاننگ اُسے ضارب بتا رہا ہے مگر وہ غلط سمجھے تھے۔ضارب غائب تھا اور وہ اکیلی ہی ہر طوفان سے ٹکر لیے بیٹھی تھی۔

"وہ تو میرا فیصلہ سُن کر ہی دنگ رہ گیا تھا۔اُس کے بعد سے اُس نے مجھ سے بات نہیں کی۔"

"اوپر سے ابو نے نئی کشمکش میں پھنسا دیا ہے۔"وہ مایوسی سے بولی۔زرمین کے لیے یہ سب بہت زیادہ حیران کُن تھا۔اُسکی دوست نے اُسے اپنا شک بتایا کہ اُسے ضارب کرپٹ لگ رہا تھا۔اِس نہج پر وہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچنا چاہتی تھی۔اِس لیے وہ فوراً نفی کرنے لگی تھی۔

"یار پچھلی دفعہ بھی وہ اچانک ایسے ہی غائب ہوا تھا پھر واپس آ گیا تھا۔ہو سکتا ہے کہ وہ پھر سے۔۔"وہ رُک گئی تھی۔اب تو اُسے بھی لگنے لگا تھا کہ وہ خود کو جھوٹی تسلیاں دے رہی تھی۔

"ہمم تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔اللہ ہی جانتا ہے اب کیا ہو گا میرا۔"

اُس نے سرد آہ بھری۔وہ اُس سے حق مہر والے موضوع پر بات کرنے لگی تھی کہ نظر دروازے پر کھڑی زرمین پر پڑی۔اُسے دیکھ کر اُسکی تیوری چڑھ گئی تھی۔

"میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں افشین۔"اُس نے کال رکھ دی تھی۔

"تم کیا کر رہی ہو یہاں؟"کڑے تیوروں سمیت اُس نے زرمین سے باز پرس کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کوکیز بنائے تھے وہ دینے آئی ہوں۔"اُس نے پلیٹ عشمیرہ کی طرف بڑھاتے بڑے عام سے لہجے میں کہا جیسے وہ بالکل انجان تھی۔جیسے وہ ابھی ہی آئی تھی۔

"اونہہ کوکیز۔جا کر دو اپنے اُنہی چہیتوں کو جن کے ساتھ مل کر تم نے"

منہ بگاڑتے اُس نے کہا مگر وہ پلیٹ بیڈ سائیڈ میز پر رکھ کر اُسکی جلی کٹی سننے کی بجائے واپس چلی گئی تھی۔

"ارے ارے ایٹیٹیوڈ تو دیکھو محترمہ کا۔ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔"حیرت سے اُسکی حرکت ملاحظہ کرتی وہ پیچھے سے تیز آواز میں بولی مگر وہ جا چکی تھی۔

وہ سر جھٹک گئی۔پلیٹ پر نظر پڑی تو آنکھیں چمک اٹھیں۔

"دیکھوں تو کیا بنایا ہے اِس نے۔"

اُسے زرمین کے ہاتھ کا بنا سب کچھ ہی بہت پسند تھا۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب کوکیز چٹ کر گئی تھی۔ابھی وہ وہیں بیٹھی دِل ہی دِل میں اُن کوکیز کی تعریفیں کر رہی تھی کہ میسج نوٹیفکیشن پر اُس نے پھر ضارب کے میسج کے خیال پر فوراً موبائل پکڑا۔

"ہیلو۔"

"کیسی ہو عشمیرہ؟"

زمل فاطمہ والے اکاؤنٹ سے میسج آئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اِسکی تو میں۔" عشمیرہ کے تو تن بدن میں آگ ہی لگ گئی تھی۔

"مکار کہیں کا۔"

وہ بری طرح سیخ پا ہوئی اور اگلے ہی لمحے اُسے بھی بلاک کر دیا۔اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ غصے میں موبائل اٹھا کر دیوار میں دے مارتی مگر وہ زرمین کے موبائل سے بھی ہاتھ نہیں دھونا چاہتی تھی۔وہ ابھی شارم کو کوسنے میں مصروف تھی کہ اچانک موبائل چیخ اٹھا۔زرمین کے نمبر پر واصف کی کال تھی اور وہ ایک کے بعد دوسری کال کر رہا تھا۔جھنجھلا کر وہ اٹھی اور لاؤنج کی طرف چلی گئی جہاں سے گھر والوں کی باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔موبائل اب بھی شور مچا رہا تھا۔وہ تینوں لاؤنج میں بیٹھے زرمین کے بنائے کوکیز کے ساتھ کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"پکڑو اِسے کال آ رہی ہے۔"اُس نے موبائل زرمین کی طرف بڑھایا۔

"کس کی؟"زرمین نے پوچھا بلکہ پوچھ کر غلطی کی تھی کیونکہ وہ اُسکے جواب میں تیز آواز میں چڑ کر بولی۔

"تمہارے عاشق کی۔"

زرمین ماں باپ کے سامنے بُری طرح شرمندہ ہوئی تھی مگر جس نے بولا تھا اُسے کوئی شرم نہیں آئی تھی بلکہ اُسکی گود میں موبائل ڈال کر وہ ڈھیٹوں کی طرح صوفے پر دھپ سے بیٹھی اور ٹیبل پر رکھی زرمین کی کافی اٹھا لی۔زرمین خفت زدہ سی فون لے کر لاؤنج سے نکل گئی تھی۔کچھ دیر بعد عشمیرہ صوفے پر ٹانگیں اوپر کیے بڑے مزے سے بیٹھی تھی۔زرمین کی ساری کافی وہ پی چکی اور اب ریموٹ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

پکڑے چینل سرفنگ کرنے میں مصروف تھی۔نورین اور میر زبیر آہستہ آواز میں جانے کیا باتیں کر رہے تھے کہ اچانک زرمین بڑی عجلت میں واپس لوٹی اور فون عشمیرہ کی طرف بڑھایا۔

"یہ لو۔تمہارے لیے کال ہے۔"

"کس کی؟"ٹی وی پر نظریں ٹکائے اُس نے مصروف سے انداز میں پوچھا۔

"تمہارے عاشق کی۔"

زرمین نے فوراً کہا اور زبان دانتوں تلے دبائے مسکراہٹ روکی۔میر زبیر اور نورین کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔اُنہیں زرمین کی کچھ دیر پہلے عشمیرہ کی حرکت کے بدلے میں کی گئی یہ شرارت اچھی لگی تھی۔عشمیرہ سٹپٹا گئی تھی۔ایک لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ کال کس کی تھی۔اُسکے چہرے پر سرخی سی چھائی تھی۔زرمین مسکراتی نگاہوں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی اور مسلسل آتی کال پر اُسے ماں باپ کے سامنے مزید شرم آ رہی تھی۔

"بے ہودہ کہیں کی۔"

اُس نے سرعت سے اُسکے ہاتھ سے موبائل لیا اور اُسکی پیٹھ پر زبردست دھموکا جڑتے تیزی سے نکل گئی۔

زرمین کی مصنوعی کراہ اور ماں باپ کی ہنسی نے دور تک اُسکا پیچھا کیا تھا۔

"اب کیا ہے؟"کمرے میں آکر کال اٹھاتے وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں مخاطب ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"عشمیرہ تم میرے میسجز کا ریپلائے کیوں نہیں کر رہیں؟"اُس نے یوں پوچھا جیسے اُن کے بیچ بڑے خوشگوار تعلقات استوار ہوں۔

"میں اب لوگوں کے دھوکے میں نہیں آتی۔"اُس نے ٹکا سا جواب دیا۔شارم ہنکارا بھر کر رہ گیا۔

"کب لوٹا رہی ہو میری رقم؟"کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اُس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اِتنی بھی کیا جلدی ہے؟ راتوں رات کنگال ہو گئے ہیں؟ یا بیٹھے بیٹھے تجوریاں خالی ہو گئی ہیں؟"اُس نے چڑ کر پوچھا۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔"اُس نے تحمل سے کہا حالانکہ وہ کہنا یہ چاہتا تھا کہ تجوری تو میرے دِل کی خالی ہوئی ہے۔

"اچھا تو پھر اُس رات حاتم طائی کی قبر پر لات مار کر، اپنے بینک بیلنس پر فاتحہ پڑھ کر اِتنی سخاوت دکھانے کی کیا ضرورت تھی؟"اُسے اُسکی حرکت پر پہلے ہی سخت غصہ تھا اب اُسکا رقم کا مطالبہ کرنا مزید غصہ دِلا گیا تھا۔

"اپنے پاس ہی رکھتے وہ رقم تو کم سے کم آج میری زندگی میں کچھ سکون ہوتا۔"

وہ جو اُسکی پہلی بات پر مسکرا رہا تھا دوسری بات پر اُسکا چہرہ سپاٹ ہوا۔

"جب کوئی بھی تمہاری وجہ سے سکون میں نہیں ہے تو تم کیسے سکون لے سکتی ہو؟"اُس نے بے حد سنجیدگی سے کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"مجھے باتیں سنانے کے لیے کال کی ہے تو میں رکھ دیتی ہوں۔"اُس نے ناراضی سے کہا۔شارم اُسکے اِس انداز پر حیران ہوا تھا۔

"ضارب کب آئے گا انکل سے ملنے۔"

اُس نے بات بدل کر وہ بات شروع کی جس کے لیے کال کی تھی۔اُسے کیسے بیٹھے بٹھائے ضارب کا خیال آ گیا؟ عشمیرہ کا ماتھا ٹھنکا۔اور اگلے ہی لمحے اُس کے دماغ نے ساری بات سمجھا دی تھی۔

"اووہ اچھا اب سمجھی۔میرے زخموں کی نمک پاشی کرنے کے لیے کال کی ہے۔"

"اب اِس بات کا کیا مطلب ہے؟"اُسکے یوں کہنے پر شارم نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"زیادہ انجان مت بنیں۔میری وہ بہن، آپکے جگری دوست کی چچی، اُس نے خبر پہنچا دی ہو گی آپ تک۔آجکل تو ویسے بھی سب میرے ہی خلاف مشن پر لگے ہوئے ہیں۔"اُس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔اُسے یاد آیا جب وہ افشین سے بات کر رہی تھی تب ضرور زرمین نے سُن لی ہو گی اور اب کچھ دیر پہلے واصف کو کال پر بتا دی ہو گی جس نے یہ خبر شارم تک پہنچا دی تھی۔اُسے ساری بات سمجھ آ چکی تھی آخری بات اُس نے کچھ دُکھ سے کہی کہ وہ زرمین سے یہ توقع کرتی تھی کہ وہ اُسکا ساتھ دے جبکہ وہ اُن کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ابھی تو اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ زرمین نے میر زبیر اور نورین کو بھی یہ خبر دے دی تھی جس پر وہ بے حد خوش تھے۔

"پر ایک بات آپ سُن لیں وہ آئے یا نہیں پر میں آپ کے ساتھ نہیں رہنے والی۔"اُس نے نخوت سے کہا اور کھٹاک سے فون رکھ دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ شارم، واصف اور زرمین کو لائن میں کھڑا کر کے شوٹ کر دیتی۔وہ لوگ پہلے دِن سے ہی مِلے ہوئے تھے یہ خیال اُسے سخت طیش دِلاتا تھا۔وہ جا کر زرمین کا دماغ ٹھکانے لگانے کا سوچ رہی تھی جب دوبارہ شارم کی کال آنے لگی۔عشمیرہ نے پہلے اُسکا دماغ ٹھکانے لگانے کا سوچتے کال اٹھائی۔

"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔"اُسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ بول اٹھا تھا۔حیرت سے اُس کی آنکھیں پھیلیں۔

"کس خوشی میں؟"اُس نے تمسخرانہ انداز میں پوچھا۔

"پلیز عشمیرہ۔"اُس نے التجا کی تھی۔

"سوری میں اب آپ سے نہیں ملنا چاہتی۔"کورا جواب اُس کے منہ پر مارا گیا تھا۔

"پلیززز صرف ایک دفعہ مِل لو۔اُسکے بعد تم جو چاہو گی وہی ہو گا۔"شارم واقعی التجاؤں پر اتر آیا تھا۔

"میں جو چاہتی ہوں وہ تو میں ویسے بھی کروا کر ہی رہوں گی۔"اُس نے واضح جتایا تھا کہ اُسے شارم کے کسی عمل دخل کی پرواہہ نہیں۔

"میں تمہیں ضارب کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔"اِس سے پہلے کہ وہ پھر سے فون اُسکے منہ پر بند کر دیتی اُس نے کہا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ مجھے اُسکے بارے میں آپ سے پوچھنے کی ضرورت ہے۔"عشمیرہ چونکی ضرور تھی پر ہوا میں اُسکی بات اڑا دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"بہت اہم بات ہے۔تم زندگی بھر کہیں اور سے نہیں جان سکو گی۔"شارم نے مزید اصرار کیا۔عشمیرہ کو اُس پر رتی برابر بھی یقین نہ تھا۔وہ یقیناً اُس سے پھر سے کوئی جھوٹ ہی بول رہا تھا۔عشمیرہ نے جل کر سوچا۔

"مجھے ضرورت نہیں۔بہت شکریہ۔"بڑے تحمل سے کہتے اُس نے کال کاٹ دی تھی۔اُگلے ہی لمحے زرمین کے نمبر پر شارم کا میسج آیا تھا۔

"اِس لوکیشن پر کل شام پانچ بجے میں تمہارا ویٹ کروں گا۔ضروری سمجھو تو آ جانا۔پر ایک بات یاد رکھنا، یہ میری طرف سے پہلی تو نہیں پر آخری ریکوسٹ ضرور ہو گی۔بائے۔"

اُس نے لوکیشن بھی بھیج دی تھی۔شارم کا انداز غیر معمولی تھا۔شاید ناراض بھی تھا مگر ناراضگی کی اُسے کیا پرواہ؟ اُس نے خود کو لاپرواہ ظاہر کرنا چاہا مگر اُسکے سنجیدہ الفاظ اُسے کچھ غلط ہونے کا احساس دِلا رہے تھے۔موبائل سکرین اب تاریک پڑ چکی تھی۔وہ اُسکے پیغام کی گہرائی کو محسوس کر رہی تھی۔کتنی ہی دیر وہ سوچوں میں گھری رہی تھی۔ڈور بیل کی آواز پر وہ چونکی تھی۔یہ اُنکے پورشن کی بیل تھی سب تو گھر پر تھے پھر باہر سے کون آیا تھا؟ وہ اٹھ کر کھڑکی کی طرف گئی جس سے لان کا کچھ حصہ اور بیرونی دروازے کا منظر دیکھا جا سکتا تھا۔

باہر شارم کی گاڑی موجود تھی اور میر زبیر مین گیٹ سے باہر نکل رہے تھے۔اُنکے باہر نکلتے ہی بیک وقت ڈرائیونگ سیٹ اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کُھلا اور شارم اور واصف دونوں باہر نکلے۔اُسکی آنکھوں کی پتلیاں سکڑ گئی تھیں۔وہ دونوں بڑی گرمجوشی سے میر زبیر سے بغلگیر ہوئے تھے اور میر زبیر مسکرا رہے تھے۔آنکھوں کی سکڑی پتلیاں اُنہیں اُن دونوں کے ساتھ مسکراتے دیکھ کر پھیل گئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تھیں۔واصف اُنہیں ناپسند تھا اور شارم کے ساتھ اُس نے اُنہیں بے حد سنجیدہ پایا تھا مگر کیسے کایا پلٹی تھی اور کیوں؟ وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا۔اُس کے لیے حیرت کے مزید در وا ہوئے تھے جب اُس نے شارم کو میر زبیر کا ہاتھ پکڑ کر فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے دیکھا۔واصف پیچھے بیٹھ گیا تھا جبکہ شارم نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔

چند لمحوں بعد گاڑی نظروں سے اوجھل ہوئی تو اُسے بے چینی نے آن گھیرا۔جانے یہ لوگ کیا کرنے والے تھے؟

اُسے سو فیصد یقین تھا کہ یہ سب اُسکے خلاف ہی کچھ کرنے والے تھے۔اُس پر شارم کا اُسے ملنے کے لیے بُلانا، ضروری بات بتانے کا کہنا۔ہو نہ ہو کچھ تو تھا جِس سے عشمیرہ ناواقف تھی۔وہ اب کیا کرے؟ بے چینی بڑھ گئی تھی۔وہ جلے پیر کی بلی کی طرح پورے کمرے میں چکر کاٹنے لگی۔اُس سے فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ اُسے شارم سے ملنے جانا چاہیے یا نہیں جانا چاہیے؟

***

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے--

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----